

تمام قارئین کو نیا سال مبارک

استخارہ نمبر

طلسماتی دنیا

دیوبند

جنوری فروری ۲۰۰۶ء

اللہ تعالیٰ سے مشورہ کرنے کے حیرناک طریقے

محمد سبیر قادری



Rs.50/=

آہ..... سید جلیل حسین میاں صاحب

دانش علمی



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پاکستان سے  
درتقاہ سالانہ 6 سو روپے انڈین  
غیر ممالک سے  
سالانہ درتقاہ 12 سو روپے انڈین  
لائف ممبری ہندوستان میں  
7 ہزار روپے  
لائف ممبری پاکستان میں  
15 ہزار روپے انڈین  
لائف ممبری غیر ممالک سے  
25 ہزار روپے انڈین

ماہنامہ  
طلسماتی دنیا  
دلیوبند  
استخارہ نمبر

جلد نمبر 13  
شمارہ نمبر 1-2  
جنوری و فروری 2006ء  
سالانہ درتقاہ 24 سو روپے سادہ  
ڈاک سے  
چار سو روپے رجسٹرڈ ڈاک سے  
فی شمارہ 20 روپے  
اس شمارے کی قیمت 50 روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے  
کوئی کچھ بے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

آفس ہاشمی روحانی مرکز  
فون (01336)223377

پوسٹنگ فوج  
ابوسفیان عثمانی  
فون (01336) 224455  
موبائل 09359210273

ایڈیٹر  
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند  
فون نمبر (01336) 224748  
موبائل 09359210060

اطلاع عام  
اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی  
دریافت ہے اس کے کسی کئی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے  
پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اس  
رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ناہنامہ  
طلسماتی دنیا کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے  
ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، خلاف ورزی  
کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے (منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)  
HASHMI ROOHANI MARKAZ  
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

کیدیونگ  
(عمر الہی، راشد قیصر)

ہاشمی کمپیوٹر  
محکمہ ابوالعالی، دیوبند  
فون: 223377

جنگ ذراقت صرف  
"TILISMATI DUNYA"  
کے نام سے ہوا میں

ہم اور ہمارا ادارہ  
مجرمین قانون اور ملک کے نڈھالوں  
سے اسان سے زاری کرتے ہیں

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازع امور میں مقدمہ کی  
سماعت کا حق صرف دیوبندی کی عدالت کو  
ہوگا۔

(منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز  
محکمہ ابوالعالی دیوبند 247554

پرتلہ پبلشر حسن احمد صدیقی نے شعیب انیسٹریٹریس دہلی سے مجھاکر ہاشمی روحانی مرکز محکمہ ابوالعالی دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Hasan Ahmed Siddiqui Shoaib Offset Press Delhi  
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband U. P.





## ذرا سوچئے

جج کا موسم آگیا اور باجیب علی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی گھڑی آگئی، دو پلوں کے جوش جنوں کے تازہ ہونے کا زمانہ آن لگا بچھڑے ہوووں کے لئے کا وقت آجینا، جن جن کے نصیب میں تھا وہ وجود ہر طرح کی بے سروسامانی کے اپنے دور دراز وطن سے چل کر ہفت گری کے موسم میں طویل سفر کی کٹیش اٹھا کر عرب کے تھمتے ہوئے آفتاب، تجار کی تھلا دینے والی دریگستان کی تپتی ہوئی زین کو برداشت کرتے، امیر و غریب، لاکھوں کی تعداد میں سب ایک ہی قسم کا لباس پہنے، سب ایک ہی چادر اوڑھے اور ایک ہی تہہ باندھے اپنے ایک ہی پیارے کی یاد میں اپنے ایک ہی دلار سے کی وجہ میں ای کا نام بیٹے، ای کی بڑائی پکارتے، ہسی و طواف، جج زیارت میں مشغول ہیں آپ کا شمار اگر اب کے سال کے ان خوش نصیبوں میں نہیں تو کیا خدا خواست آپ کے دل میں بھی اس کے لئے کوئی طلب اور تڑپ کوئی ذوق و شوق کوئی جذبہ و ولولہ موجود نہیں؟

اگر طلب صادق رکھنے کے باوجود آپ کے سال حاضری کی سعادت آپ نہ حاصل کر سکتے تو زیادہ غم نہ کیجئے۔ کم از کم اپنی ہستی میں تو اپنے ایمانی بھائیوں کے ساتھ خداوند کعبہ کی طرف منہ کر کے کعبہ کے آگے اپنا سر بھر جال جھکا ہی سکتے ہیں۔ اور اپنے مکان پر درہ گردان کے کیس کی بڑائی میں شب روز بیکار ہی سکتے ہیں۔ خداوند کعبہ کا معمار اول دنیا کا پکا بڑا اور عمدہ، پروردگار عالم کا دوست، آپ ہی جیسا انسان تھا۔ اس کی بڑی قربانی کی یاد منانے کو آج ساری دنیا نے اسلام پر نیاں کر دی ہے۔ جس خدا سے تو اتنا برتر ہے اس کی قربانی کو یہ حسین قبول عطا فرمایا، یاد آپ کی قربانی کو قبول نہ کرے گا؟ لیکن خود آپ بھی اپنی قربانی کو قبول کرانے کی کوشش فرماتے ہیں؟ کیا قربانی محض ایک بے حقیقت رسم ہے، جو محض چند روپے کے خرچ سے ایک جانور پر یہ کر بخ کر دینے سے پوری طرح ادا ہوا ہے؟ کیا اللہ کے دوست کی قربانی اسی مرتبہ اور اسی درجہ کی تھی؟

”میری زندگی اور میری موت، سب کچھ پروردگار عالم ہی کے لئے ہے“ یہ اس کا قول تھا۔ اپنی پیادری اور کوفہ کی راہ میں پھری کے نیچے آئے، یہ اس کا عمل تھا۔ آپ کا عمل اس عمل سے کوئی مناسبت نہ رکھتا ہے؟ کیا مسلمہ وہ تھا، جو اولاد کے ملحق پر پھری پھیر رہا تھا، کیا مسلمہ آپ ہیں، کہ جب آپ سے کہا جاتا ہے کہ اپنی اولاد کو بجائے قربانی کا قرب میں ڈھالے کے، خدمت دین کے لئے تیار کیجئے تو آپ کیسے تیار کیجئے تو آپ کیسے تیار کیجئے؟ آپ سے پھر آپ کو کوئی حق ہے کہ آپ بھی اپنی قربانوں کے مقبول ہونے کی کوئی توقع قائم کر سکیں؟ قربانی کا موسم تو خاص ایسا وقت ہے، نفسی و دینی، خدمت و وطن کے جذبات کی ترقی و بالیدگی کا زمانہ ہوتا چاہے لیکن پھر یہ کیا ہے کہ اپنے وطنی بھائیوں کی نادانوں کے جواب میں آپ بھی نادان بن جاتے ہیں اور ان کی خدمت کا جواب اپنی خدمت سے دینے لگتے ہیں؟ دین کے اہم مقصد اور امت اسلامیہ کی وسیع مصلحتوں کے لئے تو آپ کو بڑی سے بڑی قربانوں کے لئے تیار رہنا چاہئے، دوری انتقامی جذبات کی قربانی، تو بہت ہی اہلی قربانی ہے، کیا خدا خواست آپ اتنی اہلی قربانی کیلئے بھی آمادہ نہیں؟



## آہ! حضرت مولانا سید جلیل حسین میاں صاحبؒ

حضرت قاری طب صاحب کی جدائی کا غم بھی تازہ ہو گیا۔ بلکہ وہ سب زخم ہرے ہرے ہو گئے جو فنا و فنا دامن زندگی کو مختلف ہستیوں کے جدا ہوجانے پر طے تھے۔ اور ان میں میرے اپنے ماں باپ کی جدائی کا غم بھی شامل تھا۔ موت سے سفر مکمل نہیں۔ موت شاید اس دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے۔ یہ زندگی سے بھی بڑی حقیقت ہے اور یہ حقیقت اس دنیا میں روزانہ دیکھنے کو ملتی ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب موت کا مظاہرہ نہ ہوتا ہو۔ تقریباً روزانہ ہی انسانوں کے جنازے قبرستان کی طرف جاتے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن کچھ لوگوں کی وفات ساری کائنات کو غمگین کر رکھتی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ ایک فرد واحد کی موت نے سب ہی کو غم کے رکھ دیا ہے اور سب ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اور شاید اسی وجہ سے فرمایا گیا ہے موت العالم موت العالم کا ایک عالم کی موت سے ایک کائنات مر جاتی ہے۔ ایک ناپر موت کے بادل منزلانہ لگتے ہیں۔ حضرت مولانا سید جلیل حسین میاں صاحب کی وفات بھی درحقیقت ایک دنیا کی وفات ہے اور ایک عالم کے ختم ہوجانے کے مترادف ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ موت کا غم ہم اہل دنیا کی کو ہوتا ہے۔ رخصت ہونے والا اگر دلی ہے۔ اگر وہ اللہ کا محبوب بندہ ہو تو درحقیقت اپنے اصلی ٹھکانے پر منتقل جاتا ہے۔

بقول شاعر

لوگ کہتے ہیں کہ منظر مرگیا  
اور منظر در حقیقت کھر گیا  
اور اللہ کے ایسے بندے جب اس جہان فانی سے رخصت ہوتے ہیں تو ان کی زبان پر یہ شعر قلم لگتا ہے۔

دل کو سکون روح کو آرام آگیا  
موت آگئی کہ یار کا پیغام آگیا  
جس وقت ایسے لوگوں کی جدائی میں سارا دامن آگے آگیا  
ہے۔ جب کسی کے رخصت ہونے پر ہر وقت چہچہانے والے پرندے بھی سوگوار ہوجاتے ہیں۔ جب کائنات کے گوشے گوشے میں صہ ماتم بچھ جاتی ہے اس وقت ایسے لوگ پوری طرح مطمئن ہوتے ہیں کیوں کہ موت انہیں ان کے محبوب مقبلی سے ملا دیتی ہے۔

۱۸ دسمبر کو ظہر کے بعد ہی سے آپ کی طبیعت گرنے لگی تھی۔ رات کو تقریباً دس بجے آپ پر غشی طاری ہوئی لیکن آپ کی زبان پر کلمہ

چند ماہ قبل اس سے ملاقات ہوئی تھی تو انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا تھا کہ بہت مصروف ہو گئے ہو۔ سڑ بھی بہت کرنے لگے ہو لیکن میرے جنازے میں تو شرکت ہو جائیگا؟ دراصل حضرت جی سے پورا اجتناب اور قلمی تعلق تھا کہ ان کا دل میرے سینے میں چھڑکنا تھا۔ ان کے خیالات، جذبات اور احساسات گوش اپنی رگ رگ میں خون کی طرح دوڑتا ہوا محسوس کرتا تھا۔ پس میری روحانی تعلیم و تربیت کا سنگ بنیاد تھے۔ زندگی کے کسی لمحے میں میں نے ایسا گناہ نہیں کیا کہ میں ان کی یادوں سے اور ان کے قصورات سے غافل رہا ہوں لیکن چند سالوں سے ملاقات نہیں ہو پائی تھی۔ اسی بات کے پیش نظر جو ایک طرح سے میری کوتاہی تھی حضرت جی نے ارشاد فرمایا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اس دنیا سے روانہ ہو جاؤں اور تم مجھے کاٹنا چاہی نہ نہ سوکر اور ایسا نہ ہوا۔ وہ چرن کہ دلا بیت کے اعلیٰ مقام تھے اور ان کی زبان پر اولیاء کرام کی طرح حق جاری ہوتا تھا۔ وہ اس بار فانی سے رخصت ہونے تو راقم الحروف و یو بند میں نہیں تھا۔ جب مجھے ان کی روانگی کی اطلاع ملی تو نہ پوچھنے والا وہ دماغ پر کیا گزری۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے دل کی دنیا جڑ گئی ہو اور ہر طرف رونم و غم کے اندھیرے سے گھر گئے ہوں۔ ایسا ہی صدمہ جس کی تک میں ۲۳ سال گزار جانے کے بعد آج تک اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں، اس وقت ہوتا تھا جب

خارجہ جلالی بروز اتوار کو حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔ ان کی جدائی پر بھی مجھے اپنی دنیا تاریک ہوئی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ حضرت جی کے گزار جانے پر



## ایک اور چراغ گل ہوا

ماہ دسمبر میں ایک بار اوقات شغف کا انتقال ہوا۔ دنیا انہیں بی۔ ایم سعید کے نام سے جانتی تھی۔ وہ کانگریس پارٹی کے ایک معتد اور باوقار لیڈر تھے۔ انہیں پارلیمنٹ میں عزت و احترام کی گاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔ ان کی خصوصیت یہ تھی کہ ان کی پارٹی کے مخالفین بھی انہیں عزیز رکھتے تھے اور ان کی شرافت و عظمت کے قائل تھے۔ وہ تقریباً ۵۵ مرتبہ پارلیمنٹ کے لئے منتخب ہوئے اور ان کی دیانت داری اور نیک نامی کی وجہ سے کانگریس پارٹی نے انہیں کئی مرتبہ وزارت عطا کی۔ ۱۹۷۹ء میں وہ وزیر مملکت، پھر کونسلر و معدنیات رہے۔ ۱۹۹۳ء میں وہ وزیر مملکت برائے داخلہ پالیسی رہے۔ ۱۹۹۶ء میں وہ وزیر اطلاعات و نشریات رہے۔ راجنہاں ان کی موت پر ۱۹۹۶ء میں وہ دیوبند تشریف لائے تھے۔ وہ زور تھا قاجاب کانگریس لیڈروں کا استقبال ہر جگہ کالی جھنڈیوں سے ہوا کرتا تھا۔ لیڈر دیوبند میں ان کی آمد پر لوگوں نے طرح کا اظہار کیا اور ان کا شاندار استقبال ہوا۔ وہ ہندوستانی لیڈروں کی طرف سے جھوٹ اور دغا بازی کی سیاست کے قائل نہ تھے۔ وہ جج کے مسلمان تھے اس لئے وہ اللہ کی عبادت کے ساتھ معاملات پر بھی دھیان دیتے تھے اور اللہ کے بندوں کی مدد کر کے اپنے دل میں روحانی خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔ ہم نے انہیں جھوٹ اور نفیبت سے ہمیشہ کوسوں دور دیکھا۔ ان کی سیاسی زندگی کا آغاز ۱۹۶۵ء میں ہوا۔ ۱۹۶۵ء سے ۲۰۰۵ء تک ۴۰ سال کے طویل عرصے میں ان کی سیاست سے داغ نہ رہی۔ چند مہینوں سے وہ طویل چل رہے تھے اور ان کے پیڑھے موزی مرض نے گھیر لیا تھا۔ کچھ عرصہ تک وہ اس موزی مرض کا مقابلہ بہت خاموشی کے ساتھ کرتے رہے لیکن ۱۸ دسمبر ۲۰۰۵ء کو کینسر نے انہیں شکست دیدی اور جنونی کوریا کی راج دھانی سیول میں ان کی وفات ہوگئی۔ اللہ و تائید راہنمون۔

مرحوم بی۔ ایم سعید نے ایک بیٹا اور سات بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ انھیں ان کے انوکھ اور مرت میں جگہ دے دے اور ان کے بیٹے جی ہنس مانگنا کوہر جھیل کی دولت عطا کرے۔ ان کی وفات سے سیاست کی دنیا میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پُر ہو کر تقریباً آٹھ سال کے کیوں کا لیے سیاست دان اب کہاں سے آئیں گے جو ملک و ملت کے لئے بے غرض خدمات کے لئے خود کو میدان سیاست میں صرف کر سکیں ہوں۔ بی۔ ایم۔ سعید کو رشتہ دنیا تک یاد رکھا جائے گا اور ان کے والی شیلین بھی ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہوگی۔ ادارہ طلسائی دنیا ان کے بھی چاہنے والوں سے اظہار ترحیم کرتا ہے۔

جن کی رو میں تھے اور مد میں بی بی عقیم رہتی ہیں اور جنہیں دیدار حرم اور دیدار گنبد خضریٰ کے بغیر چین نہیں ملتا۔

حضرت مرحوم نے بنگلہ دیش، پاکستان، انگلینڈ، امریکہ وغیرہ کے اسفار کیے۔ ان کے سفر دین کی تبلیغ کے لئے ہوا کرتے تھے۔ ان کے مریدوں کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز ہے اور ان کے خلفاء کی تعداد پچاس کے قریب ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کی جیب میں صرف ۳ روپے تھے۔ گویا کفر و فساد کے اعتبار سے جہن ان کا ترک تھا۔ یہ بات ان تمام جہود اور حوادہ نقیثوں کے لئے قابل عبرت ہے جو اپنے مرنے کے بعد لاکھوں کی جائیدادیں چھوڑ کر جاتے ہیں اور لاکھوں کی رقم ان کے پس ماندگان کے لئے نقدینہ روزگار بن جاتی ہے۔

دیوبند کے بزرگوں میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی جب دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کے پاس سے صرف ۵ روپے برآمد ہوئے تھے جو ان کے مرنے کے بعد لاکھوں کی اس دنیا کے لئے رہنما بننے کے قابل تھے ان ہی بزرگوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ اسل پر یہ وہ ہے جو انسان کے ساتھ قریب جاتا ہے۔ اصل سرمایہ دہن ہے جو ہر وقت انسان دنیا میں چھوڑتا ہے۔

حضرت مولانا سید طیل حسین صاحب کی وفات ۱۸ دسمبر کی شب میں ہوئی ۱۹ تاریخ کو آپ کا جنازہ دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم مولانا قاری محمد عثمان صاحب نے احاطہ مولسری میں پڑھانے کے بعد ۱۹ تاریخ میں آپ اپنے آبائی قبرستان میں دفن ہوئے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو راجنہاں ان کے غرض سے خصوصی عقیدت تھی اور حضرت بھی راجنہاں ان کے غرض سے ہی شغف فرماتے تھے۔ ان کی عنایت، ان کی تو جہات اور ان کی نوازشات کی برکت سے کہ طلسائی دنیا سارے عالم میں مقبول ہے اور آج ساری دنیا اس رسالے کو خراج عقیدت پیش کرتی ہے۔ میں حضرت مرحوم اور اپنے مخلص سے یہ شکر مل کر گا۔

میرا کمال رابطہ بس اتنا ہے دوستو وہ مجھ پہ چھا مجھے میں زمانے پہ چھا گیا آج وہ جب دنیا میں نہیں ہیں جس میں اور میرے ادارے کے تمام افراد ان کی کی کوشت سے محسوس کرتے ہیں اور ان کے لئے رب العالمین کی بارگاہ میں اپنا سناں پیش کیا کر یہ دعا کرتے ہیں کہ بارالہ! تو اس کا ثبات کو "حضرت بی" کا غیر الہد ظافر اور ان کی خدمات کو قبول فرما کر ان کو اس مقام پر مسمک فرما جس کے وہ جج و قاضی تھے۔

اللھم آمین بجاء سیدہ المصلین۔

سالم تھا کی صاحب مہتمم دارالعلوم (وقف) دیوبند، شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد مدنی کے صاحب زادے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند اور طلسائی دنیا کے مگر ان اعلیٰ عالی جناب عرفان قریظ عثمانی برادر زادہ شیخ الاسلام حضرت مولانا شامیر احمد عثمانی شال تھے۔ ان کے علاوہ حضرت مفتی شفیع کے صاحب زادے ذکی عثمانی صاحب اور مولانا تلپور عثمانی صاحب کے صاحب زادے عبدالرشید صاحب بھی شریک درس رہے۔

آپ نے ۱۳۶۷ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے کچھ عرصے تک دارالعلوم دیوبند میں اپنی اعلیٰ خدمات پیش کیں۔ اس کے بعد مختلف مدارس میں درس و تدریس کی خدمات انجام دینے کے بعد آپ اللہ کے بندوں کی روحانی خدمات میں مصروف ہو گئے اور زندگی کے آخری سانس تک آپ ذکر و فکر اور لوگوں کی روحانی تربیت میں مشغول رہے۔

حضرت مولانا سید منیل حسین میاں صاحب کی شادی ۱۹۳۷ء میں ہوئی تھی۔ اللہ نے آپ کو ۳ بیٹیاں اور بیٹے عطا کئے۔ بڑے بیٹے کا نام عقیل حسین ہے۔ یہ صاحب زادے عوامی خدمات کی سرگرمیوں میں مشغول رہتے ہیں۔ ان ہی کو حضرت مرحوم نے خانقاہ اویسہ امدادیہ اغریہ کا جانشین مقرر کیا۔ دوسرے بیٹے کا نام سید محمد علی ہے۔ ان کو حضرت مرحوم نے ملیائی مطلب کی گدی اور خاص طور پر ان کی تربیت فرمائی۔ یہ دونوں ہی صاحب زادے سکوی کے ساتھ اپنے معمولات میں مشغول ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت مرحوم کی ۳ صاحب زادیاں بھی ہیں۔ شایہہ، راشدہ اور زلہ۔ ان کی شایاں ہو چکی ہیں اور یہ اپنے اپنے گھر میں مشغول ہیں اور سوزہ زندگی گزار رہی ہیں۔ حضرت مرحوم کے نواسوں اور پوتوں کی تعداد خاص ہے اور اس کے علاوہ ان کے بھائی بھی بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ حضرت مولانا سید طیل حسین میاں صاحب اور ذاکر حسین حسین میاں صاحب حضرت مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ان دونوں بھائیوں کی دینی اور تعلیمی خدمات سے دیوبند کے عوام خواص واقف ہیں۔ گویا کہ حضرت مرحوم نے ایک بھرا خاندان چھوڑا ہے۔ ہم ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین ان کے دینی اور دنیوی معیار کو ہمیشہ بانی رکھے۔ یہ لوگ دراصل خاندان سادات کی جتنی جاگتی نشانی ہیں اور ان کو کچھ کر دیا جاتا ہے۔

حضرت مرحوم اپنی زندگی میں متعدد مرتبہ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ ایک مرتبہ ایک ماہر پاک میں غرق کرنے کا سلسلہ جاری رہا لیکن جب صحت متاثر ہوئی تو آپ نے اس سلسلے کو موقوف کر دیا لیکن حضرت مرحوم ان لوگوں میں سے تھے جن کے جسم کبھی بھی ہوں لیکن

طبیعی جاری تھا۔ کھڑے بڑے بڑے خاموش ہو گئے۔ جب ہونٹوں کی حرکت بند ہوئی تو کچھ لمحے کے آنکھ کھلی گئی یہ رقیقت آپ دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔

رب العالمین سے دعا ہے کہ وہ ان کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے اور اسباق مرحوم کی بفرشتہ بھی رنگ کرے اور ان کے تمام پس ماندگان کو جس میں خود بھی شامل ہوں جو ہمیشہ کی تو فیض بخشے آئیں حضرت مولانا طیل حسین میاں کی پیدائش ۱۱ رجب الثانی ۱۳۳۵ھ ہوئی تھی اور وفات ۱۷ رجب الثانی ۱۴۲۶ھ ہوئی۔ اس صاحب سے مرحوم نے ۱۸ سال کی عمر پرانی۔

تاکرین واقف ہیں کہ اس سال کی شروعات جنوری ۲۰۰۵ء میں ہم نے "روحانی تقویم" میں اس بات کی پیشین گوئی کی تھی کہ کوئی عظیم ہستی اس سال اس دنیا سے رخصت ہوگی۔ ایک طویل عرصے سے مرحوم طیل حسین سے شکر ہے انہیں ہلا کر دیا تھا۔ ان پر اپنی بارگاہ کا حملہ بھی ہوا لیکن ان کے جسم کے تمام اعضا صحیح سلامت رہے اور زندگی کے آخری سانس تک ان کے ہوش و حواس پوری طرح قائم رہے اور ان کے معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا۔ یہ نماز رہی، وہی ذکر و فکر، وہی مہمان نوازی اور وہی اللہ کے بندوں کی تم کساری۔ بس یہ ہوا کہ چند دن پہلے سے وہ کچھ کھوٹے کھوتے نظر کرتے تھے۔ شاید انہیں اپنی روحانی کا احساس ہوا تھا۔ عجب ہوتے ہیں یہ اللہ والے بھی۔ یہ اپنی موت پر مطمئن ہوتے ہیں لیکن اپنے پس ماندگان کے غم اور تپ کا انہیں احساس ہوتا ہے۔ یہ جانتے ہیں کہ موت آئے تو جانے والوں کی آنکھوں سے آنسو ابل پڑیں گے اور کھر کھر میں درد و کم کی لہر دوڑ جائے گی۔ شاید اس لئے وہ اداس اور افسردہ تھے اور انہیں اپنے محبوب حقیقی سے ملنے کا بوجھ ہوا اس کا اندازہ کنوں کر سکتا ہے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو دارالعلوم دیوبند کے مفتی۔ شیخ عازم الرحمن نے اپنی کوشش سے کہ ان کے دونوں کانوں میں اذان اور اذان الرحمن پڑھی اور چھوڑ چکا کہ حضرت کی زبان سے لگا۔ شروع سے آپ کا نام منصور رکھ کر رکھا گیا جو بعد میں طیل حسین میں تبدیل ہو گیا لیکن زندگی بھر آپ "حضرت بی" کے نام سے مشہور رہے اور پھر آپ کو میاں صاحب بھی کہہ کر پکارے تھے۔ آپ کی رسم اور تہذیب کی صدی کے بزرگ اور دیوبندی کی عظیم ترین ہستی حضرت مولانا سید امین حسین میاں صاحب کی معرفت ہوئی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم ان کی مقامی مدرسے میں ہوئی اس کے بعد ۱۳۵۵ھ میں باقاعدہ تعلیم کا آغاز ہوا۔

آپ کے تعلیمی ساقیوں میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کے صاحب زادے خلیفہ امیر حضرت مولانا ناظم



# مختلف اصولوں

## فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سلیمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”کسی ایسی مسکن کو اللہ کے لئے کچھ نہ صرف مدت ہے اور اپنے کسی عزیز و اقارب کو اللہ کے لئے کچھ دینے میں دو ٹیکیاں ہیں۔ ایک یہ کہ وہ صدقہ ہے دوسرے یہ کہ وہ جملہ رحمی ہے۔“ (مسلم)

## اقوال زہریں

• یہاں نہ کچھ کھانا ہے نہ پانی ہے۔ یہاں تو صرف آنا اور جانا ہے۔ دیکھ کس بات کا؟

- موسم بدلنے کا وقت آجائے تو خود وقت کا موسم بدل جاتا ہے۔
- محل کے دعوے آج کی مہذرت بن جاتے ہیں۔
- کبھی بھی کسی طرح آتی ہے جیسے بارش۔
- محنت ہمارے ہاتھ میں ہے اور نصیب اللہ کے ہاتھ میں۔ ہمیں اسی سے کام لینا ہے جو ہمارے ہاتھ میں ہے۔

## موتی کالا

- کسی سے نیکی کرتے وقت بدل لینے کی توقع مت رکھو کیونکہ اچھا کی کا بدلہ انسان نہیں اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔
- ہاشمی کو بھولے والا شخص سب سے پہلے اپنے دوست سے بے وفائی کرتا ہے۔ کیونکہ اسے دوست حال اور مستقبل میں نہیں بلکہ ہاشمی میں لے لیتے ہیں۔

- غلطی مان لینا فراخ دلی کی نشانی ہے۔
- عقل مند وہ ہوتا ہے جو حق کے مطابق باتیں کرے۔

## جواہر پارے

- زندگی کا مقصد ذمہ داری ہے اور سب سے بڑی ذمہ داری اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا ہے۔
- کسی دوسرے سے کیا وہ وعدہ و ٹوٹ جاتا ہے مگر اپنے دل سے کیا ہوا وعدہ کبھی نہیں ٹوٹتا۔
- لوگ بھی اصول پرست ہوتے ہیں لیکن اپنے اپنے رنگ کے۔
- محبت اور جنگ یعنی محبت اور نفرت دونوں شدت کے جذبے ہیں۔ ان میں ایک لمحے کے لئے نظر اپنے نہیں آتی۔

## شیخ سعدیؒ نے فرمایا

- اس کی ہمت پر قربان جو نیک کام اخلاص سے کرتا ہے۔
- حریف آدمی ساری دنیا کے لئے کبھی بھوکا ہے اور قاتل ایک روٹی سے بھی پیٹ بھر سکتا ہے۔
- جو حیثیت نہیں سنا وہ ملامت سننے کا شوق رکھتا ہے۔
- نیک آدمی کی دولت اس وقت زمین سے نکلتی ہے جب وہ زمین کے نیچے چلا جاتا ہے۔

## نیکی

- نیکی کرنے کے بعد اس کے اجر کی توقع انسان سے مت کر دو کیونکہ اس کا اجر تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

# کی خوشبو

## گل چیں

## نازیہ مریم ہاشمی

نعت ہے۔

- عورت..... دنیا کی آباد کاری اور دین داری میں مردوں کے ساتھ تقریباً برابر کی شریک ہے۔
- عورت..... مرد کے دل کا سکون، روح کی راحت، ذہن کا اطمینان، بدن کا چین ہے۔
- عورت..... دنیا کے خوبصورت چہرے کی ایک آنکھ ہے اگر عورت نہ ہوتی تو دنیا کی صورت کالی ہوتی۔
- عورت..... آدم علیہ السلام حضرت حوا کے سوا تمام مسلمانوں کی ماں ہے۔ اس لئے وہ سب کیلئے قابل احترام ہے۔
- عورت..... کا جو دار انسانی تمدن کیلئے بے حد ضروری ہے، اگر عورت نہ ہوتی تو مردوں کی زندگی جنگلی جانوروں سے بدتر ہوتی۔
- عورت..... بچپن میں بھائی بہن سے محبت کرتی ہے۔ شادی کے بعد شوہر سے اور ماں بن کر اولاد سے محبت کرتی ہے۔

## ایمان کی روشنی

- بندہ جب شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اوردیتا ہے۔
- دین کے خلاف کوئی بات ہو تو اس کے خلاف آپ کو قسمہ آتا چاہئے۔ باقی آپ کو قسمہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔
- ہمیشہ ہر مسلمان کے لئے بھلائی چاہنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ آپ کے ساتھ برائی بھی کرے تب بھی آپ اس کے ساتھ ہمیشہ بھلائی ہی کریں۔
- وہ مسلمان ہی کیا جو مشکلات کا مقابلہ نہ کرے۔
- ہر انسان دوسرے انسان کی ضرورت کا خیال رکھے تو عقائد کا

- نیکی وہ سزا ہے جس کی کوئی آواز نہیں ہوتی۔
- نیکی ایک ایسا بیج ہے جس کا روشتہ سدا بہار ہوتا ہے۔
- نیکی وہ راستہ ہے جس پر انسانیت اپنے قدم جاتی ہے۔
- نیکی وہ پھول ہے جو کبھی نہیں مرنے جاتا۔

## قیامت کی نشانی

- مسلمانوں میں جھوٹ بولنے کی عادت عام ہوگی۔
- مسلمان مال دار ہوں گے مگر ان میں دین دار بہت کم ہوں گے۔
- مسلمان تعداد کے اعتبار سے بہت کثرت سے ہوں گے مگر اکثر بے جان ہوں گے۔
- لوگوں کی پیدائش کم ہوگی لڑکیاں کثرت سے پیدا ہوں گی۔
- شراب نوشی اور زنا کاری کثرت سے ہوں گی۔
- علم دین سے رشتہ کم ہوگی، بچہ ہی عام ہوگی۔
- دین کے راستے میں کوئی خرچ کرنا نہیں چاہے گا۔
- قتل کی وارداتیں بہت کثرت سے ہوں گی۔
- شراب کا نام بدل کر حلال کہا جانے لگے گا۔
- سود خوری عام ہوگی۔
- دولت و شہرت کی ہوس ہوگی۔
- حلال اور حرام کی تفریق جاتے گی۔

## عورت

- عورت..... اللہ تعالیٰ کی بڑی بڑی نعمتوں میں سے ایک بڑی



## رشتوں کے آئینے میں

- ماں..... غم اور گداز ہوا کا جھونکا۔
- باپ..... شفقت اور رحمت کا دریا۔
- بھائی..... بہنوں کے لئے تحفظ کا نشان۔
- بہن..... ایثار اور چاہت کا پیکر۔
- بیٹا..... والدین کی آرزوؤں کا مرکز۔
- استاد..... قابل احترام، ہدایت دینے کا ذریعہ۔
- شاگرد..... ایک پیار سا کہنے کا خطاب۔

## تراویح نگاہ

● انسان کے کمال کی نشانی یہ ہے کہ اگر وہ پہاڑ کو چلنے کا حکم دے تو وہ چل پڑے۔  
● ایسے فائدے سے درگزر کرو، جو دوسروں کے نقصان کا باعث بنتے۔

- موت کو یا ریکشنس کی تمام بیماریاں ہی دوا ہے۔
- نیک عمل دے جو لوگوں سے بے نیاز ہو کر کیا جائے۔
- محبت ان سے رکھو جو تنگی کر کے فراموش کریں۔
- دماغ کی خوش فہم حاصل کرنے سے ہوتی ہے۔
- جس جگہ پر اچھی باتوں کی قدر نہ ہو وہاں چپ رہنا بہتر ہے۔
- ترقی کا زینہ چڑھتے ہوئے لوگوں سے اچھے سلوک کرو بیچے اترتے ہوئے جنہیں اس کی ضرورت پڑے گی۔

## حضرت عائشہؓ کے اقوال

- مہمان کے لئے خرچ کرنا اسراف نہیں۔
- خیر بھئی ہے کسر سے آباد۔
- حق کا پرستاری ذلیل نہیں ہوتا ہے سارا زمانہ اس کے خلاف ہو جائے، باطل کا پیروکار بھی عزت نہیں پاتا چاہے چاند اس کی پیشانی پر نکل آئے۔
- بہترین خصلت زبان کی حفاظت ہے۔
- حکم گیری بیماری کی بڑا اور پیہر ساری بیماری کا علاج ہے۔

## زندگی

- زندگی نام ہے محبت کا۔
- زندگی نام ہے دوسروں کی خدمت کا۔
- زندگی نام ہے اپنے مالک کی وفاداری کا۔
- زندگی نام ہے دوسروں کے لئے زہر نہ بننے کا۔

## عظیم لوگ، عظیم باتیں

● موتی اگر کچھ میں گر جائے تو بھی قیمتی ہے اور گر دیاں آسمان پر بھی چڑھ جائے تو ہے قیمت۔ (شیخ سعدی)  
● دو تہاں چھاپا ہوا بلی کے پر نہیں ہوتے۔ درناں دنیا میں چلیوں کی نسل مٹ جاتی۔ (شیخ سعدی)

● خورشید کے لئے دلا اور اس کو کس کر خوش ہونے والا دونوں کہنے ہیں اور ایک دوسرے کو ہموکا دیتے ہیں۔ (شیخ سپینر)  
● دوسروں کی خوشی اپنے زخموں کو تازہ کرتی ہے اور غم اپنے غموں کو بھگتا چاہتے۔  
● زندگی میں مایوسی سے بڑھ کر اور کوئی معیبت نہیں۔ (مفت محمد شفیع)  
● کامیابی کے دو نام ہیں، "نگہن" اور "خود اعتمادی" ہیں۔ (ہنٹر)  
● اکثر کامیاب لوگوں کی شادی میں کامیابی نہیں ہوتی۔ (بال کینی)

## توبہ

● بنی اسرائیل میں ایک شخص بے حد گناہ کرتا تھا۔ اسے توبہ کا خیال آیا۔ لوگوں سے معلوم کیا تو انہوں نے کہا گناہ عابد کے پاس جاؤ۔ اس نے عابد سے کہا کہ توبہ کے لئے کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ عابد نے کہا اس کی توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ اس شخص نے اسے شوروں کا گناہ عابد کے پاس جاؤ کہ وہ بلند مرتبہ ہے۔ دوسرے عابد نے کہا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے جگہ چھوڑ دو کہ تباراے لئے نذر خدا کی جگہ ہے، وہ شخص جگہ چھوڑ کر کہیں اور جا رہا تھا کہ راستے میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اب اس کے سر پر رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہو گیا۔ رحمت کا فرشتہ اسے جنت کی طرف اور عذاب کا فرشتہ دوزخ کی طرف لے جانے پر مصرتا تھا۔ حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ زمین کی پیمائش کیوں نہیں کر لیتے،

زمین تابی گئی تو پتہ چلا کہ صالحین کی طرف اس کا فاصلہ ایک باشت زیادہ تھا رحمت کے فرشتے اسے جنت میں لے گئے۔ اس نے سچے دل سے توبہ کی تھی پس قبول ہوئی۔

## معجزہ اقوال

- اچھی صورت کے مقابلے میں اچھی سیرت کا مرتبہ بلند ہے۔
- نیک اولاد جنت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے۔
- وہ کسی محتاج نہ ہوا جس نے میانہ روی اختیار کی۔
- گناہ پر اسرار انسان کی ہلاکت کا موجب ہے۔
- توبہ کرنا آسان، لیکن گناہ چھوڑنا مشکل ہے۔

## منجیب اشعار

● ایک مدت سے مری ماں نہیں سوئی یارو میں نے ایک بار کہا تھا مجھے ڈر لگتا ہے

● قتل میں میرے وہ بھی شامل تھے جن سے میرا لہو کا رشتہ ہے

● اس کو پڑھو گے تو مجھ کو بھی سمجھ جاؤ گے تم میں کتاب درد ہوں اور زندگی تفسیر ہے

● درد پر بھی پیار آیا چوٹ بھی اچھی لگی آج پہلی بار مجھ کو زندگی اچھی لگی

● وقت کے پاس آنکھیں ہیں نہ احساس ندل اپنے چہرے پہ کوئی درد نہ تحریر کرو

● لڑکی بہت امیر تھی۔ اسے چاہنے والا نہ تھا جو ان غریب لیکن دیانت دار اور راست گو تھا۔ لڑکی اسے پسند ضرور کرتی تھی لیکن اس سے زیادہ اس کے دل میں لڑکے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ وہ اسے شادی کے لئے تیار نہیں تھی لڑکا بھی اس حقیقت سے آگاہ تھا۔ ایک روز وہ معمول سے کچھ زیادہ ہی اداس نظر آ رہا تھا۔



”تم ایک دولت مند باپ کی انگوٹی بیٹی ہو۔“ لڑکے نے بات شروع کی۔

”ہاں..... لڑکی نے تسلیم کیا۔“ میں اپنے والد کی دولت اور جائیداد کی انگوٹی وارث ہوں جس کی کل مالیت تقریباً ساڑھے پانچ کروڑ روپے ہے۔“

”اور میں غریب ہوں۔“ لڑکے نے غصہ سے آہ بھری۔

”بے شک۔“ لڑکی نے دیانت داری سے کام لیا۔

”کیا تم مجھ سے شادی کرو گی؟“

”ہرگز نہیں۔“

”مجھے معلوم تھا تم ہی جواب دو گی۔“ لڑکا ادا سے بولا۔

”تو پھر تم نے پوچھا ہی کیوں لڑکی حیرت سے بولی۔

”ہاں..... میں صرف یہ جانتا چاہتا تھا کہ جب انسان کے ہاتھ سے ساڑھے پانچ کروڑ روپے جاتے ہیں تو وہ کیسا محسوس کرتا ہے۔“ لڑکے نے غصہ سے سانس لے کر جواب دیا۔

••

الماس نے کچھ غصے اور ادا سے عالیہ کو بتایا۔ ”ریاض کی محبت پر میرے یقین انھہ گیا ہے۔ اس کا یہ دعویٰ بالکل جھوٹا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ کل میں نے اس سے پوچھا کہ اگر ایک طرف ایک کروڑ روپے رکھ دیتے جائیں اور دوسری طرف مجھے کھڑا کر دیا جائے..... پھر اس سے کہا جائے کہ وہ دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لے..... تو وہ کس کا انتخاب کرے گا؟“ تو معلوم ہے اس نے کیا جواب دیا؟“

”کیا جواب دیا؟“ عالیہ نے کسی خاص شخص کے بغیر پوچھا۔

”اس نے جواب دیا کہ وہ ایک کروڑ روپے کی رقم کا انتخاب کرے گا۔“

الماس نے رد ہانپنے میں جواب دیا۔

”اس میں برا ماننے کی کیا بات ہے؟“ عالیہ شہیدگی سے بولی۔

”اس نے سچ ہی بولا اور حقیقت پسندی سے بھی کام لیا۔“

”کیا مطلب؟“ الماس نے حیرانی سے پوچھا۔

”یعنی اسے معلوم تھا کہ اگر ایک کروڑ روپے اس کے پاس ہوں گے تو تم خود بخود اسے اپنی جاؤ گی۔“ عالیہ نے اطمینان سے جواب دیا۔

••

• ”نیر“ سحرش کو طلاق کیوں ہوئی؟“  
• ”نیر“ یہ تو کسی کو بھی معلوم نہیں۔“  
• ”نیر“ ہائے! کتنی بری بات ہے۔“

••

## بسم اللہ کی برکتیں

بسم اللہ..... ایک ایسا کلمہ ہے جس سے من میں خوشبو پیدا ہو جائے۔  
بسم اللہ..... ایک ایسا بول ہے جس کی موجودگی میں کوئی غم باز نہیں رہتا۔

بسم اللہ..... سے آفات اور مصائب دور ہوتے ہیں۔ یہ وہ کلمہ ہے جس کے پڑھنے سے عذاب بنایا جاتا ہے۔

جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ورد کرتا ہے، شیطان اس سے بھاگتا ہے۔  
ہے اس کا اللہ تعالیٰ محل شانہ کی نوازش ہوتی ہے۔

## چراغ راہ

• علم ایسا بادل ہے جس سے رحمت ہی رحمت برتی ہے۔  
• عقل مند وہ ہے جو کسی چیز پر غور نہ کرے۔  
• بھلائی صرف بھلائی کچھ کر دے نہ کہو کہ خدا اس کا جزو ہے۔  
• دوست کی دوستی پر اندھا حد اعتماد نہ کرو کہ اس کا کردار دشمن بھی زیادہ کاری ہوتا ہے۔  
• انسان وہ ہے جس کے وجود سے کسی کو خوشی نہ سہی تو کم از کم دکھ بھی نہ پہنچے۔

## حلم

حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا ”علم کیا ہے؟“  
آپ نے جواب دیا ”علم یہ ہے کہ اگر تم پر کوئی ظلم کرے تو تم اسے معاف کر دو۔ کوئی تعلقات توڑے تو تم جوڑو۔ کوئی تمہیں خردم کرے تو تم نواز دو۔ انتقام کی بجائے عفو و درگزر سے کام لو خطا کا سامنے آئے تو سوجھ کر اس کی خطا ہی ہے یا تمہارا دم اور غصے میں کوئی ایسی بات نہ کرو کہ بعد میں تم کو کلامت ہو۔“



(۸۶ نمبر)

## علاج بالقرآن

حسن الباشی  
فاضل دارالعلوم دیوبند

## سورۃ طور

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۃ طور قرآن حکیم کی اس سورت کی بعض آیات کی بعض خصوصیات ہیں۔  
• اگر کوئی پچر بات کو سوتے وقت پڑھتا ہو یا رات کو روتا ہو تو ان آیات کو تانبے کی پلیٹ پر کندہ کر کے بچے کے گلے میں ڈال دیں اللہ کے فضل و کرم سے بچہ کا ڈرنا، چپکنا اور رونا موقوف ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ و الطور و کتب منطور و فی ذی مشنور و والیب المنعور و الشقیق المنفوع و النبی المنصور و اذ عذاب ربک لواقع و ما لہ من ذلیقہ

ان آیات کو پڑھو لکھیں۔ اگر تانبے پر کندہ کرنا مشکل ہو تو سفید کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ لیں۔ انشاء اللہ اس طرح بھی فائدہ ہوگا۔

• جو بچہ یا بزرگ کو سوتے وقت دانت چپانے کا عادی ہو تو اس کے گلے میں ان آیات کو لکھ کر ڈالیں۔ انشاء اللہ اس بیماری سے نجات ملے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یوم تموز السماء موزا و ونسیر الجبال سیرا و فونیل فونیل للکذبین و اللین ہم فی خوض یلعون یوم یذغون الی نار جہنم دغا و ہذی النار الی کتم بہا کذبون و افسبحر ہذا ام اتم لا تبصرون و

• اگر کسی کا کوئی رشتہ دار زکریا ہو اور زکریا کے بعد وہ خواب میں نہ آیا ہو اور وہ اس کو خواب میں دیکھنے کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ اندھیری راتوں میں جو چاہے ۲۱ ویں شب سے شروع ہوتی ہیں یا رومو مرتبہ درود شریف پڑھ کر ان آیات کو سوتے پر پڑھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم و الذین امنوا و اتبعنہم ذریتہم یمان الخفافہم ذریتہم و ما اتینہم من علیہم من شیء و کلّ امریء بفسا کتب و زینہ و اس عل کلک تارین دن تک کریں۔ انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

اگر کسی کی آنکھیں دکھ رہی ہوں یا آنکھوں میں کوئی اور مرض پیدا ہو گیا ہو تو وہ ان آیات کو سوتے پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لے اور گیارہ دن تک اس پانی کو سردی سلاخی میں تر کر کے اپنی آنکھوں میں لگائے۔ انشاء اللہ آنکھوں کی بیماری سے نجات ملے گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم و قد یختر فمّا انت بیعت ربک بکامن و لا منجنون و ام یفسونون شاعر یقرن بہ رب المنون و قل یقرنوا فانی من المُنْتَصِفِینَ

سورۃ طور کا نقش تمام امراض میں اللہ کے فضل و کرم سے مفید ثابت ہوتا ہے اور حصول غنا میں بھی مؤثر ہے۔ اس نقش کو برائے دغ امراض کا لے کر پڑھنے میں بیک کر کے اور برائے حصول غنا سے پرکڑے میں بیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں اور اتوار کے دن پہلی ساعت میں لکھیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۳۵۲۸	۸۳۵۵۲	۸۳۵۲۸	۸۳۵۳۵
۸۳۵۳۹	۸۳۵۳۳	۲۰۵۳۹	۸۳۵۵۱
۸۳۵۳۳	۸۳۵۳۶	۸۳۵۵۳	۲۳۵۳۰
۸۳۵۵۳	۲۳۵۳۱	۸۳۵۳۲	۸۳۵۳۷





فنِ عملیات پر عظیم الشان کتاب

## تحفۃ العالمین

ابتکاری گھڑاں تھم یونین

بفضل رب العالمین منظر عام پر آگئی ہے

☆ اگر آپ کامیاب عامل بننا چاہتے ہیں تو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

☆ یہ کتاب فنِ عملیات کے پوشیدہ رازوں سے پردے ہٹاتی ہے۔

☆ یہ کتاب روحانی عملیات کی سائنس پر تشفی بخش تفصیلات پیش کرتی ہے۔

☆ یہ کتاب درحقیقت ایک تاریخی دستاویز ہے۔

☆ یہ کتاب طالب علموں کے لئے ایک مکمل رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔

☆ اگر آپ علمِ جفر، علمِ نقش، علمِ نجوم، علمِ ساعات وغیرہ کی گہرائیوں سے واقف ہونا چاہتے ہیں تو

اس کتاب کو ضرور پڑھیں، یہ کتاب سیکڑوں کتابوں کا منجھو ہے۔

اور یہ کتاب مولانا حسن البہاشمی کے ۳۸ رسالہ مسلسل محنت کا نتیجہ ہے۔

مرتب: مولانا حسن البہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

صفحات ۳۰۴

قیمت سو روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ناشر: مکتبہ روحانی دنیا

محله ابوالمعالی دیوبند، یو پی پن 247554

## اسماء رحمة للعالمین کی

## عظمت و افادیت

حسن البہاشمی  
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر ۷

## سیدنا فاطمہ صلی اللہ علیہ وسلم

سرکارِ دارِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچواں مقامی نامِ فاطمہ ہے۔ اس کے معانی ہیں کھولنے والے کے۔ یعنی وہ ذاتِ گرامی جو مشکلات کے پردے بفضلِ خداوندی کھول دیتا ہے اور اپنی امت کے لئے ہر مشکل کو آسانی میں بدل دیتا ہے اور اس سے مراد یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی جنت کا دروازہ کھولیں گے۔ چنانچہ ایک روایت میں یہ آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور فاتح بن کر کہوں گا دروازہ کھولو۔ جنت کا دربان عرض کرے گا آپ کون؟ میں کہوں گا کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں دربان عرض کرے گا کہ مجھے آپ ہی کے لئے جنت کا دروازہ کھولنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ میں یہ دروازہ کھول کر اس کے لئے نہیں کھول سکتا تھا۔ اس روایت کو امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مشکل میں گرفتار ہو اس کو جانے کہ اس اسم مبارک کا ورد کرے اور روزنامہ سے کم سو مرتبہ اس کو پڑھنے کا معمول بنائے اور اس طرح پڑھے مہینہ یا فاتح صلی اللہ علیہ وسلم۔

● کسی بھی حاجت کے لئے اس اسم مبارک کو عشاء کی نماز کے بعد دوسرے دن تک پڑھنا چاہئے۔

● مطلوبہ مقاصد میں کامیابی کے لئے نماز تہجد کے بعد ایک ہزار مرتبہ گیارہ دن تک پڑھنا چاہئے۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے دشمنوں کے دل میں اس کی

محبت پیدا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۲۸۹ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے۔ انشاء اللہ دشمن مغلوب ہوں گے اور دشمنی سے باز آجائیں گے۔

● اگر کوئی شخص رات کو سوتے وقت اس اسم مبارک کی ایک تسبیح پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کے ایمان میں تقویت پیدا ہو اور اس کو زبردست روحانی قوت حاصل ہو۔ اس اسم مبارک کی مداومت سے مخفی راز پڑھنے والے پر آشکار ہو جاتے ہیں۔

● اس اسم مبارک کے اعداد ۲۸۹ ہیں۔ اس اسم مبارک کا نقش فتوحات کے لئے مشکلات کے حل کے لئے اور تسخیرِ خلافت کے لئے مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اور اس نقش کی برکت سے ایمان و یقین میں اضافہ ہوتا ہے اور روحانی قوتیں حاصل ہوتی ہیں۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، و، ط، ہ، ف، ث، یا ذہور ان کے گلے میں ڈالنے کے لئے بابا زور باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اناجہ جانب مشرق کر لے اور ایک ڈانہ ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۳	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۳
۱۲۷	۱۱۵	۱۲۱	۱۳۶
۱۱۶	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰
۱۲۴	۱۱۹	۱۱۷	۱۲۹







## ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شرائقین کے بے پناہ اصرار پر ایک بار پھر محدود تعداد میں چھاپ لئے گئے ہیں خصوصی نمبرات کسی تعارف و تعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

**جنات نمبر** جنات کے موضوع پر ایک تاریخی و ستاریز اشاعت اول ۱۹۹۵ء۔ اب ۲۰۰۰ء میں ساتویں مرتبہ شائع کیا جا رہا ہے۔

قیمت - 40/- روپے (غلاوہ محصول ڈاک)

**شیطان نمبر** شیطان نمبر کو عام و خاص کا درست خراج تہنیں موصول ہوا اور پہلی بار شیطان سے متعلق بہت سی معلومات ایک جگہ جمع کی گئی ہیں۔ یہ نمبر پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اب ۲۰۰۰ء میں تیسری بار شائع ہو رہا ہے۔ قیمت - 40/- غلاوہ محصول ڈاک

**جادو ٹونا نمبر** جادو کی تمیز و تفریق سے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ۔ یہ نمبر بھی اپنے موضوع پر "حرف آخر" کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۰ء میں پانچویں بار شائع کیا جا رہا ہے۔ قیمت - 60/- روپے (غلاوہ محصول ڈاک)

**ہمزاد نمبر** ۱۰۰۰ میں دو بار شائع ہو چکا ہے۔ اب ۲۰۰۰ء میں تیسری بار شائع کیا جا رہا ہے، یہ نمبر بھی ایک قیمتی دستاویز ہے اور عالمین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ قیمت - 50/- روپے (غلاوہ محصول ڈاک)

**حاضرات نمبر** حاضرات نمبر تین سو (۳۰۰) سے زائد حاضرات کے ٹاپاں طریقے دے گئے ہیں، عالمین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے اشاعت اول ۱۹۹۶ء۔ اب ۲۰۰۰ء میں چوتھی بار شائع کیا جا رہا ہے۔ قیمت - 50/- روپے (غلاوہ محصول ڈاک)

**امراض جسمانی نمبر** تمام امراض جسمانی کا بذریعہ روحانی عمل علاج کے حیرت انگیز مقبول اور درست کامیابی کی وجہ سے ۲۰۰۰ء کے بعد اب دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آ گیا ہے۔ قیمت - 50/- روپے (غلاوہ محصول ڈاک)

**مؤکلات نمبر** مؤکل کی حقیقت کیا ہے؟ مؤکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مؤکل تابع کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ مؤکلات کے موضوع پر ایک حیرت انگیز کارنامہ جو مؤکل کا کرنا چاہیے جس میں ایس کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہیے ہیں وہ مؤکلات نمبر ضرور پڑھیں، ایک تاریخی دستاویز۔ پہلی بار جنوری فروری ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا تھا اب دوسری بار پھر شائع کیا گیا ہے۔ قیمت - 50/- روپے (غلاوہ محصول ڈاک)

**روحانی ڈاک نمبر** تین سو زائد خطوط کے جوابات تحریر کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۸ء۔ اب ۲۰۰۰ء میں چوتھی بار شائع کیا جا رہا ہے۔ قیمت - 40/- روپے (غلاوہ محصول ڈاک)

**خاص نمبر** خصوصی مضامین پر مشتمل ایک یادگار دستاویز جو عام اور عالمین دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت - 40/- روپے

**محبت نمبر** ۲۰۰۲ء محبت اور تہنیر کے ایسے قیمتی فارمولے جو لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی آپ کسی سے حاصل نہیں کر سکتے ہینکلز اور فارمولوں کو "محبت نمبر" میں جمع کر دیا گیا ہے، عالمین کے لئے ایک دولت بے گراں۔ (قیمت - 80/- روپے غلاوہ محصول ڈاک)

**روحانی مسائل نمبر** ۲۰۰۰ء اس دنیا میں ہزاروں انسان ہزاروں طرح کے مسائل کا شکار ہیں، ان مسائل سے نجات پانے کے طریقے اور فارمولے اس نمبر میں نقل کئے گئے ہیں، استفادہ کرنے والوں کے لئے ایک اجواب پیشکش۔ قیمت - 50/- روپے غلاوہ محصول ڈاک

**شرائقین** حضرت نور اپنے اناروں میں کیوں کھرتا؟ کھرتا ہے؟ 50 روپے ضروری ہیں ورنہ ڈاک کیل سے کسکی

قسط نمبر ۲۰

## تفسیر سورہ رحمن

مولانا حسن الباشی  
فاضل دارالعلوم دیوبند

ہے لیکن بھلا یہاں کیسے قدرت چند پتھروں کے چند فائدے یہاں بیان کئے جاتے ہیں تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ انسانی ضروریات کے لئے رب العالمین نے کتنی کتنی نعمتیں پیدا کی ہیں۔ اس مختصر کتاب میں تمام حقائق کا تذکرہ ٹھکانہ ایمان میں تھا۔ اس لئے ہر نوع کی چند چیزوں کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔ اب رہی اس نوع کی دیگر چیزیں تو ان کی انسان کی خود تحقیق و جستجو کر سکتا ہے اور انسان کو یہ تحقیق و جستجو کرنی چاہئے تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ رب العالمین نے انسان کے لئے کتنی کتنی نعمتیں پیدا کی ہیں۔

الاس جسے ہیرا بھی کہتے ہیں اس کے استعمال سے جسم صحت مند ہوتا ہے، روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے، دل سے خوف و دنیا دور ہوتا ہے اور انسانی عزائم میں یہ گنہگار اور جتنی عطا کرتا ہے۔

یا قوت، شیطان و ماسوس سے محفوظ رکھتا ہے، روحانی قوت میں اضافہ کرتا ہے اس کے استعمال سے دل کی مرادیں پوری ہوتی ہیں، یہ گنہگار خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ بنتا ہے۔

نیم پینے سے جادو کے اثرات نہیں ہوتے۔ جسمانی امراض سے بھی یہ پتھر نجات دلاتا ہے۔

پتھر کراچ میں دلوں میں اضافے کا ذریعہ بنتا ہے، دماغی سکون عطا کرتا ہے، شرابی اور رازداری زندگی کی خوشیوں میں اضافہ کرتا ہے۔

مونگا، (مرجان) بچوں کی خندا اور روئے کو موندھو کرتا ہے، طبیعت میں اشتراک پیدا کرتا ہے، چہرے کی برکاشت دلاتا ہے۔

زردون، دشمنوں پر غلبہ اور فتح عطا کرتا ہے عزت و دولت بڑھاتا ہے تعلقات میں سدھار پیدا کرتا ہے۔

زبرجد مصائب و آلام اور جسمانی امراض سے نجات دلاتا ہے اور دماغ کو تقویت بخشتا ہے۔

فیروزہ دل سے دنیا کے ہر خوف سے دور کرتا ہے، دشمنوں پر غلبہ عطا کرتا ہے، حادثات سے پہلے حادثات سے خبردار کرتا ہے اگر بازان اللہ راس آجائے تو انسان کو ہر کام میں تک پہنچا دیتا ہے۔

تکلیف اور پتھر تو ہے شر ہیں اور ان کی افادیت کا دائرہ بھی بہت وسیع











## استخارہ کا باب

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی۔ جب کوئی اہم امور پیش آجاتا تو ذریعہ استخارہ اپنے پروردگار سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ پھر جو بھی رہنمائی منجانب اللہ ہوجاتی تھی اسی پر عمل کیا کرتے تھے۔ ہمارے تمام اکابرین کا بھی یہی معمول رہا ہے کہ زندگی کے اہم ترین امور میں انہوں نے استخارہ کیا ہے اور پھر جو کچھ بھی رہنمائی استخارہ کے ذریعہ انہیں حاصل ہوئی ہے، ظاہری نفع و نقصان کی پرواہ کئے بغیر وہ اس پر جم گئے ہیں اور انجام کار انہیں دولت سکون و راحت حاصل ہوئی ہے۔ استخارہ سنت ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا کہ نہیں، بے دینی، اور بدعتی کی بات ہے، معاملہ منجی اور رشتے کا ہو، سفر کا ہو، کاروبار یا ملازمت کا ہو، کسی تعلقات قائم کرنے کا یا زندگی کا کوئی بھی اہم معاملہ ہو اس سلسلہ میں استخارہ کرنا چاہیے۔ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں اللہ انہیں رسوائی اور پشیمانی سے بچاتا ہے اور ان کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔

### نماز استخارہ کا مننون طریقہ

نماز استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد سونے سے چند ساعت قبل دو نفل بنیات استخارہ پڑھے۔ اس کے بعد صرف ایک بار یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْبِلُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَانْتَ تَعْلَمُ مَا لَا اَعْلَمُ وَ تَعْلَمُ مَا لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَامُ الْغُیُوبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَتِیْ اَمْرِیْ فَاقْضِ لِّیْ وَ تَقْضِ لِّیْ شَوْأِیْ بِرُكْنِیْ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَتِیْ اَمْرِیْ فَاصْرِفْ عَنِّیْ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ اَمْرَیْ اَلْخَبِرَ سُبْحَانَكَ مَا تَشَاءُ اَمْ حَبِیْبِیْ بِہ۔ یہ دعا پڑھتے وقت جب ہذا الامر پر پہنچے تو اپنے مقصد کی طرف دھیان رکھے۔ اس کے بعد کسی پاک صاف بستر پر لیٹ جائے اور کسی سے بات کے بغیر سو جائے، رات کو خواب میں مقصد کے اچھے بڑے ہونے کے آثار ظاہر ہوں گے۔

(۱) کوئی بزرگ نظر آئے گی جو واضح الفاظ میں مقصد کی اچھائی یا بُرائی بیان کریں گے۔  
(۲) ممکن ہے کہ کوئی بزرگ نظر نہ آئے تو پھر سفید یا سرے رنگ کی سرخ اور کالے رنگ کی کوئی چیز خواب میں نظر آئے گی۔ اگر سفید یا سرے کوئی چیز نظر آئے تو مقصد کے اچھے ہونے کی علامت ہے اور

## آداب استخارہ

### (۲) اللہ کی حمد و ثناء

نماز استخارہ کے بعد اور نماز استخارہ پڑھنے سے پہلے خدا کی حمد و ثناء بیان کرنی چاہئے۔ اس غرض کے لئے کلمہ تحمید کہ از کم تین بار پڑھ لینا مناسب ہوگا جو یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا تَحْوَ لَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِیْمِ

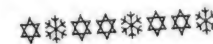
نماز استخارہ کے بعد استخارہ کی دعا کے اول و آخر میں مستحب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ساتھ رسول پاک ﷺ پر درود بھیجا جائے۔

### (۱) لینے کا مستحب انداز

مشائخ عظام کے نزدیک استخارہ اگر نماز عشاء کے بعد سونے سے پہلے کیا جائے تو بہتر ہے۔ سوتے وقت باؤ ہو کر، پاک صاف بستر یا مٹلے پر رقبہ کی طرف کر کے اور منہ قبلہ کی طرف کر کے لینے۔

### (۷) مناسب اوقات

اوقات مکروہ یعنی سورج نکلنے وقت، ڈوبتے وقت اور عین دوپہر کو استخارہ کرنا نہیں کرنا چاہئے بانی بردت اجازت ہے۔



حسب ذیل شرائط کا پورا کرنا اور ان آداب کا کلی لحاظ رکھنا استخارہ کے عمل کو موثر بنانے کا ضامن ہے۔

### (۱) طہارت ظاہرہ

استخارہ کرنے سے پہلے لباس اور بدن پاک و پاکیزہ ہونا اور ہم اللہ پر نہ کرتا نہ دوسرے کو کرنا چاہئے۔ خوشبو کا استعمال سونے سے پہلے ہوگا۔ بقول شاولی اللہ طہارت کا انشراح صدر سے مبرا تعلق ہے۔ جب کوئی شخص غسل وضو کر لیتا ہے، خوشبو کھینچتا ہے اور بدن اور کپڑوں سے نجاست کو دور کر دیتا ہے تو اس کی طبیعت میں ایک خاص قسم کا روبر پیدا ہوجاتا ہے اور اس کے دل کا کوئی کھل جاتا ہے۔ یہ کیف و سرور دل کی مفت کا پرتو اور اسی کی میراث ہے۔

### (۲) طہارت باطنیہ

صغائی باطن اور پاکیزگی نفس کا خیال رکھنا استخارہ میں ضروری ہے۔ علامہ السیوطی کہتے ہیں کہ استخارہ تو یہ کرنے، دل کو نیادی مشاغل اور نفسانی خواہشات سے خالی کر دینے کے بعد کیا جائے۔

### (۳) یقین قائم

استخارہ کے جتنی ہونے پر یقین قائم ہونا چاہئے۔ ہمیشہ حضور قلب اخلاص نیت اور اس لازم میں کہ ساتھ استخارہ کرنا چاہئے کہ اس کے بعد جو کچھ واقع ہوگا اس پر شیوہ تسلیم اور رضا اختیار کر دے گا اور اگر کوئی ہدایت ملے گی تو اس پر دل و جان سے کار بند ہوں گا۔



اگر سرخ یا کالے رنگ کی کوئی چیز دکھائی دے تو مقصد کے بُرے ہونے کی نشانی ہے۔  
(۲) ممکن ہے کہ خواب میں کچھ بھی نظر نہ آئے۔ لیکن صبح کو سو کر اٹھنے تو کسی بات پر کام کرنے یا نہ پر دل جما ہوا ہو تو پھر جس طرف دل کا جھکاؤ اور جماد ہو اسی کو اشارہ غیبی تصور کرے۔ اگر پہلی رات کامیابی نہ ہو تو لگاتار سات روز تک یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ سات روز میں کسی نہ کسی طرح غیب سے کوئی اشارہ ہوگا۔

بزرگوں اور عالموں سے استخارے کے اور بھی بہت سے طریقے منقول ہیں۔ بالترتیب ہم ان سب کو یہاں نقل کئے دیتے ہیں۔ ان میں سے جو بھی طریقہ آسان محسوس ہو اسے عمل میں لایا جائے لیکن ان میں کوئی بھی طریقہ ایسا نہیں ہے جو مجرب اور مؤثر نہ ہو۔ راقم الحروف اس کتاب میں صرف ان ہی طریقوں کو نقل کر رہا ہے جو اس کے عمل میں آچکے ہیں اور اللہ نے ان کو اختیار کرنے میں ہر بار کامیابی عطا کی ہے۔

استخارہ کا ۱۔ بعد نماز عشاء بہ نیت استخارہ دو رکعت پڑھے، پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد سجدے میں جا کر ایک سو ایک مرتبہ ”یا علیہ“ پڑھ کر اپنے مقصد کو ذہن میں رکھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ پہلی شب میں کامیابی ہوگی۔ اگر خدا نخواستہ کامیابی نہ ہو تو تین رات تک مسلسل یہ عمل کرے۔ تیسری رات تک مقصد میں یقیناً کامیابی ہوگی۔ انشاء اللہ۔

استخارہ کا ۲۔ بعد نماز عشاء دو رکعت پڑھے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ دانش اور دوسری رکعت میں سورہ والیل پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد اسی جگہ بیٹھ ہوئے ایک سو ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اور مندرجہ ذیل نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر نیکے کے نیچے رکھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں کامیابی حاصل ہوگی۔ مجرب ہے۔  
اس نقش کو آتش چال سے پڑھیں۔

۴۸۹

۱	ل	م	ص
ص	م	ل	۱
ل	۱	ص	م
م	ص	۱	ل

استخارہ کا ۳۔ مشکل امیر میں یہ استخارہ بہتر ثابت ہوتا ہے۔ جس رات استخارہ کرنا ہو اس رات بعد نماز عشاء پہلے غسل کرے اور لباس بدلے اور ۹ رکعت نماز نفل ایک سلام سے اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ دانش سات مرتبہ، دوسری رکعت میں سورہ والیل سات

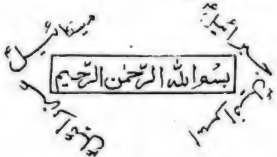
مرتبہ، تیسری رکعت میں سورہ والیل سات مرتبہ، چوتھی رکعت میں سورہ الم نشرح سات مرتبہ، پانچویں رکعت میں سورہ والیقین سات مرتبہ اور چھٹی رکعت میں سورہ قدر سات مرتبہ پڑھے۔ واضح رہے کہ ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا ہے۔ اور قعدہ کے بعد جب اٹھنا ہے تو سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اے اگلی رکعت شروع کرنی ہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ ابْنِ أَدِيمٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّ إِسْحَاقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّ يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّ جِبْرِائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّ مِيكَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّ عِزْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّ نُوْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَبِّ الْوَيْلِ وَالْزُّبَيْرِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ أَرَاكَ فِي مَنَاقِبِ اللَّيْلِ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي۔

مقصد پورا ہونے پر حسب استطاعت راہ خدا میں کچھ حیرات کر دے۔ یہ استخارہ آزمودہ ہے اور مجرب ہے۔

استخارہ کا ۴۔ کسی امر میں جب معلومات کرنی ہو تو بعد نماز عشاء اول دو رکعت نماز ادا کریں پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد نماز مرتبہ سورہ اخلاص، دوسری رکعت میں سورہ تہ آیت کریمہ پڑھے سلام پھیرنے کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سورہ اخلاص اور سورہ تہ آیت کریمہ پڑھے اور اول و آخر ۱۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر بغیر کسی سے بات چیت کئے پاک صاف بستر پر دراز ہو جائے۔ اور دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ لیٹے وقت اپنے مقصد کا خیال کر لے۔ انشاء اللہ تین راتوں میں اشارہ غیبی سے سرفراز ہوگا۔

استخارہ کا ۵۔ بعد نماز عشاء دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ۴۱ مرتبہ اور درود شریف ۴۱ مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد یا خبیر یا خبیر یا خبیر یا خبیر ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور بائیں ہاتھ سے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر یہ نقش بنائے۔



پھر دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر دائیں کروٹ پر لیٹ جلتے اور مقصد کو ذہن میں رکھے انشاء اللہ عالم خواب میں شل بیداری کے جواب باصواب پائے گا۔ آزمودہ ہے۔  
استخارہ کا ۶۔ سونے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم نشرح، ۱۱ مرتبہ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم نشرح ۱۵ بار پڑھیں۔ نماز سے فارغ



ہونے کے بعد یہ دعا ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِعِلْمِكَ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ - اللَّهُمَّ إِن كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ  
رِہاں اپنے مقصد کا تصور کر کے - فَأَخْبِرْنِي يَا خَبِيرٌ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

یہ دعا پڑھنے کے بعد کسی سے بات نہ کریں اور نہ ہی کچھ کھا لیں پینیں اور نہ ہی کسی اور شغل میں مصروف  
ہوں بلکہ اس دعا کو پڑھتے ہی بستر پر دراز ہو جائیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں بلسے ہوتے سونے کی  
کوشش کریں۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں صبح بات دل پر تکلف ہوگی۔ خدا خواستہ پہلی شب میں  
کامیابی نہ ہو تو چند روز اور اقول میں بھی عمل دہرائیں۔ اللہ سے چاہا تو تیسری شب تک دل پر صحیح بات کا  
انکشاف ہو جائے گا۔

استخارہ لا ۱۷: اپنے تاریخین کے لئے ہم ایک ایسا استخارہ نقل کر رہے ہیں جسے اساتذہ نے ہمیشہ  
مخفی رکھنے کی کوشش کی ہے۔ کیوں کہ نا اہل لوگ عیالیات کے اہم رازوں کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں  
اس لئے بہتر یہ تو اسی میں ہے کہ خصوصی اور زود اثر قسم کے اعمال کتابوں میں نہ چھاپے جائیں۔ لیکن  
ہم نے اس کتاب کو مرتب کرتے وقت یہ نیت کر لی تھی کہ ہم علم کے کسی بھی حصے کو اپنے تاریخین پر پوشیدہ  
نہیں رکھیں گے۔ اس لئے ہم یہ قابل قدر استخارہ جو ہمارے نام شفقت طلب ہے ہدیہ تاریخین کرتے  
ہیں۔ اس استخارے میں زکوٰۃ ضروری ہے۔ زکوٰۃ کے دوران غیب و غریب احوال عامل کے قلب پر  
دارد ہوتے ہیں۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان عجائبات کا تذکرہ کسی سے نہ کرے۔

زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس نقش کو زعفران سے ایک ہزار نو سو اکتیس مرتبہ لکھے اور گولیاں بنا کر  
دریا میں ڈال دیا کرے۔ جتنے بھی روزانہ آسانی لکھ سکے، لکھ کر روزانہ دریا میں ڈالے۔ دریا میں  
ڈالنے کا ایک وقت مقرر کر لے۔ مثلاً دن کے کسی حصے میں نقش لکھے اور عصر کے بعد جا کر دریا میں  
ڈال دے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کسی دن دریا میں ڈالنا ناغہ ہو جائے تو اگلے دن دو قرون  
کے ڈال دے اور لکھنے میں ناغہ نہ کرے روزانہ حسب طاقت نقوش لکھتا رہے اور دریا میں ڈالتا  
رہے۔ یہاں تک کہ مذکورہ تعداد پوری ہو جائے۔ اس طریقے سے اس نقش کی زکوٰۃ ادا ہوگی۔

اب زندگی میں جب بھی کسی کام کی خوبی یا عدم خوبی معلوم کرنی ہو تو اسی نقش کو ۱۴ مرتبہ لکھے۔  
۱۴ نقوش الگ کر لے اور ایک نقش کو تیکنے کے نیچے رکھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ پہلی رات میں مقصد  
حاصل ہو جائے گا۔ ورنہ پھر دوسری یا تیسری رات تیس کامیابی ہوگی۔ کامیابی ہو جائے پر ۱۴ کے ۱۴  
نقوش آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دے  
جس عامل نے زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو وہ دوسرے کو بھی  
۱۴ نقوش لکھ کر دے سکتا ہے۔  
نقش یہ ہے۔

۶۲۵	۶۲۹	۶۳۷
۶۲۶	۶۳۳	۶۲۱
۶۳۰	۶۳۸	۶۳۲

استخارہ کے لئے کوئی دن تاریخ مقرر نہیں ہے۔ جو شخص استخارہ کر رہا ہے اسے جب تک نیت  
نہ آئے یہ کلمات پڑھتا رہے۔ یا عَلِيُّمُ عَلَيْنِي يَا خَبِيرٌ یا أَخْبِرْنِي يَا مُشِيدُ آمَنُ شِدْدَتِي۔

استخارہ لا ۱۸: بروز جمعرات یا پیر بعد نماز عشاء کسی ایسے مکان میں جس میں سفیدی ہوئے ایک  
ماہ سے زائد نہ ہو اور دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں پھر جائے نماز پر بیٹھ کر ۱۱ مرتبہ درود شریف  
اور مندرجہ ذیل دعا سو مرتبہ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھر دو رکعت نماز نقل پڑھ کر ۱۱ مرتبہ  
پڑھ لیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی روز یا تیسرے روز درود مکمل حالت بیداری یا حالت خواب میں حاضر  
ہوں گے اور سوال کا جواب دے جائیں گے۔ نماز استخارہ ہے سوتے تک کہے کو لوہان کی دھونی  
سے معطر رکھا ضروری ہے۔ اس استخارے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جس دن استخارہ کرنا ہو اس سے تین دن  
پہلے سے ترک حیوانات اختیار کر لینا چاہیے اور استخارہ کرتے وقت مکمل تنہائی ہونی چاہیے۔

دعا یہ ہے۔ یا خَبِيرُ أَخْبِرْنِي يَا عَلِيُّمُ عَلَيْنِي عَلَى الْخَيْرِ الْمُغَيَّبَاتِ اِنْصِبْ حَاجَتِي بِحَقِّي  
يا عَلِيُّمُ يا خَبِيرُ۔

استخارہ لا ۱۹: عشاء کی نماز کے بعد غسل کرے اور غسل کے بعد چار رکعات بہ نیت استخارہ ادا  
کرے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھے۔ پہلی رکعت میں بیس مرتبہ پڑھے۔  
دوسری رکعت میں چالیس مرتبہ پڑھے، تیسری رکعت میں ساٹھ مرتبہ پڑھے، چوتھی رکعت میں اسی مرتبہ  
پڑھے اور باک بستر پر لیٹ جائے۔ اور ایک ہزار مرتبہ "یا اللہ" پڑھے اور ایک ہزار "یا اللہ" پڑھنے کے  
بعد سو مرتبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے۔ اس استخارے میں انشاء اللہ پہلی ہی شب میں ساتویں  
شب میں ایک بزرگ نمودار ہوں گے جو صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کریں گے۔ مجرب ہے۔

استخارہ لا ۲۰: بعد نماز عشاء دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے  
بعد بستر پر لیٹ کر سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔ "یا هَادِي يا خَبِيرُ يا مُبِينُ" سو مرتبہ یہ کلمات پڑھنے کے بعد  
صرف تین مرتبہ یہ کلمات زبان سے ادا کرے۔ اھد فی یا هَادِي یا خَبِيرُ یا مُبِينُ یا  
مُبِينُ۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں جواب حاصل ہوگا۔

استخارہ لا ۲۱: جمعرات کے دن ذیل کا نقش پہلے سے تیار رکھیں۔ رات کو با وضو سو جائیں اور ذیل  
کا نقش اپنے نکلنے کے نیچے رکھ لیں۔ ایک مرتبہ یہ عزیمت پڑھ لیں۔ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا  
عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيُّمُ الْحَكِيمُ یا عَلِيُّمُ عَلَيْنِي یا خَبِيرُ أَخْبِرْنِي يَا مُشِيدُ آمَنُ شِدْدَتِي یا  
مُبِينُ بَيْنَ بِي بِي بِحَقِّ بَسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ و بِحَقِّ یا اللّٰہ یا عَلِيُّمُ یا خَبِيرُ یا مُشِيدُ  
یا مُبِينُ۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں یا پھر تیسری رات میں جواب مل جائے گا۔

نقش یہ ہے۔







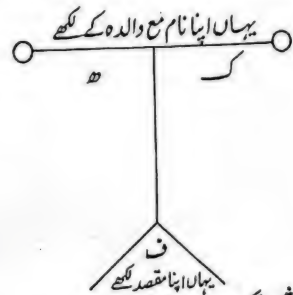


إِنْ كَانَ هَذَا الْأَمْرُ خَبْرًا فَاغْنَى بَيَاضًا أَوْ خُصْرَةً فَإِنْ كَانَ شَرًّا فَاغْنَى سَوْدًا أَوْ خُصْرَةً۔

دعا پڑھتے وقت اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے اور فوراً سو جائے۔ اگر خواب میں سفید یا سبز چیز دکھائی دے تو اس کام میں خیر ہے اور اگر کالی یا سرخ چیز دکھائی دے تو اس کام سے پرہیز ضروری ہے۔ مجرب اور آزمودہ ہے۔

استخسار ۱۷: ایک کاغذ پر اُحد نالہ الصراط المستقیم لکھ کر ایک طشت یا کوٹھ سے پانی بھرے، دل میں یہ تصور کرے کہ فلاں کام کروں یا نہیں کروں؟ اس کاغذ کو بیچ طشت کے ڈال دے۔ اور خود طشت کے سامنے قبلہ رخ بیٹھ جائے۔ اب بسم اللہ کے سات بار سورہ فاتحہ پڑھے۔ اس دوران کاغذ میں انشاء اللہ حرکت ہوگی۔ اگر کاغذ دائیں طرف چلنے لگے تو کامیابی کی بشارت ہے۔ اگر قبلہ رخ جائے تو تب بھی کامیابی ہوگی لیکن کچھ دن صبر و ضبط سے کام لینا پڑے گا۔ اگر بائیں طرف چلے تو انکار سمجھو اور اس کام میں کوئی خیر نہیں ہے۔ اگر آگے کی طرف آئے تو کامیابی بہت جلد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ استخسار سے پہلے کچھ شہنی بچوں کو تقسیم کر دے اور اس کا ثواب حضرت علیؑ کو پہنچا دے۔ مجرب اور کامیاب استخسار ہے۔ استخسار ۱۸: مندرجہ ذیل نقش چار عدد لکھ کر چار پانی کے چاروں پاؤں کے نیچے ایک ایک کر کے رکھ دے اور ۴۱ بار یہ کلمات زبان سے ادا کرے گا پھر کالی چوڑی بس بھری آنت فی ۱۰ سوئی آخر میں ایک بار کہے کہ اسے ہزار اگر تو نے خواب میں اس کا فلاں کام کے بارے میں آکھا نہ کیا تو میں قیامت کے دن اسے اسن پٹوں گا۔ انشاء اللہ پہلی شب ہزار کی زبان جواب باصواب ملے گا۔

نقش یہ ہے۔



استخسار ۱۹: اگر کوئی شخص گھر سے فرار ہو گیا ہو اور معلوم نہ ہو کہاں ہے؟ کس حال میں ہے؟ تو اس استخسار سے کو کام میں لائیں۔ طریقہ یہ ہے کہ اول دو رکعت نماز نہایت استخارہ پڑھیں۔ بعد نماز عشاء اور دونوں رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھیں۔ سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ درود چشتیہ پڑھیں اور تومرتبہ یا بدیع العجائب آخری درود شریف کے بعد پڑھیں اس

وقت مفرد کا تصور ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ مفرد خواب میں نظر آئے گا اور اپنے احوال بخبردار لگے۔ استخسار ۲۰: استخسار سے کیلئے یہ طریقہ بھی سہل ہے کہ ہر روز بدھ کو صبح چھ اور سات بجے کے درمیان مندرجہ ذیل نقش لکھ لے اور رات کو اس نقش کو خوشبو میں بسا کر کیلئے کے نیچے رکھ کر سو جائے اور یہ عزیمت پڑھے۔ اول سورہ فاتحہ ۱۱ مرتبہ، پھر آیت الکرسی ۱۱ مرتبہ اور اس کے بعد یہ دعا۔ اَللّٰهُمَّ اَمْرِیْ فِی الْمَنَامِ مَا اَمْرِیْ بِدُحْنِ سَمَوَاتِهَا وَ اَیَّتِ الْکَرْسِیِ وَ یُجِیْ نَقْشِ الْمَقْصَدِ وَ اَقْصِ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

۱	۷	۱۱	۱۵	۱۹
۱	۷	۱۱	۱۵	۱۹
۱	۷	۱۱	۱۵	۱۹
۱	۷	۱۱	۱۵	۱۹
۱	۷	۱۱	۱۵	۱۹

فلاں کی جگہ اپنا مقصد تحریر کرے۔

استخسار ۲۱: یہ استخسار امام تصوف حضرت حسن بصریؒ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور بہت ہی زود اثر اور قابل بھروسہ ہے اور سہل بھی ہے۔ ناچیز نے بھی کئی بار اسے آزمایا ہے اور ہر وقت اس کی تاثیر سامنے آتی ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ عشاء کی نماز سے فراغت کے بعد دو رکعت نہایت استخارہ ادا کرے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھے۔ پھر ۳۶۰ مرتبہ یا سلام سلّم کا ورد کرے اور ورد کے شروع و آخر میں ۱۱ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔ بعدہ دہائی کرٹ سے لیٹ جائے اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔

ناچیز نے ضرورت پڑنے پر جب بھی اس طریقہ سے استخارہ کیلئے پہلی ہی شب میں کامیابی ہوئی ہے۔ لیکن اگر کسی کو پہلی شب میں کامیابی نہ ہو تو وہ مایوس نہ ہو اور لگاتار تین رات تک استخارہ کرتا رہے۔ انشاء اللہ تیسری شب تک کامیابی یقینی طور پر ہوگی۔

استخسار ۲۲: استخارہ کا یہ طریقہ بھی بعض صوفیاء سے منسوب ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ عشاء کے بعد نہایت استخارہ دو رکعت ادا کرے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص ۲۱ مرتبہ اور دوسری رکعت میں صرف ۱۱ مرتبہ پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت ایک سو بائیس مرتبہ اول و آخر ۱۱۔ ۱۱ مرتبہ پڑھے۔ عزیمت پڑھتے وقت اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔ نقش کے نیچے بھی اپنا مقصد تحریر کر دے۔ انشاء اللہ پہلی رات سے تیسری رات تک کامیابی حاصل ہوگی۔

عزیمت یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَمْرِیْ بِرَبِّکَ هَذَا الْاِسْمُ یَا رَحِیْمِ فِی الْمَنَامِ مَا اَمْرِیْ دُ۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ر	ح	ی	م
۱۱	۳۹	۲۰۱	۷
۳۸	۸	۱۰	۲۰۲
۹	۲۰۳	۳۷	۹

استخارہ ۳۲:۔ عشاء کی نماز کے دو گھنٹے کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الشمس اور دوسری رکعت میں سورۃ الفتح پڑھیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد مندرجہ ذیل دینیہ سو مرتبہ پڑھیں اور اپنے دایں باز پر سورۃ والیل اور سورۃ الفتح کا نقش باندھ کر اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی رات میں ورنہ دوسری یا تیسری رات میں کامیابی مل جائے گی۔

وتلیفہ یہ ہے۔

اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِمَاكَ وَأَنْشُرْ عَلَيْنَا أَعْيُنَكَ  
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

سورۃ والیل اور سورۃ الفتح کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۴۹	۱۷۵۰	۱۷۵۳	۱۷۴۹
۱۷۵۲	۱۷۴۰	۱۷۴۵	۱۷۵۱
۱۷۴۱	۱۷۵۵	۱۷۴۸	۱۷۴۳
۱۷۴۹	۱۷۴۲	۱۷۴۲	۱۷۵۳

استخارہ ۳۳:۔ یہ استخارہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف منسوب ہے۔ اسے بھی استعمال میں لانے سے پہلے حضرت علیؓ کو ایصالِ ثواب کریں۔ سورۃ فاتحہ ۳۰۳ بار پڑھ کر ثواب پہنچادیں۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ بعد نماز عشاء ۱۱ مرتبہ یا مظہر العجایب ۱۱ مرتبہ یا کاشف الغرائب اور ۹ بار درود شریف پڑھ کر آسمان کی طرف رخ کرنا شروع کریں۔ اس کے بعد استخارہ کی نیت سے دو رکعت کی نیت باندھیں۔ پہلی رکعت میں شام کے بعد سورۃ فاتحہ شروع کریں۔ جب اِنَّا لَكَ نَعْبُدُ قَرِيبًا مَشْعُورًا پڑھیں تو اس کی تکرار کرتے رہیں۔ کہے کہ پانچ سو مرتبہ تک تکرار کریں کتنی کی ضرورت نہیں ہے۔ اندازاً تکرار کرتے رہیں اور اس وقت خاص طور پر اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ اس دوران آپ کا چہرہ یا جسم دایں یا بائیں طرف کو خود بخود ہجوم جائے گا۔ چہرہ اور جسم اس قدر تیزی کے ساتھ گھومتا ہے کہ آپ روکنا چاہیں تو اس وقت کرنا ممکن نہ ہوگا۔ اگر چہرہ یا جسم دایں جانب گھومے تو کام کرنے کی طرف اشارہ ہے اور اگر بائیں جانب گھومے تو اس کام کے نہ کرنے میں خیر ہے۔ اشارہ پانے کے بعد نماز مکمل کرے۔

استخارہ ۳۴:۔ سوتے وقت بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر دنیٰ حصے پر یہ طلسم لکھو۔ سلسلہ اور لاتعداد مرتبہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی تعظیم پڑھتے رہو اور اپنے مقصد کا خیال رکھو یہاں تک کہ نیت

آجائے۔ انشاء اللہ خواب میں صاف صاف جواب ملے گا۔

استخارہ ۳۵:۔ یہ استخارہ اکثر بزرگوں کے معولات میں رہا ہے اور ناجیز نے بھی اسے آزمایا ہے۔ میں نے بھی جب بھی اس طریقہ استخارے کو اختیار کیا ہے مجھے الحمد للہ پہلی ہی شب میں کامیابی ہوئی ہے۔ ترکیب اس کی یہ ہے کہ جمعہ کے دن صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ یہ آیت پڑھو۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ سُلْطٰنًا شَهِيدًا وَهُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا جَعَلُوْا نِمٰزَکَ بَعْدَہِیْ اَیْتِ اَیْکَ سِوَاکَ مَرْتَبَہٗ پڑھو۔ عصر کی نماز کے بعد یہی آیت ۱۰۲ مرتبہ پڑھو۔ مغرب کی نماز کے بعد ۱۰۳ مرتبہ پڑھو۔ عشاء کی نماز کے بعد چار سو مرتبہ پڑھو۔ ہر بار شروع و آخر میں ۳۰۳ مرتبہ درود شریف پڑھو۔ عشاء کے بعد جب اس آیت کو پڑھ لیں تو پھر نہ کسی سے بات چیت کریں۔ نہ کوئی کام کریں اور نہ ہی کچھ کھائیں پئیں۔ جب عشاء کے بعد اس آیت کو مذکورہ تعداد میں پڑھ لیں تو اللہ سے دعا کریں کہ مجھے فلاں کام کے سلسلے میں رہنمائی عطا کریں۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں رہنمائی حاصل ہوگی۔ بار بار کا آزمودہ ہے۔

استخارہ ۳۶:۔ یہ استخارہ بہت ہی آسان ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ عشاء کے بعد جب سوتے کا ارادہ کریں تو اول و آخر سات مرتبہ درود شریف اور درمیان میں ۲۱ مرتبہ سورۃ الفتح پڑھ لیں اور خدا سے دعا کریں کہ میں جس سلسلے میں پریشان ہوں اس بارے میں مجھے آگاہی بخشیں۔ انشاء اللہ رات کو خواب میں صورت حال منکشف ہوگی۔

استخارہ ۳۷:۔ اگر کوئی شخص کم ہو گیا ہو یا مغرور ہو اور آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا ہے تو آپ اللہ پر اور اس کی قدرت کا مل پر پورا بھروسہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اسماء کسی کاغذ پر لکھ کر انہیں موم کے ساتھ باندھ کر پانی سے بھری ہوئی بالٹی میں ڈال دیں اگر وہ شخص زندہ ہوگا تو بالٹی میں سے شبنم کی آواز آئے گی اور اگر مر گیا ہوگا تو بالٹی میں سے رونے کی آواز آئے گی۔

اسمات مبارکہ یہ ہیں۔ اور ان کو "تاج نامہ" کہا جاتا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یا حیم یا عظیم یا احد یا احد یا صلوات یا عالم یا مومن یا مہمین یا سمیع یا بصیر یا عالم واحد یا باطن یا علین یا کبیر یا متکبر یا دلیل یا قوی یا عزیز یا متعز یا منان یا ثواب یا باعث یا دار یا عید یا محمود یا معبود یا مودود یا ظاہر یا باطن یا اول یا آخر یا حاجی یا قیوم یا عید واسع یا رزق یا ذا القہۃ المتین یا سلطان برکت یا رحیم الرحمن۔

استخارہ ۳۸:۔ بعد نماز عشاء سوتے وقت دایں کروٹ لیٹ کر سورۃ والیل، سورۃ الفتح اور الفتح پڑھیں۔ اور یہ دعا بھی اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے ۷۷ مرتبہ پڑھیں۔ اللہ اجعل لی یوم امری هذا افرجا و مغیرا انک علی کل شیء قیود انشاء اللہ خواب میں مقصد کے اچھے بڑے ہونے کا حال ظاہر ہوگا۔

استخارہ ۳۹:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت استخارہ کی نیت پڑھیں اور سلام پھیرنے کے بعد ۳۳



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور ۳۳ مرتبہ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ پڑھ کر اپنے مقصد کا خیال رکھتے ہوئے سوجائے۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی حاصل ہوگی۔

استخارہ لا ۴۱: ایک طریقہ یہ بھی بزرگوں سے منقول ہے کہ بدھ، جمعرات یا جمعہ کی شب میں بعد نماز عشاء ہم اللہ الرحمن الرحیم کو سوتر، اور سورۃ الف تشریح سوتر مرتبہ مع ہم اللہ پڑھے اور پھر اپنے سینے پر دم کرے اور دعا کرے کہ اے پروردگار جو میرے حق میں بہتر ہو گا وہ مجھے خواب میں دکھا دے۔ اس کے بعد سوتر تیرہ درود شریف پڑھے۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلٰی كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔ اس کے بعد بغیر کسی کلام کے سوجائے۔ انشاء اللہ خواب میں صاف طور پر جواب ملے گا۔ مجرب اور آزمودہ ہے۔

استخارہ لا ۴۲: بعد نماز عشاء سوئے وقت دلائیں پہلو پر لیٹ کر سورۃ الدلیل اور سورۃ الف الضحیٰ ہر ایک سورۃ سات مرتبہ پڑھیں۔ پھر یہ دعائیں بار پڑھیں۔ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ هٰذَا فَوْجًا وَمَخْرَجًا نَّکَ عَلٰی شَیْءٍ یَّخْذُ بِیْ۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں حق تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی حاصل ہوگی۔ اگر پہلی شب میں رہنمائی نہ ہو تو پانچ راتوں تک لگاتار یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ پانچویں شب تک لازماً پروردگار عالم کی طرف سے اشارہ ہوگا۔

استخارہ لا ۴۳: اب ہم ایک ایسا استخارہ نقل کر رہے ہیں جو ہمارے بے شمار اکابرین کے معولات میں شامل رہا ہے۔ لیکن اس استخارے سے پوری طرح سے مستفیض ہونے کیلئے مندرجہ ذیل آیت کا خاص طریقہ سے ایک پلے تک درود رکھنا ضروری ہے۔

آیت کریمہ یہ ہے۔ لَقَدْ جَاءَکُمْ مِّنْ مَّوْءَدِّعٍ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ فَذَرْهُمْ عَلٰی مَا بَعَثْتُ مِنْ خَبْرِکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ سَؤْلَ الرَّحْمٰنِ مَا قَالَتْ تَوَلَّوْا اَقْبَلَ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْکَ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ سَابِقُ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

اس آیت کریمہ کے ۱۶۸۰ اعداد میں جن کا ہر نقش آتش چال سے حسب قاعدہ یہ بنتا ہے۔

۱۶۸۷	۱۶۸۸	۱۶۸۹	۱۶۹۰
۱۶۹۳	۱۶۹۸	۱۷۰۱	۱۷۰۴
۱۷۰۰	۱۷۰۸	۱۷۱۳	۱۷۱۹
۱۷۲۸	۱۷۳۳	۱۷۳۹	۱۷۴۵
۱۷۵۲	۱۷۵۹	۱۷۶۰	۱۷۶۱

نوحیدی جمعرات کو بعد نماز عشاء یہ نقش آتش چال سے پُر کر لیا جائے۔ جب نقش بھریں تو اس نقش پر ۷۰ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر دم کر دیں اور اس کو اپنے سینے میں رکھ کر سوجائیں۔ اگلے دن بعد نماز عشاء اس نقش کو اپنے سینے میں رکھ کر کسی تالاب، نہر یا کوئین میں ڈال دیں۔ اگر روزانہ نقش پانی میں نہیں ڈال سکتے تو تین دن یا سات دن کے انتہی گویاں بنا کر پانی میں ڈال دیں۔ لیکن ڈالیں

عصر کے بعد ہی۔ گولی پر نقش کی فجر کی نماز کے بعد ہی بنالیں۔

نوحیدی جمعرات سے شروع کر کے ہر رات بعد نماز عشاء نقش بھر کر اس پر ۷۰ مرتبہ مذکورہ آیت کریمہ پڑھ کر دم کرتے رہیں، اور اس نقش کو فجر کی نماز سے فراغت کے بعد آنے میں گولی بنا کر رکھ دیں۔ پھر خواہ روز کے روز پانی میں ڈالیں یا تین یا سات ڈالیں لیکن ہر نقش کی گولی اگلے دن فجر کے بعد ہی بنالیں اور ہر رات یہ نقش حسب قاعدہ بنا کر سینے میں رکھتے رہیں۔ چلے پورا ہو جائے پر ۴۱ دن تک ایک نقش مشتری کی ساعت میں بنا کر ہرے رنگ کے پرے میں تیار کر کے محفوظ کریں اور آیت کو ستر مرتبہ سونے سے پہلے ہر رات پڑھتے رہیں۔ اب جس دن کسی بھی سلسلے میں استخارہ کرنا مقصود ہو تو دو نقل نماز پڑھیں۔ ایک سوتر مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں اور وہ نقش جو آپ کے پاس محفوظ ہو گا اسے سینے کے نیچے رکھ کر سوجائیں اور مقصد کا خیال رکھیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں کھلے طور پر بشارت ہوگی۔

استخارہ لا ۴۴: بعد نماز عشاء دو رکعت بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت کریمہ دُرِّ بَرْکَ یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ وَیَخْتَارُ مَا كَانَ لَہُمْ الْخِیْرَ فِیْ شَیْءٍ اللّٰہُ تَعَالٰی عَمَّا یُشْرَکُّونَ اور ایک بار سورۃ کافرون بھی پڑھو۔ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت کریمہ وَمَا تَنَزَّلُ الْمَوْتِیْنَ اِذَا قُضِیَ اللّٰہُ دَرُّ سُوْرَتُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَہُمْ الْخِیْرَ فِیْ شَیْءٍ اَمْرِہُمْ وَمِنْ نَّحْمِیْ اللّٰہُ دَرُّ سُوْرَتُہٗ فَقَدْ ضَلَّ لَا مَیْنًا وَاوریک بار سورۃ اخلاص بھی پڑھو نماز سے فارغ ہو کر دایں کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا ایک مرتبہ پڑھو اور کسی سے بات چیت کے بغیر سوجاؤ۔

دعا یہ ہے۔ اللّٰهُمَّ یَا حَبِیْبُ کُلِّ حَبِیْبٍ یَا مُغِیْثُ کُلِّ مُغِیْثٍ یَا کَافٍ یَا مُکْنِیْ یَا مَنْ هُوَ جَمِیعُ الْخَلْقِ کَافٍ اِکْشِیْ لِّیْ مَا فِیْ نَفْسِیْ سَعِیْ بَحْنِ الْقَلَمِ وَالْوُجْهِ وَالْعَرَشِ وَالْکُرْسِیِّ وَفِیْ عِندِ صَلِّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمُ الْقَرَشِیِّ اللّٰہُ اَنْ کُنْتُ تَعْلُوْا اَنْ هٰذَا الْاَمْرِ خِیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ رَعَابِہِ اَمْرِیْ عَاجِلُہٗ وَآجِلُہٗ فَا مَافِیْ بَیْأَمْنًا اَوْ خُصْرَۃً اَوْ مَآءَ جَارٍ یَا اِذَا اَنْ کُنْتُ تَعْلُوْا اَنْ هٰذَا الْاَمْرِ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ فَا مَافِیْ سُوْرًا اَوْ حُخَا نَا اَنْکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَصَلِّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنِ۔ اگر خواب میں سفیدی یا سبز چیز نظر آئے یا دیر یا غیرہ نظر آئے تو سمجھو کہ کام میں بہترائی ہے اور اگر کالی چیز یا دھواں نظر آئے تو سمجھو کہ کام میں خیر نہیں ہے۔ لہذا اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

خط کشیدہ الفاظ جب زبان سے ادا ہوں تو اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔

استخارہ لا ۴۵: جمعرات کے دن روزہ رکھو عشاء کے بعد غسل کرو اور خوشبو لگاؤ پھر دو رکعت نقل پڑھو اور پندرہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو پہنچاؤ، پھر بستر پر لیٹ کر اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے گیارہ سو مرتبہ اخذ بنیٰ یحییٰ پڑھ کر سوجاؤ۔ انشاء اللہ رہنمائی حاصل ہوگی۔

استخارہ لا ۱۵۔ سوتے وقت بائیں انگوٹھ کے ناخن پر یہ طلسم لکھیں۔ سلسلہ اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے لاتعداد مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ وَعَنْدَ مَا مَفَانِجُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ۔ اور سو جائیں۔ انشاء اللہ غیبی اشارات ہوں گے۔ (یہی استخارہ گزشتہ صفحات میں دوسرے طریقہ کے ساتھ بھی درج ہوا ہے)

استخارہ لا ۱۶۔ مندرجہ ذیل اسماء بائیں ہاتھ کی پتھیلی پر لکھ کر سو جائے اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔ انشاء اللہ خواب میں کوئی شخص اگر سوال کا جواب دے جائے گا۔

اسما رہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ هَتِ يَهْتَ يَهْتَ لَهَبُ لَهَبُ

یا اللہ قوت۔ مجرب اور آزمودہ ہے۔  
استخارہ لا ۱۷۔ ۱۹ مرتبہ بسم اللہ پڑھنے کے بعد اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے اور یہ یقین کرتے ہوئے کہ حق تعالیٰ عالم الغیب ہے اور وہی تورات سے یقین کی طرف لے جانے والا ہے۔ انکھیں بند کر کے دو شہادت کی انگلیوں کو ایک دوسرے کی طرف لے جاؤ۔ اگر دونوں انگلیوں کے سرے مل گئے تو یقین کر لو کہ جس کام میں رہنمائی درکار تھی وہ بے شک کاربہر ہے اور اس کے انجام دینے میں کوئی تزلزل نہیں۔ اور اگر انگلیوں کے سرے نہ ملے تو یہ بات دل میں جما کر جس کام کے سلسلے میں رہنمائی حاصل کی تھی اس کا انجام دینا آپ کے لئے مفید نہیں ہوگا۔ اس لئے اس کام سے اجتناب کرنے میں غافیت ہے۔  
استخارہ لا ۱۸۔ ربیعہ کو در کعت نماز نفل پڑھیں۔ اس کا ثواب سرکار و عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی تمام امت کو پہنچائیں۔ اس کے بعد ۲۰ مرتبہ دعا پڑھیں۔

اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنیْ وَ اَنْتَ عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وُعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اُبُوْءُ لَكَ بِغَفْلَتِكَ عَلٰی وَاَبُوْءُ لَكَ بِدُبْحٰی ذَاغِبٰی لِیْ یَا نَسَا لَا یَغْفِرُ الذَّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَغْفِرْ لِحُكْمِیْ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر ستر مرتبہ یہ پڑھیں۔ سُبْحٰنَكَ لَا عِلٰهَ لَكَ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَلِیُّ اس کے سو مرتبہ یا عِلٰہُ عَلٰیہی۔ سو مرتبہ یا حَبِیْبُ اُخْبُوْہی۔ سو مرتبہ یا مُہِیْتُ بَیْتُہی۔ سو مرتبہ یا اَشْرَحْ صَدْرِہی۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں صحیح رہنمائی ہوگی۔

استخارہ لا ۱۹۔ عشاء کی نماز کے بعد در کعت نماز بیت استخارہ پڑھیں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور دوسو مرتبہ یہ پڑھیں۔

حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ۔  
اس کے بعد سو مرتبہ یہ پڑھیں۔ یا حَبِیْبُ یا قَوِّیْمُ وَ رَحْمَتُكَ اسْتَعِیْثُ۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اپنے مقصد کا خیال کرتے ہوئے سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں آگاہی ہوگی۔

استخارہ لا ۲۰۔ عشاء کے بعد تازہ وضو کر کے پاک صاف لباس پہن لیں اور داہنی کروٹ پر لیٹ کر قبلہ رو ہو کر سورۃ الشمس، سورۃ الليل، سورۃ التین اور سورۃ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھیں۔ پھر اپنے رب سے التجا کریں کہ وہ مطلوبہ مقصد میں رہنمائی کریں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں یا پھر سات اتوں کے اندر اندر رہنمائی حاصل ہو جائے گی۔ یہ استخارہ پیران پیر حضرت محمد علی صابر کبیریؒ کی طرف منسوب ہے اور مجرب ہے۔

استخارہ لا ۲۱۔ عشاء کے بعد صاف ستھرے لباس میں تازہ وضو کر کے رو بہ قبلہ لیٹ جائیں اور سورۃ الشمس، سورۃ الليل، سورۃ التین اور سورۃ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھ کر یہ دعا ایک بار پڑھ کر بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ تین راتوں کے اندر اندر صحیح جواب مل جائے گا، دعا یہ ہے۔

اللّٰهُمَّ اَمْرِہیْ فِیْ مَنَایِ مَا اسْتَدَلَّ بِہِ عَلٰی رِجَابِہِ عَوْنِیْ اَللّٰهُمَّ اَسْرِہیْ فِیْ مَنَایِ رِہِمَا لِہِمَا اِنِّیْ اَمَقْصَدُ کَاذِرِہِیْ وَ اَجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِہِیْ فَوْجًا وَ مَحْرَجًا وَ اَمْرِہِیْ فِیْ مَنَایِ مَا اسْتَدَلَّ بِہِ اِلَیَّ رِجَابِہِ عَوْنِیْ۔

استخارہ لا ۲۲۔ یہ استخارہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کی شب میں لگاتار تین راتوں تک کرنا چاہیے۔ طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد جب سونے کا ارادہ کریں تو بسم اللہ الرحمن الرحیم تین سو مرتبہ پڑھیں پھر سورۃ الم نشرح مع بسم اللہ ستر مرتبہ پڑھیں اور اپنے سینے پر دم کر لیں۔ اس کے بعد یہ دعا کریں کہ اے غیب کے جاننے والے فلاں کام میں میری صحیح رہنمائی فرما دوں۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَ عَلٰی کُلِّ مَعْلُوْمٍ وَ لَکَ۔ اور پھر استخارہ کی وہ دعا پڑھیں جو حدیث میں بیان ہوئی ہے۔ اور جو استخارہ میں اس ذکر کی گئی ہے۔

تین دن تین رات گزر جانے کے بعد اپنے دل کی حالت پر غور کریں۔ دل کا رجحان جس جانب بھی ہو جائے اس کو اللہ کی طرف سے رہنمائی سمجھیں۔

استخارہ لا ۲۳۔ استخارہ کرنے والا کسی کا غنڈہ بر اسم "الرحیم" لکھے اور اپنے سینے کے نیچے رکھے اور با وضو ہو کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ بِرُحْمَتِكَ هٰذَا الْاَسْمَاءُ الْمُسْتَعْتَمِدِہِیْ اِنِّیْ اَمَقْصَدُ کَاذِرِہِیْ۔ مثلاً هٰذَا سَفَرُہِیْ، هٰذَا زَکَاۃُہِیْ، هٰذَا الْخُطْبَہُ، هٰذَا الْقَدِیْمَہُ وغیرہ۔ مَا یُخَوِّنُ وَ مَا یُخَوِّلُ۔ اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائے۔ انشاء اللہ خواب میں صحیح رہنمائی ہو جائے گی۔

استخارہ لا ۲۴۔ اکابرین نے اسم الہی "الرحیم" کے ذریعہ استخارہ کا ایک طریقہ یہ بھی لکھا ہے کہ اس اسم کو لکھ کر اپنے سینے کے نیچے رکھ لیں۔ اور در کعت بیت استخارہ پڑھ کر سو مرتبہ "یا رحیم" پڑھ کر سو جائیں اور اپنے مقصد کا خیال اپنے ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں جواب ملے گا۔ لیکن اکابرین نے فرمایا ہے کہ اس طریقے میں کامیابی اس شخص کو ملتی ہے جس نے "الرحیم" کی زکوٰۃ ادا کی ہو۔





کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد لگاتار سات راتوں تک ”یا خَیْبَرُ“ گیارہ ہزار مرتبہ پڑھیں اور بغیر سے بات کہے سو جائیں۔ انشاء اللہ اس دوران یا پھر راتوں شب میں صاف طور پر رہنمائی ہو جائے گی۔  
استخارہ لا ۶۵۔ اگر کسی رشتے کے بارے میں معلوم کرنا ہو کہ کیسا ہے؟ کرنا چاہیے یا نہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ سات دن تک کسی بھی خلوت میں ۳۲۴ مرتبہ ”یا خَیْبَرُ“ پڑھنا چاہیے۔ انشاء اللہ کسی بھی شب میں رشتے کے بارے میں رہنمائی مل جائے گی۔

استخارہ لا ۶۶۔ کسی بھی نئے کام کے بارے میں اگر معلومات حاصل کرنا چاہیں کہ اس کام میں خیر ہوگی یا نہیں۔ تو ”یا مَن شَیْدُ“ ۲۱ راتوں تک ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ انشاء اللہ اس دوران خواب میں واضح طور پر یہ اشارہ ہو جائے گا کہ اس کام کو کرنا چاہیے یا نہیں۔ اگر تکیے کے نیچے یا رشتہ کا نقش لکھ کر رکھ لیں تو اور بھی مفید ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۱۲۸	۱۳۱	۱۳۳	۱۳۱
۱۳۳	۱۳۲	۱۳۴	۱۳۲
۱۲۳	۱۳۶	۱۲۹	۱۲۶
۱۳۰	۱۲۵	۱۲۳	۱۲۵

استخارہ لا ۶۷۔ ”یا عَلِیْمُ“ کا نقش مندرجہ ذیل طریقہ سے بنائیں اور اس کو تکیے کے نیچے رکھ لیں۔  
جمعہ کا دن گزرنے کے بعد جو رات آئے اس رات سے عمل کی شروعات کریں اور روزانہ ”یا عَلِیْمُ“ ۱۵۰ مرتبہ پڑھیں لگاتار ۷ راتوں تک پابندی کے ساتھ پڑھتے رہیں۔ راتوں شب جو شب جمعہ ہوگی اس رات کو بعد نماز عشاء بہ نیت استخارہ دو رکعت نفل پڑھ کر پندرہ سو مرتبہ ”یا عَلِیْمُ“ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ بار درود شریف پڑھیں، اپنے مقصد کو خیال ذہن میں رکھیں اور کسی سے بات نہ کہنے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔ نقش اس طرح بنائیں۔

ع	ل	ی	م
۱۱	۳۹	۷۱	۲۹
۳۸	۸	۳۲	۷۲
۳۱	۷۳	۳۷	۹

استخارہ لا ۶۸۔ ”یا خَبِرُ“ کے دو نقش مندرجہ ذیل طریقہ سے تیار کریں۔ ایک نقش اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور ایک نقش اپنے تکیے میں سیتیں۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۸۱۲ مرتبہ ”یا خَبِرُ“ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ بار مرتبہ درود شریف

پڑھیں اور اپنا مقصد اپنے ذہن میں رکھیں۔ اس کے بعد کسی سے بات نہ کہنے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔ نقش اس طرح بنائیں۔

خ	ب	ی	ر
۱۱	۱۹۹	۷۱	۱
۱۹۸	۸	۳	۷۰۲
۳	۷۰۳	۱۹۷	۹

استخارہ لا ۶۹۔ کسی بھی اہم معاملے کی حیثیت جاننے کے لئے لگاتار سات روز تک ”یا ظَاہِرُ“ کا نقش ذوالکتابت لکھ کر آگے میں گولی بنا کر ندی بہر یا دریا میں ڈالیں۔ اس کے بعد ایک نقش بنا کر اپنے تکیے کے نیچے رکھیں اور بعد نماز عشاء پاک صاف لباس بستر پر سو جائیں اور سونے سے پہلے ”یا ظَاہِرُ“ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ اول و آخر گیارہ بار مرتبہ درود شریف پڑھیں انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی اور غیب سے رہنمائی حاصل ہوگی۔

ظ	ا	و	ر
۶	۱۹۹	۹۰۱	۰
۱۹۸	۳	۳	۹۰۲
۲	۹۰۳	۱۹۷	۴

استخارہ لا ۷۰۔ دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ ایک رکعت میں سورۃ الدھن اور دوسری رکعت میں سورۃ النمل شرح پڑھیں۔ اس کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖٓ وَسَلَّمَ۔  
اس کے بعد ”یا ظَاہِرُ“ یا ”باطِنُ“ دو سو مرتبہ پڑھ کر اپنے دل پر دم کر لیں اور اپنے مقصد کا خیال کرتے ہوئے سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی رات ہی میں رہنمائی ملے گی۔

استخارہ لا ۷۱۔ جس رات کسی بارے میں استخارہ کرنا ہے، اس رات عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں اور نماز سے فارغ ہو کر ۳۱۳ مرتبہ ”یا عَلِیْمُ“ یا ”خَبِرُ“ پڑھ کر بغیر کسی سے بات نہ کہنے سو جائیں اور مقصد کا خیال اپنے دل میں رکھیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔  
استخارہ لا ۷۲۔ مکان کی بالائی منزل پر بیٹھ کر ایک کاغذ پر لکھیں۔ ”یا خَیْبَرُ“ یا ”میکائیلُ“ اس کے بعد عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور ستر بار مذکورہ جملہ پڑھیں۔ پھر اس کاغذ کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سو جائیں اور سونے سے پہلے اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں۔



انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔

استخارہ لا ۷۷:۔ یا عَلِيُّ عَلِيُّ مِنْ أَسْوَارِ الْغَيْبِ ۱۹ مرتبہ سوتے وقت پڑھیں اور مندرجہ ذیل نقش اپنے نچے کے نیچے لکھ کر سوجائیں عزیمت پڑھتے وقت مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ خواب نقش یہ ہے۔

۷۷

۷	۳	۱۹۰۹	۱۵	۱۱
۱۹۰۵	۱۶	۱۲	۸	۳
۱۳	۹	مقصد	۱۹۰۶	۱۷
۱	۱۹۰۷	۱۸	۱۴	۵
۱۹	۱۰	۶	۲	۱۹۰۸

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۷

۷	۳	۲۵	۱۵	۱۱
۲۱	۱۶	۱۲	۸	۳
۱۳	۹	۲۰	۲۲	۱۷
۱	۲۳	۱۸	۱۴	۵
۱۹	۱۰	۶	۲	۲۴

استخارہ لا ۷۷:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد رَبِّكَ بَخْلُقْ مَا يَشَاءُ اور سورۃ کفر ون پڑھیں۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد وَمَا كُنْتَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ۔ اور سورۃ اخلاص پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد بس پر لیٹ جائیں اور یہ دعا پڑھیں۔

اللَّهُمَّ يَا حَبِيبُ كُلِّ حَبِيبٍ يَا مُعْتَبَرُ كُلِّ مُعْتَبَرٍ يَا كَافِيَّ يَا مُكْفِيَّ يَا مَنْ هُوَ جَمِيعُ الْخَلْقِ كَافِيَّ الْكَشَفِ لِي مَا فِي نَفْسِي مَخْفِيٍّ بِحَقِّ الْقَلْعَةِ وَالْوُجُوحِ وَالْعَرْشِ وَالْكَرْسِيِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْشِيِّ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي مِنْ عَمَلِيٍّ وَعَاقِبَةُ أَمْرِي فَعَاجِلْهُ وَاجْعَلْهُ فَايِرَ لِي بِمَا شَاءَ وَأَوْخِضْهُ أَوْ مَاءً جَارِيًا إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي مِنْ عَمَلِيٍّ وَعَاقِبَةُ أَمْرِي فَتَأَخَّرْهُ أَوْ خَرِّجْهُ عَنْكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَآحِبِّهِمْ أَجْمَعِينَ۔ (یہ طریقہ معمولی کی تبدیلی کے ساتھ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے)۔

استخارہ لا ۷۷:۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھ کر مندرجہ ذیل آیت کو ایک ایک مرتبہ پڑھیں اور کسی سے بات نہ کریں سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی مل جائے گی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَرَأْسُكَ وَأَفْرَاقُكَ وَأَرْجُلُكَ وَأَبْصَارُكَ وَعَيْنُكَ وَأَذُنُكَ وَأَنْفُكَ وَأَيْدِيكَ وَأَقْدَامُكَ

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (آیت نمبر ۱۱۱ سورۃ ملک سیارہ ۲۹)

استخارہ لا ۷۷:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھ کر مندرجہ ذیل آیت ۲۵ مرتبہ پڑھیں۔ اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں اور بغیر کسی سے بات نہ کریں سوجائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں صحیح جواب ملے گا۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَكَ إِلَّا بِإِذْنِكَ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ۔

استخارہ لا ۷۷:۔ عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ دونوں رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آیت الکرسی ۲۵ مرتبہ پڑھیں۔ سورۃ قدر سات مرتبہ پڑھیں اور سورۃ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھیں اور ایک مرتبہ مؤذن پڑھیں۔ اس کے بعد ایک مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي فَتَاءُ لَكَ بِكَلَامِكَ الْقَدِيمِ فَأَيِّرْ لِي مَا هُوَ الْمُكْتَبُونَ وَالْحَبَاءُ فِي لَيْلَتِي هَذِهِ بِمَا سَأَلْتُ عَنْهُ وَمَا لَمْ أَسْأَلْ وَبَيِّنْ لِي الْخَيْرَ فَجِ مِنْ هَذِهِ الْأُمُورِ الْخَاتِئَةِ وَأَحْذَرِ لِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي مِنْ عَمَلِيٍّ وَعَاقِبَةُ أَمْرِي فَعَاجِلْهُ وَاجْعَلْهُ فَايِرَ لِي بِمَا شَاءَ وَأَوْخِضْهُ أَوْ مَاءً جَارِيًا إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي مِنْ عَمَلِيٍّ وَعَاقِبَةُ أَمْرِي فَتَأَخَّرْهُ أَوْ خَرِّجْهُ عَنْكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَآحِبِّهِمْ أَجْمَعِينَ۔ انشاء اللہ کوئی نیک عمل آیت کریمہ کا حاضر ہو کر مطلوبہ مقصد میں یا ذن اللہ رہنمائی کرے گا۔ اس عمل کو کامیابی نہ ملنے پر تین راتوں تک لگاتار کرنا چاہیے۔

استخارہ لا ۷۷:۔ اس استخارہ کو مغرب کے بعد جب تک کسی بھی وقت کریں۔ تازہ وضو کرے، سفید کاغذ پر کوئی سفید رنگ کی مٹھائی حسب استطاعت رکھ کر اس پر فاتحہ پڑھ کر دم کریں اور اس کا ثواب اکابرین کو پہنچا دیں اور مٹھائی تقسیم کریں۔ اس کے بعد ۱۷ مرتبہ یا مظهر العجائب، ۱۱ مرتبہ یا کاشف الغرائب، ۹ مرتبہ درود شریف اور ۷ بار آیت کریمہ لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ پڑھ کر آسمان کی طرف دیکھیں۔ اس کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے جب آیات تَعْبُدُوا إِلَهًا تَعْبُدُونَ تَعْبُدُونَ تَعْبُدُونَ تو اس کی تکرار کرتے رہیں، اندازاً پانچ سو مرتبہ تک تکرار کریں۔ اس دوران ہاتھ بورا جسم یا صرف چہرہ و دایں جانب یا بایں جانب خود بخود گھوم جائے گا۔ اگر دائیں جانب گھومتے تو کامیابی کی طرف اشارہ ہے اور اگر بائیں جانب گھوم جائے تو ناکامی کی طرف اشارہ ہے۔ اگر خدا نخواستہ اس عمل میں کامیابی کسی بھی طرح کی نہ ہو یعنی جسم یا چہرہ و دایں بایں جانب نہ گھومے تو پھر اس عمل کو سات یوم کے بعد کریں۔

اس عمل کو کامیابی نہ ملنے پر لگاتار نہیں کرنا چاہیے۔ درمیان میں کم سے کم سات دن کا وقفہ رہنا چاہیے۔

استخارہ لا ۷۷:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھ کر ۲۷ مرتبہ آیت کریمہ پڑھیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

الْأَنْتَ شَيْخَاتُ الْإِنِّ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (آیت نمبر ۵۷، سورہ انبیاء، سورہ ۵۷) اس کے بعد ۷۲ مرتبہ سورہ بن کی یہ آیت پڑھیں۔ قُلْ أَدْعُو إِلَىٰ أَكْثَرِ مَنَافِعٍ كَفَرُوا مِنَ الْحَيِّ فَقَالُوا لَا مَنَافِعَ لَنَا مِنْكَ بِجَهَنَّمَ إِلَىٰ الرَّشِيدِ فَاَمْتَابَ (سورہ جن آیت نمبر ۱۰۷، سورہ ۱۰۷) اس کے بعد بغیر کسی سے بات کئے بغیر پڑھیں انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ملے گی۔

استخارہ ۱۷۵:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورہ مزمل پڑھیں۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد پندرہ ہزار مرتبہ یا بَدِيعُ الْعِجَابِ بِالْحَقِّ خَلَقَ يَابَدِيعُ اس کے بعد پندرہ مرتبہ یہ پڑھیں۔ يَا اللَّهُ يَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَا مُعِينُ فَيَبِ اس کے بعد کسی سے بات بغیر سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہو جائے گی۔

استخارہ ۱۷۶:۔ بعد نماز عشاء بہ نیت استخارہ دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین سو مرتبہ سورہ نزل پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد شمال کی طرف رخ کر کے اَلْظَّاهِرِ الْبَاطِنِ الْاَقْدَامِ تَبِ اس کے بعد سوجائیں اور مقصد کا خیال ذہن میں رکھیں انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔

استخارہ ۱۷۷:۔ دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھیں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک سو ایک مرتبہ

اس کے بعد تین سو ساٹھ مرتبہ یہ پڑھیں۔ يَا تَرْشِيدُ اَمْرِ شِدْقِي يَا عَلِيُّمُ عَلَيَّيْهِ مِنَ الْحَالِ۔ اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے سینے پر پھیر لیں اور مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے کسی سے بات کئے بغیر سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔

استخارہ ۱۷۸:۔ کسی بھی مقصد کے لئے استخارہ کا یہ طریقہ بھی مجرب ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد پاک صاف حالت میں یا دھو ہو کر قبلہ رخ بیٹھ جائیں اور ایک ہزار مرتبہ کلید طیبہ کا ورد کریں۔ اس کے بعد اپنے سینے پر دم کر لیں۔ پھر اپنے مقصد کا خیال کرتے ہوئے کسی سے بات کئے بغیر سوجائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں جواب ملے گا۔ کلید طیبہ کے اول و آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔

استخارہ ۱۷۹:۔ استخارہ کا ایک طریقہ بعض صحابہؓ سے بھی منقول ہے کہ دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر سلام پھیریں پھر سجدے میں جا کر ۴۱ مرتبہ یہ کلمات پڑھیں۔

يَا اَحَدُ يَا اَحَدُ يَا هَمْدُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَسْتَغِيْثُ اللّٰهُ اس کے بعد سجدے سے سر اٹھا کر یوں دعا مانگیں۔

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے کام کی بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت سے جس قسمت کی درخواست کرتا ہوں اور تجھ سے میرے فضل کا سوال کرتا ہوں، بے شک تو عظیم ہے اور عظیم قدرت کا مالک ہے

میں غیب کی باتوں سے ناواقف ہوں اور تو بلاشبہ عالم الغیب ہے۔ اگر یہ کام جس کی حقیقت جاننے کے لئے میں تجھ سے رہنمائی چاہ رہا ہوں میرے لئے صحیح ہے تو اس کی طرف میرا دل مائل کر دے اور اگر کام میرے لئے غیر مفید ہے تو اس کی طرف سے میرا دل ہٹا دے۔ اس کے بعد بغیر بات کئے کسی سے سوجائیں۔ سو کو اٹھ کر اگر اس کام سے دل ہٹ جائے تو سمجھیں کہ اس کام میں خیر نہیں ہے اور اگر اس کام کی طرف دل مائل ہو جائے تو سمجھیں کہ اس کام میں خیر بھلائی ہے۔

استخارہ ۱۸۰:۔ بعد نماز عشاء بسم اللہ الرحمن الرحیم ۸۶ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الشمس، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الضحیٰ، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الضحیٰ، چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الضحیٰ، اور ہر سورہ کو سات مرتبہ پڑھیں۔ پھر قبلہ کی طرف اپنا رخ کر کے سوجائیں۔ انشاء اللہ خواب میں جواب مل جائے گا۔

استخارہ ۱۸۱:۔ ایک کاغذ پر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ لکھیں اور ایک ٹپٹ میں پانی بھر لیں اور اپنے مقصد کا خیال کرتے ہوئے اس کاغذ کو ٹپٹ میں ڈال دیں اور اس طرح بیٹھ جاؤ کہ اپنا رخ قبلہ کی طرف ہو۔ اب سورہ فاتحہ مع بسم اللہ کے پڑھنا شروع کریں۔ ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر اس دوران کاغذ چل کر دائیں طرف ڈک جائے تو کامیابی کی طرف اشارہ ہے۔ اگر بائیں طرف ڈک جائے تو سمجھیں اس کام میں کامیابی نہیں ملے گی اور اگر سامنے کی طرف ڈک جائے تو اس کام میں حد سے زیادہ بھلائی دیکر نہیں کرنی چاہیے اور اگر اپنی طرف آکر کاغذ رک جائے تو اس کا مطلب ہے کہ کام میں بھلائی تو ہے لیکن صبر آزمایا محالات سے گزرنا پڑے گا۔

استخارہ ۱۸۲:۔ جمعہ کے دن سے عشاء کے بعد اس نقش کو اڑھ گھنٹہ پانی میں گھول کر پیئیں۔ لگاتار ۷ راتوں تک بدھ گزرنے کے بعد جو رات آئینگی اس رات آخری نقش ہوگا۔ جمعرات کے دن روزہ رکھیں اور افطار کے بعد گیارہ سو مرتبہ کلید طیبہ کا ورد کریں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف

پڑھیں۔ اس کے بعد عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر اپنے سینے کے نیچے رکھ کر سوجائیں۔ صبح رہے کہ اسی نقش کو ۷ راتوں تک پہنتا ہے اور اسی کو سینے کے نیچے رکھنا ہے انشاء اللہ خواب میں جواب ملے گا۔ نقش ہے۔

استخارہ ۱۸۳:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھیں کہ سورہ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں سورہ مزمل تین بار پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہو کر سورہ کوثر ۱۲ مرتبہ پڑھیں۔ پھر ایک سو اٹھ مرتبہ یہ پڑھیں۔ يَا اللَّهُ يَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَا مُعِينُ فَيَبِ۔ اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سوجائیں انشاء اللہ پہلی رات میں یا دوسری رات میں یا پھر تیسری رات میں جواب مل جائے گا۔

۱۳۷	۱۴۱	۱۵۸	۱۵۲
۱۵۹	۱۵۲	۱۳۸	۱۴۰
۱۵۲	۱۵۶	۱۴۳	۱۳۹
۱۴۲	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۷



استخارہ لا ۹۹ :- دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھنے کے بعد ایک سو ایک مرتبہ یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخْرِیْكَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ اَوَّلَ وَ اٰخِرَ گیارہ روز درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی حاصل ہوگی۔

استخارہ لا ۱۰۰ :- اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں اور کاغذ کے چھ ٹکڑے ایک ساتھ کے لیں۔ ان میں تین کاغذ پر یہ عبارت لکھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طَیْبَةُ مِثْقَلِ اللّٰهِ الْعَرَبِیُّ الْحَکِیْمُ لَفْظِ ابْنِ فُلَانٍ اِنْغَلَّ بِاِیِّ تِیْنٍ کَاغْذُوں پر یہ لکھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طَیْبَةُ مِثْقَلِ اللّٰهِ الْعَرَبِیُّ الْحَکِیْمُ لَفْظِ ابْنِ فُلَانٍ اِنْغَلَّ بِاِیِّ تِیْنٍ کَاغْذُوں کو مصلے کے نیچے رکھ لیں۔ اس کے بعد رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ ہر سجدے میں سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدے میں جا کر سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بِحُتْمِکَ خِیْرَۃً فِیْ عَاقِبَۃً۔ اس کے بعد سجدے سے سر اٹھا کر تین مرتبہ یہ پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِّیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ فِیْ سِرِّ مِثْقَلِ دَعَا قَبْۃً۔ اس کے بعد کاغذ کے پُرزے اٹھائیں اور انھیں بند کر کے آپس میں گڈمڈ کر دیں اور خوب اچھی طرح پھیٹ دیں۔ اس کے بعد دیکھیں اگر تین کاغذوں پر لگاتار اِنْغَلَّ لکھا ہوا آئے تو اس کام میں "ہاں" سمجھیں ورنہ انکار سمجھیں۔ فلاں ابن فلاں کی جگہ اپنا نام اور والدہ کا نام لکھیں۔

استخارہ لا ۱۰۱ :- اِنْفِخْ اِنْفِخْ بِاَبْدِ الْعَجَائِفِ بِاَلْحُکْمِ یَا بَدِیْعُ ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر ایک ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ صَلِّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ اور تین مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھیں۔ اس کے بعد کسی سے بات کہنے بغیر سو جائیں۔ اگر ایک دن میں جواب نہ ملے تو لگاتار تین دن کریں۔ انشاء اللہ تیسرے دن جواب یقیناً ملے گا۔

استخارہ لا ۱۰۲ :- ایک ہزار مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھیں اور یہ نقش سر ہانے رکھ کر سو جائیں مقصد کا تصور رکھیں۔ انشاء اللہ خواب میں صحیح جواب مل جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۲۵	۱۸	۲۳
۲۰	۲۲	۲۴
۲۱	۲۶	۱۹

استخارہ لا ۱۰۳ :- بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۃ اخلاص سات مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہر مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۵ مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پھر اس دعا کو ۲۱۰ مرتبہ پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ بِنِعْمَتِ مُحَمَّدٍ خَالِدًا وَاَقَالَ صَلِّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْأَلُکَ اَنْ تُخَيِّرَ قَلْبِیْ بِنُورِ مَعْرِفَتِکَ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ

یا اللہ۔ یہ پڑھنے کے بعد صرف ایک بار یہ دعا کرے۔

۱۔ انشاء فلاں کام کی حقیقت مجھ پر واضح کر دے جو کچھ تو جانتا ہے بذریعہ خواب یا کسی آواز دینے والے کے ذریعہ آگاہ فرما۔ بے شک تو ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کے بعد بغیر کسی سے بات کہنے سو جائے اور اپنے مقصد کا خیال دل میں رکھے۔

استخارہ لا ۱۰۴ :- بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ سورۃ شجر سورۃ رحمن اور چاروں قل پڑھ کر سجدے میں جائے اور اپنے مقصد میں کامیابی کی دعا کرے۔ اس کے بعد کسی سے بات کہنے بغیر سو جائے۔ انشاء اللہ خواب میں واضح طور پر رہنمائی ملے گی۔

استخارہ لا ۱۰۵ :- دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ مزمل پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہر مرتبہ سورۃ کوثر اور ایک سو آٹھ مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ یا اللہ یا غَالِیْ الْعَالَمِیْنَ یا قَلْبِیْ وَمَعْنِیْ فِیْہِ اِس کے بعد اپنا چہرہ قبلہ کی طرف کر کے سو جائیں انشاء اللہ پہلی ہی رات میں رہنمائی ہوگی۔

استخارہ لا ۱۰۶ :- دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھیں۔ اس کے بعد سات مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر تین مرتبہ یہ پڑھیں۔ یا سَمِیْعُ اَنْشِدْ لِّیْ یا ہَادِیْ اُھْدِ لِّیْ یا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ پھر ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اپنے مقصد کا خیال دل میں رکھیں۔ اور بغیر کسی سے بولے سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ملے گی۔

استخارہ لا ۱۰۷ :- عشاء کی نماز کے بعد سورۃ الدلیل آٹھ مرتبہ، سورۃ الضحیٰ ۸ مرتبہ، سورۃ الم نشرح تین پڑھیں۔ اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اٰخِرِیْ هٰذَا اَفْرَجًا وَّ مَخْرَجًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ انشاء اللہ اس عمل کی پہلی رات، دوسری رات یا تیسری رات ایک شخص خواب آنے کا اور بتا کر جائے گا کہ فلاں مقصد میں کیا کرنا بہتر ہوگا۔

استخارہ لا ۱۰۸ :- عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کریں۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پانچ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھیں اور ایک ایک بار چاروں قل پڑھ کر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر کے سو جائیں۔ اور اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ خواب میں مکمل رہنمائی ہوگی۔

استخارہ لا ۱۰۹ :- مشکل امور میں یہ طریقہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے جس رات یہ استخارہ کرنا ہو، پہلے تازہ غسل کر کے پاک صاف لباس پہنیں اور چھ رکعت نفل ایک ہی سلام سے اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الشمس سات مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الدلیل، اس کے بعد قعدہ میں حسب قاعدہ التعمیات پڑھیں اور کھڑے ہو جائیں۔ پھر تیسری رکعت کو سبحانک اللہم سے شروع کریں۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الضحیٰ سات مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الم نشرح سات مرتبہ، پھر قعدہ میں حسب قاعدہ التعمیات پڑھیں اور کھڑے

ہو جائیں۔ پھر پانچویں رکعت کو سبحانک اللہم سے شروع کر کے اس رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ التین سات مرتبہ اور چھٹی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ القدر سات مرتبہ پڑھیں اس کے بعد نماز پوری کرے، آیت کریمہ سو مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ رات کو ایک مومل اگر صورت حال واضح کر دے گا۔

استخسار لا ۱۰:۔ عشاء کی نماز کے بعد اِنْفِخْ اِنْفِخْ بِاَیْدِنِی الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا دِنِی ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں اور تین مرتبہ کلید طلیبہ پڑھیں۔ اس کے بعد اپنے مقصد کا تصور کرتے ہوئے بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں یا بیداری کی حالت میں رہنمائی حاصل ہوگی۔

درود شریف یہ ہے۔ صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔ استخسار لا ۱۱:۔ بچہ شنبہ، پنجشنبہ اور جمعہ کی شب میں لگا تار تین راتوں تک بعد نماز عشاء ہم اللہ الرحمن الرحیم تین سو مرتبہ ہر بار الم نشرح پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر لیں۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھ کر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔ استخسار لا ۱۲:۔ عشاء کی نماز کے بعد درود رکعت بنیت استخارہ اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون، دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھیں۔ اس کے بعد سو مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ قَبْلِکَ الْعَظَمِ۔

استخسار لا ۱۳:۔ شب جمعہ کو درود رکعت نفل بنیت استخارہ پڑھیں۔ اس کے بعد ۲۷ مرتبہ اللہم اَنْتَ تَرٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنیْ وَاَنْتَ عَبْدُکَ۔ پھر ۷۰ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر شتر شتر یہ پڑھیں۔ سُبْحٰنَکَ لَا اَعْلٰی لَکَ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اَنْتَ الْغَلِیْبُ الْحَکِیْمُ۔ پھر یا عَلِیْمُ عَلَمِیْ سو بار۔ یا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ سَوْبَارِیَا مِیْنِ بَیِّنِیْ سَوْبَارِیَا شَرِّ صَدْرِیْ ۱۰۰ بار۔ آیت کریمہ لا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنْ الظَّالِمِیْنَ سو بار پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھ کر بغیر کسی سے بات کئے سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ملے گی۔

استخسار لا ۱۴:۔ بروز جمعرات روزہ رکھیں اور شب جمعہ کو یہ عمل کریں۔ اگر بہت ہی جلدی ہو اور جمعرات جمعہ کا انتظار کرنے میں وقت ضائع ہو جائے گا اندیشہ تو کسی بھی دن روزہ رکھو۔ رات کو یہ عمل کریں۔ بعد نماز عشاء تازہ وضو کر کے بستر پر لیٹ جائیں۔ اپنے دائیں ہاتھ کی درمیان انگلی اپنے دل پر رکھ لیں درود شریف پانچ مرتبہ اور سورۃ فاتحہ ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔ ہر بار اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ تین بار پڑھیں اسی طرح فتم سورۃ پڑھیں تین بار کہیں۔ جب ۳۳ کی تعداد پوری ہو جائے تو انگلی اٹھا کر دل پر دم کر لیں اور

یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هٰذَا الْاَمْرُ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاَنْدِیْہُ لِیْ دِیْنِیْ وَوَعَالَیَا لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاَهْرُفْ عَلَیَّ وَخَافْہُ بِنِیْ عِنْدَہُ وَاَنْدِیْہُ لِیْ اَلْخَیْرِ حِیْثُ کَانَ خَیْرًا مِّنْہِیْ بِہٖ۔ پھر آیت کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔ گیارہ مرتبہ پڑھیں، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو اس کو کاغذ پر لکھ کر تکیے کے نیچے رکھ لیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ملے گی۔ رہنمائی مل جانے پر کسی غریب کو کھانا کھلا دیں۔

استخسار لا ۱۵:۔ منگنی کرنے سے پہلے لڑکے یا لڑکی کے لئے استخارہ اگر کرنا ہو تو اس استخارہ کو فوقیت دیں۔ بعد نماز عشاء دو رکعت بنیت استخارہ پڑھ کر ایک سو مرتبہ یا خَبِیْرُ پڑھیں اور اقلہ دو مرتبہ یا حَقِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہوئے دائیں کروٹ پر سو جائیں۔ اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ اگر پہلی رات میں واضح نہ ہو تو دوسری یا تیسری رات میں انشاء اللہ جواب مل جائے گا۔

استخسار لا ۱۶:۔ کسی ہم کے بارے میں اگر معلوم کرنا ہو کہ اس میں حسد لپٹا جائے یا نہیں۔ یا استخارہ کرنا چاہیے، اور نماز عشاء تازہ وضو کر کے تیس مرتبہ سورۃ مزمل پڑھیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کر کے سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں وضاحت ہوگی۔

استخسار لا ۱۷:۔ جمعرات کے دن رکھیں۔ رات کو عشاء کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحٰنَکَ رَبِّ الْعِزِّ ذَا الْمَہِیْمِ وَتَسْلَمُ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط اس کے بعد گیارہ سو مرتبہ یا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ پڑھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں خواب میں رہنمائی ہوگی۔

استخسار لا ۱۸:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بنیت استخارہ پڑھ کر بستر پر لیٹ جائیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے ۳۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنُصْرَہُ الْوَکِیْلُ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر کسی سے بات چیت کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ملے گی۔

استخسار لا ۱۹:۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بنیت استخارہ پڑھیں۔ پھر دائیں کروٹ پر سو جائیں اور اپنے مقصد کا خیال اپنے ذہن میں رکھیں۔

مندرجہ ذیل نقش پر یا عالم الغیب سو مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اور اس نقش کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی رات میں، دوسری رات میں اور تیسری رات میں یقیناً خواب میں رہنمائی ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۴۵۹	۴۷۳	۴۷۲	۴۷۱
۴۶۰	۴۶۵	۴۶۴	۴۶۳
۴۶۱	۴۶۸	۴۶۷	۴۶۶
۴۶۲	۴۶۹	۴۶۸	۴۶۷



اس نقش کی رفتار یہ ہے۔ چونکہ نقش میں کسر ہے اس لئے نوے خانے میں ایک عدد کا اضافہ کریں۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۳	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

استخسار ۱۱۱۱۔ پیر کے دن کاروزہ رکھیں۔ رات کو با وضو سوئیں۔ منگل کے دن سورج نکلنے سے پہلے مندرجہ ذیل آیت کو ہرے رنگ کے کپڑے پر کالی رویشانی سے لکھیں۔ اس کے بعد اس کو تعویذ بنا کر کسی ڈبیا میں رکھ لیں اور خوشبو لگائیں۔ بدھ کی رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر ڈبیا کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر ۲۲ مرتبہ پڑھیں۔ یا عَالِمُ الْغُیْبَاتِ فِي الْأُمُومِ يَا مَنْ هُوَ عَلَى شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا ظَلَمْعَيْنِ عَلَى مَا يَدْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سو جائیں۔ اگر اس رات کوئی اطلاع خواب میں ملے تو پھر جمعرات کے دن روزہ رکھ کر جمعہ کے دن اس عمل کو پھر دوہرائیں۔

جو آیت ہرے کپڑے پر لکھی جائے گی وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَخْتَارُ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ كُنُوزُ السَّمٰوٰتِ وَمَا يُؤْتِيهِ مِنْ دُونِهَا وَمَا يُلَاقِيهِ ذَاتُ الْعَرْشِ مِنْ غُيُوبٍ وَمَا يَشِئُ وَيَعْلَمُ الْغُيُوبَ وَالشَّهَادَةُ الْكُبْرَىٰ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ تَعْلَمُ الْغُيُوبَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ تَعْلَمُ الْغُيُوبَ (سورہ رعدہ ۱۱، آیت ۷۷)

استخسار ۱۱۱۱۔ عشاء کی نماز کے بعد ۴ رکعات بہ نیت استخسار پڑھے اور شروع میں یہ کلمات پڑھے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرَبِّهِ نَفْسِهِ وَذَاتِ عَرْشِهِ وَبِحَمْدِ أَدْوَانِهِ، یہ کلمات حمد و ثنا کی جگہ پڑھے۔

اس کے بعد یہ کلمات پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَقْدِرُ مَا لَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ مَا لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ يَا اَنْتَ اَنْتَ فَلَاتٌ وَتَسْمِعُهَا خَيْرٌ اِلَيَّ مِنْ دُنْيَايَ وَ اَخِرَتِي فَاَنْتَ مَهْمَا جِئْتُكَ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا وَبَيْنَهَا فِي دُنْيَايَ وَ اَخِرَتِي فَاَنْتَ مَهْمَا جِئْتُكَ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا۔ اگر لڑکی کی طرف سے لڑکے کے لئے استخسار کرنا ہے تو لڑکے کا نام لیں۔ اور اگر لڑکے کی طرف سے استخسار کرنا ہو تو لڑکی کا نام لیں۔

یہ استخسار خاص طور سے مستثنیٰ طے کرنے سے پہلے کر کرنا چاہئے۔

استخسار ۱۱۱۱۔ شب پیر، شب جمعرات اور شب جمعہ کو یہ استخسار کرنا چاہئے۔ عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو سے چار رکعت نفل پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم نشرح تین مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آنکھیں بند کر کے شمال کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو جائیں اور سومرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُبَشِّرِينَ۔ جب تعداد سو بار ہو جائے تو اپنا رخ قبلہ کی طرف کریں اور دو رکعت نماز بہ نیت استخسار پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ

الم نشرح ایک بار، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص ایک بار پڑھیں۔ اس کے بعد اپنی زبان میں یہ دعا کریں۔

یا رب العالمین فلا! مقصد میں میری رہنمائی فرما۔ اس کے بعد کسی سے بات کہنے بغیر سو جائیں۔ انشاء پہلی شب میں یا دوسری شب میں ورنہ تیسری شب میں صبح بات منکشف ہو جائے گی۔

استخسار ۱۱۱۱۔ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت استخسار پڑھیں۔ اس طرح کہ ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یسین ایک مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سومرتبہ یا خیر پڑھیں۔ اس کے بعد اپنی دائیں و بائیں تھیلی پر "حکیم یا مجتہد" لکھ کر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔ استخسار ۱۱۱۱۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھ کر تین سومرتبہ سورہ الم نشرح پڑھیں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ پر "یا مسیح" اور بائیں ہاتھ پر "یا مجتہد" لکھ کر اپنے مقصد کا خیال اپنے ذہن میں رکھ کر کسی سے بات کہنے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہو جائے گی۔

استخسار ۱۱۱۱۔ استخسار کا یہ طریقہ آسان بھی ہے اور عجیب و غریب بھی۔ اور عدد سے زیادہ مؤثر بھی طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے تقریباً دو گھنٹے کے بعد ۴ رکعت نفل بہ نیت استخسار پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورہ الم نشرح پڑھیں۔ پہلی دو رکعت پڑھنے کے بعد تین سومرتبہ "یا علیہم السلام" پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ دوسری دو رکعت کے بعد یا رَشِیدُ اَمْرُیْشِدُیْ تین سومرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ تیسری دو رکعت کے بعد یا خَیْرُ اَخِیْرُیْ تین سومرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چوتھی دو رکعت کے بعد یا هَادِیْ اِهْدِیْ تین سومرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل تعویذ اپنے تئیکے کے نیچے رکھ لیں اور اپنے مقصد کا خیال رکھتے ہوئے کسی سے بات کہنے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں رہنمائی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

یا رَشِیدُ

۳۶۳	۳۷۷	۳۸۰	۳۹۹
۳۷۷	۳۸۲	۳۹۵	۳۹۸
۳۸۲	۳۹۵	۳۹۹	۴۰۱
۳۹۵	۴۰۱	۴۰۴	۴۰۸

یا هَادِیْ

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

## استخاره کا مکمل طریقہ

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ میرے شیخ حافظ بن ابی الدین الرازیؒ نے ۸۰۶ھ میں ان دونوں کی نماز استسماہ میں شرکت کی۔ مابستہ میں بیان کیے کہ حضور نبی کریم ﷺ علیہ وسلم نماز فجر کی دونوں سورتوں اور فربک کی دونوں سورتوں میں جہاں تک تلاوت فرمایا کرتے تھے یہی برائ ان میں یہ مابستہ بھی ہے کہ ان دونوں سورتوں میں حیدر و اخطاس پر زور دیا گیا ہے کہ اور استسماہ کرنے والا انھیں اسی کے اظہار پر ترکا حاجت مند ہوتا ہے۔

حافظ عقلمانی اور امام ابن عابدین شامی نے قرأت کی کامل ترین سورت یہ بیان کی ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون آئیں اور اس کے ساتھ سورہ نقص کی مندرجہ ذیل آیات ملا لیں۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ مَا يَعْلَمُونَ (٦٩, ٧٨, ٧٨)

جب کہ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص کے بعد سورہ  
احزاب کی یہ آیت پڑھ لیں۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۚ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا (٣٦، ٣٥)

دُعائے استخاره

نماز استسما رو پڑھ لینے کے بعد طاق تعداد میں یعنی تین یا پانچ بار کلمہ  
تمجید پڑھ لیا جائے اور اس کے بعد اول و آخر میں اسی طرح طاق تعداد میں

استحارہ مسنونہ دو رکعت نماز ثانیہ اور دعائے استحارہ پر مشتمل ہے۔

(۱) استخارہ عمومی کا مفصل طریقہ

نمازِ استخاره

جب استحارہ کرنے کی ضرورت پیش آئے تو دو رکعت نفل نماز استحارے کی نیت سے ادا کر لئے جائیں۔

## نیت کیسے کی جائے؟

نماز استخارہ کی نیت اپنی مادری زبان میں کی جاسکتی ہے۔ اگر عربی میں نہ نیت کر لی جائے تو زیادہ اچھا ہے۔ اور اس طرح ہے۔

نَوَيْتُ أَنْ أَصَلِّيَ رَكْعَتِي صَلَوةَ الْإِسْتِخَارَةِ ۝  
ترجمہ: میں نے نیت کی کہ ادا کروں دو رکعت نماز استخارہ۔

## نماز میں کونسی صورتیں پڑھی جائیں؟

دوئوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) (تولانا پڑھنی ہوگی) اس کے ساتھ ہر رکعت میں کوئی چھوٹی کسی سورت جبرائیل ہوا مل جائے گا۔ اس نوٹی کے فرمان کے مطابق پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) پڑھنی مستحب ہے۔

امام جعفر صادق اور اہل سنت والجماعت کے دیگر بہت سے علماء اور مشائخ نے بھی انہیں سورتوں کے پڑھنے کی تلقین کی ہے۔

عالمی تعلیم و تہذیب، ص ۱۳، ۱۴، کتاب اللہ کا مطالعہ، ایضاً، عالم الدین جلد اول، صفحہ ۲۰۶، روزنامہ جہاد اول، صفحہ ۵۰، حاشیہ المطبوعہ، ۱۳۹۱ھ، تاریخ جہاد اول، ص ۱۰۹، البقیۃ  
المطلوعہ جلد اول، ص ۹۳، شرح سفر سعادت، صفحہ ۳۴، ۳۵، تصانیف جلد ششم، ص ۲۰۶، تصانیف جلد ۱۱، صفحہ ۱۵۳، تصانیف جلد ۱۲، ۱۳، روزنامہ جہاد اول، صفحہ ۵۰،  
معارف المطبوعہ، صفحہ ۲۳۹۔



دور شریف پڑھ کر دعا پڑھی جائے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَفْرَتِكَ وَ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَانْتَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ دِیْنِیْ وَ عَالَمِیْ وَ غَیْبِیْ اَمْرِیْ فَافْضِلْهُ لِیْ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنْ هَذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ دِیْنِیْ وَ عَالَمِیْ وَ غَیْبِیْ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اَقْدِرْ لِّیْ الْخَیْرَ خَيْرٌ كَانَ لَمْ وَجِبْ بِہٖ۔

### ضروری ہدایات

دعا پڑھتے وقت جب خدا کی وہ مقامات خدا لامر پر پہنچیں تو الامور کی جگہ سے کام لے کر دیں۔ زبان سے پادل سے مثلاً استغفار کرنے کے لئے ہو تو خدا السف، کاغذ کے لئے خدا السحاب، بخیر غریخت کے لئے خدا النعم، تعمیر مکان کے لئے خدا العمارة، بیت کے لئے خدا النیعة اور ازمت کے لئے خدا الخیعة کہا جاتا ہے۔

### دعا کتنی بار مانگی جائے

دعا کے استغفار ایک بار پڑھنا کافی ہے لیکن بقول شاہ عبدالحزب محدث دہلوی تین بار پڑھنا یاد اچھا ہے۔ خاصی شگافیٰ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ وہ ہر دعائیں بار بار مانگا کرتے تھے۔

### (۲) استغفار ترویج کا طریقہ

پہلے جو طریقہ استغفار ہوا ہے وہ عام ہے اور تمام کاموں میں اس کے ذریعہ سے استغفار کیا جاسکتا ہے تاہم ضروری کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی بیاہ اور منگنی نکاح کے لئے ایک خاص استغفار کے کا طریقہ بھی بتایا ہے کہ جو حضرت ابوابہ انصاری کی روایت کے ساتھ حدیث شریف کی کتابوں میں درج ہے اور وہ یہ ہے کہ پیغام نکاح کو پوشیدہ رکھ کر تازہ وضو کیا جائے اور وہ طریقہ کے ساتھ کیا جائے یعنی وضو، مگر اللہ پر چڑھ کر کیا جائے، وضو والے اعضاء اور ہاتھ کے ساتھ وضو سے جائیں، وضو جو دعائیں یاد ہوں وہ پڑھ لیں اور آداب وضو کو پورا پورا ادا کر لیا جائے۔ پھر استغفار کے نیت سے جس قدر تفل آسانی سے پڑھے جائیں پھر لے

جائیں، آخر میں درود پاک پڑھا جائے، نوافل کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جائے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجا جائے۔ اس کے بعد یہ دعا ایک بار تین بار پڑھ لی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنْتَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَاِنْ اَنْ اَفِیْ (یہاں اس کی عورت کا نام لیں) خَيْرًا لِّیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایْ وَ اٰخِرَتِیْ فَاقْبِرْهَا لِیْ وَ اِنْ كَانَ غَیْرُهَا خَيْرًا لِّیْ مِیْنَا لِّیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایْ وَ اٰخِرَتِیْ فَاقْبِرْهَا لِیْ۔

### ضروری ہدایات

اگر استغفار سے میں اجازت آجائے تو عقد کے جلد حصول کی خاطر نماز حاجت ادا کر لی تو بہتر ہوگا اگر عورت استغفار کر رہی ہو تو اسے دعائیں جہاں جہاں خدا (خیر مروت) آئی ہے وہاں وہ (خیر مذکر) پڑھ لے مثلاً قافیہ وغیرہ۔

### استغفار کتنی بار کرنا چاہئے

اگر ایک ہی بار استغفار کرنے سے کام کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں دل کا جھکاؤ کی طرف ہو جائے، دل کی ایک بات پر مطمئن ہو جائے یا خواب میں کوئی رہنمائی ہو جائے تو پھر دوسری بار استغفار کرنے کی چنداں ضرورت نہیں لیکن پہلی بار اگر استغفار سے کچھ واضح نہ ہو تو بقول شاہ اہل اللہ دہلوی تین یا سات روز تک استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

علامہ ابن عابدین شافعی کا فتویٰ یہ ہے کہ استغفار سات بار تک کرنا چاہئے تاکہ ضرورت حال پوری طرح واضح ہو سکے اور اس بات کا حکم شارع علی الصلوٰۃ والسلام نے دیا ہے جیسا کہ حافظ ابن اسحاق کی بیان کردہ حدیث رسول بردایت حضرت انس سے ظاہر ہے۔

استغفار مسنونہ عمومی ہو یا استغفار خصوصی ہر اسے ترویج اور بار استغفار کرنے کی ضرورت دونوں میں پھیل آتی ہے۔ استغفار ترویج میں ایک سے زیادہ دفعہ استغفار کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ انسان پر شادی کے معاملے میں جذبات کا غلبہ ہوتا ہے اور ایک بار کے استغفار سے صبح صورت حال واضح نہیں ہو پاتی۔

### (۳) فوری اور ہنگامی استغفار کے کا طریقہ

اگر کسی عذر مثلاً عورت حیض و نفاس کی وجہ سے نماز استغفار نہ پڑھ سکتی ہو یا کسی شخص کو کچھ ضرورت کے تحت فوری طور پر استغفار کرنے کی حاجت پیش آجائے اور وہ نماز استغفار پڑھنے کی فرصت نہ پاتا ہو تو صرف دعا لے کر پڑھ کر کبھی استغفار کیا جاسکتا ہے۔ دعا پڑھ لینے کے بعد کام کرنے یا نہ کرنے میں سے جو کام بھی جی میں آئے کر لے اللہ تعالیٰ اسی میں خیر و برکت ڈال دے گا۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی فرماتے ہیں کہ فرصت نہ ہو تو استغفار سے میں عمل دعا پر اتنا کافی جاسکتی ہے۔

علامہ السنائی کا قول ہے بحصول اصل السنة بموجود الدعاء یعنی استغفار کی مسنون بیت کی اصل شخص دعا مانگا لینے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

فتاویٰ احناف میں سے امام شافعی اور علامہ حمادی کہتے ہیں کہ اگر کسی وجہ سے انسان نماز استغفار نہ پڑھ سکا ہو تو صرف دعا پڑھ کر استغفار کر لے اور اگر شرف نہ کر لے۔

### استغفار کی دعائیں

مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی ایک دعا اول و آخر درود شریف کے ساتھ طاق تعداد میں مانگی جائے

- اَللّٰهُمَّ جَنِّیْ وَ اَخْرِجْنِیْ۔
- اَللّٰهُمَّ جَنِّیْ وَ اَخْرِجْنِیْ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ اِلٰی اَخِیْرَیْ۔
- اَللّٰهُمَّ جَنِّیْ وَ اَخْرِجْنِیْ وَ اجْعَلْ لِّیْ الْخَیْرَ فِیْہِ۔
- استغفار بختم شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ انصاری بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا تَقْرُبُنَّیْ اَحْداً اَسَدِیْ یَسْرِ لِّیْ اِلَیْکَ طَرِیْقَۃً یَسِدْ لِّکَ اَنْسَابَ الْہِندِی تَرْجَمَہُ اِسْمَہُ بِنْدُوسِ لَے بَہْرُ شَہِ کو پھنسنے والے اتو کسی کو نظر انداز کر کے نہ رکھ چھوڑ تو میرے لئے اپنی طرف کا راستہ چن لے، تیرے ہی ہاتھوں میں ہدایت کے اسباب ہیں۔

### ضروری ہدایت

کام کر مت و دت لا خول و لا خوف الا باللہ العظیم کا ورد کرتے رہیں اور اس کا مفہوم ذہن نشین رکھیں۔ بقول امام راغب حول کا لفظ بالیہ بدنی اور دوزخ میں تینوں قسم کی طاقت پر بولا جاتا ہے۔ لایا اپنی ہر طرح کی طاقت سے اظہار بیزاری کیا جاتا ہے۔

ابوالحسن اور ثعلب کے بیان کے مطابق حول کے معنی حرکت کے ہیں یعنی ہم اللہ کی مدد کے بغیر کوئی حس و حرکت ہی نہیں کر سکتے اور نہ ہمیں کسی کام کی قدرت حاصل ہو سکتی ہے۔ حول سے مراد انھیں نے شر سے بچاؤ کی طاقت اور قوت سے مراد راجحہ کی استطاعت بھی جی ہے۔



### قرآن مجید کا ایک لفظ پڑھنے میں ایک نیکی کا اجر دس گنا ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے قرآن شریف کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے، اور ایک نیکی کا اجر دس گنا ہے، میں نہیں کہتا کہ اَلَمْ اَکِ حَرْفٌ ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف، اور ہم ایک حرف ہے۔ (ترمذی)

### سوتے وقت قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھنے کی فضیلت

حضرت شہاد بن ابی اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان سوتے وقت قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھے تو حق تعالیٰ شانہ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں، جس کی وجہ سے کوئی آیت والی چیز بیدار ہونے تک اس کو نہیں پہنچتی۔ (ترمذی و نسائی)



## استخارہ کی ضرورت و اہمیت

۔ اس زندگی میں ترک تعلق کا ذکر کیا  
جب تن میں جاں ہے ہم تن احتیاج ہوں

انسانی زندگی میں استحصال اور ضرورت اور اہمیت چند اشیاء پر مبنی نہیں ہے۔ یعنی: بنی ضرورت اور روحانی حکمت سے کچھ حصہ ہے۔ البتہ یہ امر روز و رات کی طرح ظاہر ہے کہ ہماری کمالی کا تمام تر استحصال ان اشیاء پر ہے۔ مرد و من، اسباب و وسائل سے قائم ضرورت اشیاء ہے۔ کیونکہ یہ بھی اپنی جگہ پر مطلب شریعت میں لکھ کر دو اہمیتیں حقیقہ و مژرات قطعیہ نہیں سمجھنا۔ شرع و عقائد میں سے ایک کا شایعہ ہے کہ ضرورت الاسباب حیثیۃ والاعتماد علیہا شریعت یعنی اسباب کا چھوڑ دینا انسانی اور ان پر اعتماد کر لینا شرک ہے۔

اعتماد کے لائق صحیح معنوں میں اسباب نہیں ہیں بلکہ ذاتِ حق تعالیٰ ہے کہ جو مسبب الاسباب ہے۔ نفع و ضرر، فسخ و تکلیف اور کامیابی اور ناکامی سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے۔

لَا تَعْبُدُوا عَلَى اللَّهِ  
وَهَذِهِ الْأَنْبَاءُ حَقَائِقُهَا  
ترجمہ: تو اللہ کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کر کہو کہ ہم کرام الہی کے ہاتھ میں  
ہے اور یہ اسباب تو میں حجاب ہیں۔ پس تو سوائے خدا کے کسی کی معیت  
میں نہ رہو۔

بلاشبہ زور و فلاح اور یمن وسعدت کے لئے ہمارے پاس خدا کی طرف سے ایک نعمت عظمیٰ استقامت کی صورت میں موجود ہے۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بڑے احترام کے ساتھ ہر امام کام سے پہلے استقامت کرنے کی بڑے دلنشین انداز میں تلقین فرمائی ہے۔ مالک

حقیقی کی منشا اور مرضی یہی ہے کہ ہم اسی سے ہر کام میں خیر و خوبی اور اسی کی پسند و انتخاب کو طلب کریں تاکہ صحیح معنوں میں کامیابی سے ہمکنار ہوں۔

لَوْلَمْ تُرْدِ نَيْلَ مَازِ جُودٍ وَنَطْلَبُهُ  
مِنْ قَيْضِ جُودِكَ مَا عَلِمْنَا

ترجمہ: جو کچھ ہم امید رکھتے ہیں اور تیرے فیض و کرم سے طلب کرتے ہیں اسے اگر تو ہمیں نہ دینا چاہتا تو ہمیں اس کا مانگنا بھی نہ سکھاتا۔

ہماری بہت سی ناکامیوں کا سبب یہ ہے کہ ہم اپنی ناقص عقل کو کبھی کچھ سمجھ لیتے ہیں محض مادی ذرائع پر بھروسہ کرتے ہوئے کامیابی کی توقع رکھتے ہیں اور اس لحاظ سے رہنمائی کے طالب نہیں ہوتے جس کے دست قدرت میں سارے جہان کی تقدیر ہے۔

(۱) انسان، مشیت الہی کے سامنے بے بس ہے

کمرش وکیل دھار اور زندگی کے خقیب فرزند گواہی دیتے ہیں کہ انسان بلا شیشیت الہی کے سامنے بے بس ہے۔ انسان اپنا بہت کچھ ہے اور حصول مقصد کے لئے کڑا بھی بہت کچھ ہے لیکن ہوتا ہے جو خدا چاہے کیونکہ اسی کے ہاتھ میں ہمارے سارے معاملات کی باگ ڈور ہے۔ جب تک اس کی شیشیت نہ ہو ہم نہ کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں اور نہ ناکامی سے بچ سکتے ہیں۔

ع ہوتا ہے بس وہی جو پروردگار چاہے (اکبر الہ آبادی)

(۲) کامیابی کا دار و مدار محض اسباب و

انسان اپنی دنیاوی زندگی میں اپنی عقل و دماغ سے پورا پورا کام لے کر اپنی کامیابی کے لئے کوشش کرتا ہے اور اپنے علم اور تجربے کے مطابق اسباب کو کام میں لاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بد احوالات اپنے منہ کو کھانے میں ناکام رہتے ہیں اور عقل جیلہ گر کی ساری پکار مریضی رو جاتی ہے۔

صاف ظاہر ہے کہ کوئی بلند پایہ باہمی ضرور ہے جو خالقِ ارض و آسمان اور ہر ایک ذات سے ہے۔ ہر اس ذات حق کے جو کدے کا ایک شاہد اور اس کے عرفان کا ایک ذریعہ ہے۔ کسی بزرگ کا شاہد ہونا تو ہے۔ غرض کہ ربی یفصح الغلیم ہے یعنی میں نے اپنے رب کو اور اس کو اور عزائم کے پورا نہ ہو سکنے کے بعد سے پہچانا ہے۔

تدبیر سدا راست جو آتی نہیں اکبر  
انسان کی طاقت کے سوا بھی ہے کوئی چیز

(۳) کارسازِ حقیقی، خدا ہے

منہوں وہی ہے کہ جسے یہ یقین ہو کہ اس کا راز حیات میں  
 کارساز حقیقی خداوند تعالیٰ ہے۔ کام کا بنیاد نہ اس کی مشیت کے تابع  
 ہے۔ اسلئے یہ مومن مرد اور عورت اپنے کسی عزم و ارادے کا اعلان کرتے  
 وقت انشاء اللہ (اللہ کا ارشاد ہے) ضرور پتہ ہے اور وہی اس مرد اور عورت میں ہوتا  
 اپنے پائے والے ہے اس کام میں خیر و خوبی اور قبول و تکمیل کیلئے اس قدر  
 ضرور کرتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کا کاسار ہے۔ وہی ہم کو قبول  
 اور عدم اختیار ہے۔ ہمیں لازمی طور پر اس کی اور صرف اس کی توفیق اور تائید  
 درکار ہے۔

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔)

(۴) استخارہ رفع تردد کا ذریعہ ہے

ہماری زندگی میں یقیناً بعض موقع ایسے بھی آتے ہیں کہ کرب ہم  
کی انام کے بارے میں اپنے آپ کو تذبذب اور تردد کی حالت میں  
جھٹلاتے ہیں اور یقین کے ساتھ یہ فیصلے نہ کر پاتے کہ کیا کیا جائے۔ ان  
مطلوبہ برہم کی دانامہن کا مشورہ بالضروری سمجھنے میں اور اس کے ناشی  
حالات سے مناسبت اور قرن میں عمل بھی ہے۔ یہی مشورہ اور اس حقیقت کا اظہار  
اس شعر میں کیا گیا ہے۔

اذا اعوز الراى المشورة فاستشر  
برای نصیحت او مشورۃ حلازم  
ترجمہ: جب تمہیں خود رائے قائم کرنا مشکل ہو جائے تو کسی صاحب  
مخفی کی رائے لے لو یا کسی صاحب رائے شخص سے مشورہ کرلو۔ اگر  
ایسے موقعوں پر ہم ایسا معلوم، فقہا و قدر کے مالک محل شان کے سپرد کر دیا  
کریں اور اس مالک ذات سے مشورے، بھلائی اور پسند کے طالب ہو تو  
یہ امر یقیناً آپ کو شائبہء کامیابی پر لانے کے مترادف ہوگا۔ اس  
دانشمند و سطرین کا یہی قول کوستارہ کا جاتا ہے۔ بعض بزرگوں نے تو استخارہ  
اور استشارہ کو ایک ہی معنی میں لیا ہے۔ سید امام جعفر صاۓ؎ مسلمانوں  
کو مشورہ دیا ہے کہ جب آپ کام کرنے کے خواہدار ہو تو اس میں کسی شخص  
سے مشورہ نہ کرے جب تک کہ پہلے خدا سے مشورہ نہ کرلو۔ پوچھا گیا کہ خدا  
سے مشورہ کیا ہے تو فرمایا کہ اولاً خداوند تعالیٰ سے استخارہ کرو۔ انسان  
جب پہلے خدا سے استخارہ کر دے تو یہ مشورہ کر لیتا ہے تو پھر لوگوں سے  
جب مشورہ کرے گا تو حق تعالیٰ ان لوگوں کی زبان پر اپنی پسند کا اجزا  
کر دیتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرمایا کرتے تھے کہ شخص کسی عداوت میں  
الٹا جو ہر معاملے میں خائن ہے، استوار ہو کر رہتا ہے اور حقوق سے مشورہ  
لے لیتا ہے اور پھر اپنے موقف پر جم جاتا ہے۔  
بلایہ استوار و واحد وسیلہ ہے کہ جو بندوں کے جائز اقدامات میں صحیح  
رہی، درہنما کی نگہبیری کر سکتا ہے اور کامیابی کا سرکاری کی یقینی ضمانت  
ہیں سکتا ہے۔ حدیث میں اس ضمانت کا ان الفاظ میں اعلان ہے۔  
مَالِدٌ مِنْ مَنِ اسْتَفْخَرَ وَلَا عَاقِبَ مِنْ اسْتَفْخَرَ وَلَا غَالٍ مِنْ

۳۔ من لا يحضره الفقيه قلمی ص ۱۵۲۔ ج ۱ الوابل الصیب ص ۱۵۷۔

---





لے یا مردہ نہ نکال دیا جاتا ہے کہ یہ کام ہمارے لئے برا ہے۔ خیر ہے اور اسے خدا کی مرضی اور پسند کے مطابق سزا جہاں دے رہے ہیں۔ اس لئے وہ بڑے جوش و خروش اور کیف و سرور کے ساتھ گرم عمل کرتے ہیں اور پھر اس کا نتیجہ بھی نکلے اسے خیر سمجھ کر راضی برضا رہتے ہیں۔ یہ اعجاز ہے خدا پرستی کا اور یہ فیضان ہے عملِ استعارہ کا۔

اور خدا فراموش ہادی معاشرہ میں تو جب کوششوں کا نتیجہ تو نہ نکلے تو لوگ خوشی پر آتے رہتے ہیں اور اگر ایسا بھی کریں تو بھی ناکامی ان کی زندگی میں نہیں نکلتی۔

باجائے استعارہ خیر و برکت اور نیک و سعادت کا خزانہ ہے۔ اس میں ثواب عبادت و خلاصہ میں مہمانانِ اور درگاہی وغیرہ سب کچھ موجود ہے۔

مندرجہ ذیل نمونوں کے تحت استعارے کے چند فوائد و حکم پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

### (۱) استعارہ رجوع الی اللہ کا عملی مظاہرہ ہے

ہندے کا اپنی مشکلات اور مہمات میں اپنے آقا و ولی کی طرف مشکل کشائی کی خاطر رجوع کرنا بندگی کے آداب اور تقاضوں میں سے ہے۔ جب انسان خداوند تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اس کی رست از خود اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اور اس کی مشکل حل اور مصیبت دور ہو جاتی ہے۔

رجوع الی اللہ کا یہی صاحب مشورہ ایک شاعر نے ان الفاظ میں دیا ہے۔

و فریادہ ہی فیہم مہمات مجتہدا  
فانہا فلسفی النفس فی ذلک الفتر

ترجمہ: اور تو اپنے تمام مہمات میں اسی کی طرف دوڑ کر جا کیونکہ بے شک اسی ہی کی طرف دوڑ کر جانے میں تو کامیابی پائے گا۔

### (۲) استعارہ اپنی قوت سے اظہار بیزارگی ہے

ہم شکی کا جو کام بھی کرتے ہیں اس کا سوچنا اور اسے عملی جامہ پہننا سب کچھ خدا کی توفیق کا مرہون بنتا ہے لہذا اپنی امت اور طاقت پر اتراہ خفا کا منہ نہ چراتا ہے۔ استعارہ میں دراصل اپنے عملی توفیق اور طاقت سے اظہار بیزارگی اور خدا کے علم اس کی قوت و طاقت اور قدرت کا اعتراف و اقرار زبانی اور عملی دونوں طریق پر ہوتا ہے۔ استعارہ کی دعا کے

پاؤں میں جلے و استقدر لکھاؤں قاتلک تقدیر ولا اقدر و تعلم ولا اعلم فاقدر لی وغیرہ اس حقیقت کے ترجمان ہیں۔ حضرت ابو سعید خدریؓ روایت میں دو دعائے استعارہ کے آخر میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا واضح جملہ موجود ہے۔

### (۳) استعارہ استعانت باللہ کا وسیلہ ہے

اپنے ہر کام میں خدا سے مدد کی درخواست کرنا ضروری ہے اور اہم کام استعانت باللہ بھی یقیناً اہم طریقے سے ہوگی جس کا نشان خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا طریقہ استعارہ ہے۔ اس میں نماز بھی ہے اور دعا بھی اور یہ دونوں بلاشبہ خدا کی مدد طلب کرنے کے مؤثر ذریعہ اور وسیلے ہیں۔ استعارے میں خدا سے اس کے علم کی قدرت اور فضل و کرم کا واسطہ دے کر مدد طلب کی جاتی ہے جیسا کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغِیْرُکَ بِعِیْلِکَ و اَسْتَغِیْرُکَ بِقُدْرَتِکَ و اَسْتَغِیْرُکَ بِفَضْلِکَ الْعَظِیْمِ سے ظاہر ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ اے اللہ بے شک میں تجھ سے تیری علم کا واسطہ دے کر تیری پسند کو طلب کرتا ہوں۔ تیری ہی قدرت سے کام کی آسانی چاہتا ہوں اور یہ میرا حق تو نہیں بس تیرے عظیم فضل و کرم سے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

بے میرے دل کو خدا ہی رحمتوں کی طلب کر وسیع بھی ہیں اور بے حساب بھی ہیں (آئبر)

### (۴) استعارہ تقویٰ و توکل کا عملی ثبوت ہے

اپنے تمام معاملات کو خدا کے سپرد کر دینے اور اپنے اختیار کا انکار کر کے خدا کے اختیار و انتخاب کو پسند کرنے کا نام تقویٰ ہے چونکہ انسان کی لگاؤ ناراضا و عقاب امور پر نہیں چا سکتی اس لئے ہماری بہتری یقیناً اللہ میں ہے کہ ہم اپنے معاملات اپنے پالنے والے کے سپرد کر دیا کریں کیونکہ وہی ہماری صلاح و فلاح کو بہتر جانتا ہے۔ استعارے میں جب اپنے امور کو خدا کے سپرد کر کے اسی ذات پر مجروسہ کیا جاتا ہے۔ اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اسی اسباب کو کام میں لا کر نتائج کو خدا پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جو شخص تقویٰ و توکل کی پے پسند راہ اختیار کرتا ہے وہ اپنے آپ کو کامیابی کی شاہ راہ پر ڈال دیتا ہے۔

وَمَنْ یَسْلِمْ لِسُجْمِ وَجْہِہِ اِلٰی اللّٰہِ وَہُوَ مُخِیْعٌ فَقَدْ اسْتَغْنٰ

بِالْعَزْمِ وَالْوُضْعِ ط وَالِی اللّٰہِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْر (القرآن حکیم ۲۸:۳۱) ایضاً دعویٰ کہتے ہیں۔

(۱) وَمَنْ یَسْلِمْ لِسُجْمِ وَجْہِہِ اِلٰی اللّٰہِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْر

(۲) قُلُوْضِ الْاَمْرِ اِلٰی اللّٰہِ تَجِزْ مَتَابِعِہِ

ترجمہ: (۱) اور جب گردشِ روزگار تجھ پر آن پڑے اور تیرے مارتے حالات اس میں بدل کر رہ جائیں۔

ترجمہ: (۲) تو بڑا اپنا معاملہ خدا کے سپرد کر دے اور تو وہ پالے گا جو چاہتا ہے۔ اللہ کی آخری کتاب نے ہمیں یہی نوید جاننا سنا دیا ہے۔

وَمَنْ یَتَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰہِ فَحَسْبُہٗ (القرآن ۶۵:۳۰) ترجمہ: جو شخص خدا پر مجروسہ کرتا ہے تو اللہ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔

چوں موج بے خطر بحر می رسد بہ کنار  
بدست ہر کہ عنان توکلے دارد

### (۵) استعارہ تسلیم و رضا کا سبق دیتا ہے

درگاہِ رشیدہ درگاہِ انگندہ دوست  
می رود ہر جا کہ خاطر خواہ دوست

استعارہ کرنے کے بعد اکثر اوقات تو وہ کام ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کام میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے مواقع پر خدا کی تشدد و پرتو پر غور نہیں ہوتا چاہے کیونکہ ظاہرہ ناکامی میں بھی یقیناً ہماری کوئی زندگی بہتری ضرور ہوگی۔ ہمیں ہر حال میں تسلیم و رضا کا شیوہ اختیار کرنا چاہئے کیونکہ خوشی ہو یا غم، رنج ہو یا راحت، کامیابی ہو یا ناکامی اللہ کے بندے ہر حال میں راضی برضا رہتے ہیں۔ تسلیم و رضا کے خوراک روح سے سکون و مسرت کی ایسی راہی ہے جس میں انکار و آلام کا سارا غبار حل جاتا ہے۔ جانے والے جانتے ہیں اور لذت سے آشنا سمجھتے ہیں کہ تسلیم و رضا کا عرازی کچھ اور ہے۔

میری مرضی ہوئی جب سے تیری مرضی میں گم  
بندگی میں ملے ہم کو خدا کی مڑے (جبر)

امام تیمیہؒ ۲۸: ۵۷۷، ۱۳۷۷ء کہتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ جب وہ ہو چکا ہے تو اس میں رضا کا رملہ بعد اس آتا ہے جب کہ تقویٰ و توکل، کام کے انجام پذیر ہونے سے پہلے ہوتا ہے۔ پس جو شخص کام کے ہونے

سے پہلے خدا پر مجروسہ کرتا ہے اور کام ہو چکنے کے بعد اس کے نتائج (خواہ حسب توقع ہوں یا خلاف توقع) پر راضی رہتا ہے، وہ صحیح معنوں میں عبودیت کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔

حافظ ابن قیمؒ ۵۱: ۱۳۵۰، اس قول کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دعائے استعارہ کے سلسلے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول "اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغِیْرُکَ بِعِیْلِکَ و اَسْتَغِیْرُکَ بِقُدْرَتِکَ و اَسْتَغِیْرُکَ مِنْ فَضْلِکَ" کے معنی یہی ہیں کہ یہ تقویٰ و توکل ہے۔ پھر آنحضرتؐ ختمیہ کی دعائے استعارہ کے جملے "فَاَنْتَ لَعَلَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ و تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ" خدا کے حضور اپنے علم اور طاقت سے اظہار بیزارگی کا اعلان ہیں اور خدا کی ان صفات کے ساتھ تو عمل ہے کہ جو توکل حاصل کرنے والوں کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

اس کے بعد دعائے استعارہ میں اپنے پالنے والے سے یہ سوال ہے کہ اس کے لئے وہ کام پورا کر دے۔ اگر اس میں جلد یا بدیر یعنی دنیا و آخرت میں مصیبت ہو، ورنہ اس کام کو کرنے سے روک دے کہ جس میں دنیا و آخرت کے لحاظ سے اس کے لئے نقصان ہو۔ دعا کے آخر میں اَلْقُدْرُ الْاِیْ الْغَیْبِ حَسْبُکَ کا ذکر ہے جس میں اس حاجت کے بارے میں جس کا سوال کیا گیا ہے رضا کی طلب اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی التجا ہے۔

مختصر یہ کہ دعائے استعارہ انہی معارف الہیہ اور حقائق ایمانیہ پر مشتمل ہے جن میں سے کام کی تکمیل سے پہلے توکل و تقویٰ اور بعد میں تسلیم و رضا شامل ذکر ہیں۔ اور یہ تسلیم و رضا دراصل توکل ہی کا ثمرہ ہے۔

### (۶) استعارہ نماز اور دعا کا قرآن السعیدین ہے

استعارے میں نماز اور دعا کا اکٹھا ہونا گویا اَللّٰہُ نَسْتَعِیْذُ وَاَسْأَلُکَ تَسْتَغِیْثَ (اے خدا، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں) کی عملی تفسیر ہے۔

امام ابن ابی حاتمہؒ کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی دعائیں منقول ہیں لیکن ان میں سے کسی دعائیں نماز کی شرط نہیں ہے جب کہ دعائے استعارہ میں نماز نافلہ کی شرط موجود ہے۔ یقیناً شارع علیہ السلامؐ کا کوئی صلہ نکتہ سے خالی نہیں ہو گا ورنہ ایسا اس میں بھی کوئی زندگی نکتہ اور مصیبت ضرور ہے اور وہ غالباً یہ ہے کہ۔

عبداللہ الرسادؒ جلد ۲، صفحہ ۲۲۹، ۲۲۸ بحوالہ تاریخ السالکین۔



إِنَّهُ لَمَسَا نَحْنُ هَٰذَا الدُّعَاءَ مِنْ أَكْبَرِ الْأَشْيَاءِ إِذَا أُلْغِيَ عَلَيْهِ  
السلام أو ادبته الجمع بين صلاح الدين والدنيا والأخرة فطالب  
حلها الحاجة يحتاج إلى قبح باب الملك بأدب وحال يناسب  
ما يطلب ولا شيء أرفع مثا يقرع به باب المولى من الصلوة  
لِمَا فِيهَا مِنْ الجمع بين العظمى للبحر والثناء عليه والا  
فقدار إليه حالاً ومثالاً وذكره عز وجل وتلاوة كتابه الذي به  
مفتاح الخير من الشفاء والهدى والرحمة وغير ذلك.

یعنی چونکہ یہ دعا باری پر بھی ابتدا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس  
میں دیا اور آخرت کی بھلائیوں کو آشکار کیا ہے۔ پس جو شخص اس حاجت کا  
خواہاں ہو وہ ضرور بادشاہ حقیقی کے در کو کھٹانے سے بھگتا ہے یہ ایسے ارب  
اور حال کے ساتھ کہ جو اس چیز سے مناسبت رکھ کر ہو کہ جو باقی جا رہی ہے  
اس سلسلے میں نماز سے بڑھ کر کوئی چیز اعلیٰ وارفع نہیں ہے کہ جس کے  
ذریعے اپنے آستانہ کو ملا کر در پر دستک دی جائے کیونکہ اس نماز میں خدا کی  
تعظیم اس کی حمد و ثناء، قائل اور حال دونوں سے اس کے حضور اپنے فقر  
واضیاح کا اظہار، اسی کا ذکر اور اس کی کتاب کی تلاوت وغیرہ ساری  
خوبیاں جمع ہیں۔ کتاب اللہ جو نماز میں پڑھی جاتی ہے بذات خود خیریت،  
ہدایت اور شفاء ہر سب بھلائیوں کا گنجینہ اور خیرینہ ہے۔

وہ مزید فرماتے ہیں کہ اس میں حکمت یہ ہے کہ چیزیں کسی نہ کسی  
ایسے ذریعے سے طلب کی جاتی ہیں کہ جو اس کے حسب حال ہو سکتے ہیں  
کہ جو حال میں کو پکڑنے کے لئے ہوتا ہے وہ اس سے مناسبت رکھتا ہے اور  
اس سے بڑیاؤں کو پکڑا جاسکتا ہے۔

ان السور بالاستخارة حصول الجمع بين خيرى الدنيا  
والآخرة فيحتاج إلى قبح باب الملك ولا شيء ولذلك اتبع  
ولا اتبع من الصلوة.

ترجمہ: استخارہ سے مراد دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو کھینچنے طلب کرنا  
ہے اس لئے استخارہ کرنے والا بادشاہ حقیقی کے در پر دستک دینے کا  
ضرورت مند ہے اور اس مقصد کیلئے نماز سے بڑھ کر کوئی چیز فائدہ بخش اور  
کامیابی سے ہمکنار کرنے والی نہیں ہے۔

## استخارہ، ملکوتی صفات پیدا کرتا ہے

استخارہ میں تفویض توکل اور خدا کی پسند پر راضی رہنے کا جو جذبہ

کا فرما ہے وہ انسان میں بکثرت کفر کے ملکوتی صفات پیدا کر دیتا ہے۔  
استخارہ سے انسان کا تعلق اور مشابہت ان فرشتوں سے ہو جاتی ہے کہ  
اس زمین پر رہ کر خدا کے حکم سے امور کو سر انجام دیتے ہیں اور ملا و عمل  
کہلاتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی انسان کی ملا و عمل سے نسبت کی علامت  
یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ فرشتے خواب یا بیداری میں انسان کے پاس آتے  
ہیں اور زمین کا مومن کو سر انجام دینے کیلئے یہ فرشتے مامور ہیں وہ ان کی انعام  
دہی کے لئے ایسے لوگوں کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں اور کچھ اعلیٰ قدر  
انہیں دیکھتے اور پہچانتے بھی ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ہی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا  
ہو کہ اسے وہی کچھ حاصل ہو جائے کہ جو ملا رسائل کے فرشتوں کو میرے لیے  
اس کا راستہ سوائے اس کے کوئی دوسرا نہیں کہ وہ طہارت اور پاکیزگی کو لازم  
پکڑے نہ اندم باطنی مسجدوں میں جایا کرتے ہیں جہاں اولیائے کرام نے  
نمازیں ادا کی ہوں۔ کثرت نفل نماز میں پڑھے، تلاوت قرآن پاک کرتے  
اور اللہ تعالیٰ کے اسامے خوشی کا دور کرے۔ یہ سب کچھ اس مقصد کا سہارا  
ہے جب کہ دوسرا ارکان اہم امور میں کثرت سے استخارہ کرتا ہے۔ اور وہ  
یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو کام کے کرنے اور چھوڑنے کے معاملے میں  
کیساں رکھے پھر خدا تعالیٰ سے سوال کرے کہ وہ اس کیلئے وہ امور اس  
کے کرے کہ جس میں اس کیلئے مصلحت ہو، پاک و پاکیزہ ہو کہ جمعیت خاطر  
کے ساتھ بیٹھ جائے اور کسی ایک طرف اپنے شرع صدر ہونے کا انتظار  
کرے۔

## (۸) استخارہ، قرب الہی کا سامن ہے

محبت الہی اہل ایمان کا منجانب سے مقصود ہے اور اس کے حصول اور  
ازداد کا طریقہ قبول ہے کہ جو حسب خدا محض مصلحتی مصلحتی علیہ وسلم نے بتایا  
ہے جس کی اصل یہ ہے کہ ہر کام کو خوشنودی خدا کے لئے اور اسی کی رضائے  
مطابق سر انجام دیا جائے۔ ہر حال میں اور ہمیشہ خدا کی رضائیں مطلوب  
اور ہمارا مقصود ہو۔

فراق و وصل چہ خواہی رضاء دوست طلب  
کہ حیف باشد از دیگر ایزد ترناے  
استخارہ بلاشبہ محبوب حقیقی کی رضا کو معلوم کرنے، اس کی رضا کے

مطابق کام کرنے اور اس معاملے میں اس کے فیصلے پر راضی رہنے کا نام  
ہے۔ استخارہ بکثرت کرتے رہنے سے عشق الہی میں ترقی ہوتی ہے، خدا کا  
قرب نصیب ہوتا ہے اور وہ بندہ روحانی مقام حاصل کر لیتا ہے کہ جس کی  
نفاذی حدیث تقرب بالوائف میں کی گئی ہے۔  
حُشِّنْ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَيُبْصِرْهُ الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ وَيُدْهِ  
الْبَصِيْرَ يُبْصِرْ بِهَا وَزَجَلَهُ الْفِيْ بَعْثِيْ بِهَا۔

استخارہ میں دعا سے پہلے نماز استخارہ کے نوافل ادا کرنے میں بھی  
تمام ہی مصلحت ہے کیونکہ تو اہل حق الہی کا تقبی و وسیلہ ہیں اور قبول  
مرکز رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مومن کا اپنے رب کے حضور ایک تجدد  
ہیں دوست کو تجدد اور نفاذ و احسا بسوا (تجدد اور اور عبت بوحاذا) کی نص  
مرتب کے مطابق انرا واجب کا ایک ذریعہ ہے۔

## (۹) استخارہ، صحیح اور صالح طریق کار ہے

اخلاق حسنہ کو جاننے کیلئے بھی علم کی ضرورت ہے۔ انبیاء کرام اور  
اولیاء عظام کو وہی الہام کے ذریعے یہ علم ہو جاتا ہے کہ اچھے اخلاق  
اور بھتر اخلاق کون سے ہیں۔ لیکن بہتر اعمال اور اخلاق میں سے موقع و محل  
کے اعتبار سے کہ کسی چیز کو کس وقت اختیار کرنا اس شخص کے حق میں مناسب  
ہے اس کا خدا سے معلوم کرنا ایک مومن کی اخلاقی ذمہ داری ہوگی۔ پس  
اچھے کاموں کا معلوم کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونے کا طریق کار دریافت کرنا  
اصطلاح میں نسبت صالح (صالح طریق کار) کہلاتا ہے۔ اس نسبت  
صالح اور استخارہ سے کام چلنی دامن کا ساتھ ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے جس کا  
خلاصہ یہ ہے کہ انسان کے اخلاق میں سے ایک بنیادی خلق۔ نسبت صالح  
ہے جو راسخ الہی نظام صالح کے لئے ہدایت پانے کا نام ہے کہ جس  
کے ذریعہ خدا اپنے بندے سے راضی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی  
بندے کی بہتری کا چاہتا ہے تو اسے اپنی بارگاہ و رحمت سے ایسے اعمال و اخلاق  
کی سمجھ دیتا ہے اور اس نظام صالح کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ قرآن  
پاک میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ وَأَرْحَمْنَا إِلَيْهِمْ لِنُعْلَمَ  
الْفُتُوْرَاتِ (آلہ ۷۷)

یہ صورت ایجاد کی ہے اور اس ایجاد کے تابع ان اعمال و اخلاق  
اور اس نظام کے علم کی ایجاد ہوتی ہے۔ اس کے تقاضوں میں سے خدا کی  
طرف محبت خاطر کے ساتھ توجہ ہونا ماسی پر مجبور کرنا اور دنیا و آخرت کی

بھلائی کی دعا کو گزار کر باگنا اور اس بات کی معرفت رکھنا کہ ہمارے اور  
دوسروں کے اخلاق و اعمال اور دنیا کے کدور و غیرہ ہمارے ہاتھ میں نہیں  
بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ويعرف ما يهدي اليه هذه الخلة من الاستخارة في حق  
ما يود عليه۔

ترجمہ: وہ یہ بھی پہچان لے کہ یہ خلعت جو کچھ استخارے میں سے  
اس کی رہنمائی کرتی ہے ہر اس معاملے میں کہ جو اس پر وارد ہو۔

## (۱۰) استخارہ، جمعیت خاطر کا موثر ذریعہ ہے

نفسانی اعتبار سے دیکھا جائے تو بھی استخارہ کی افادیت واضح  
ہوتی ہے کیونکہ کسی کام کے لئے توجہ کو ایک نقطہ پر مرکوز کرنا کام کے درست  
آغاز اور اس کی تکمیل کے لئے ضروری امر ہے۔ جسمانی اور روحانی قوتوں  
سے بھر پور فائدہ اٹھانے کی خاطر اگر توجہ کے ساتھ جمعیت خاطر کی  
ضرورت ہوتی ہے اور استخارہ بلاشبہ و شہرہ انگیز توجہ اور جمعیت خاطر موثر  
ذریعہ ہے۔ استخارہ کر لینے کے بعد انسان نہ صرف اس کام میں جمع اور  
صائب رائے قائم کرنے کے قابل ہوتا ہے بلکہ اس سلسلے میں سعی و عمل  
کے وقت اور کام کے انجام کے بارے میں کسی پریشان خاطر کی کا شکار  
بھی نہیں ہوتا کیونکہ وہ پورے یقین و اذعان کے ساتھ یہ جانتا ہے کہ اب  
جو کچھ بھی ہوگا وہ اس کے حق میں خیر ہی ہوگا۔ تَلْكَ غُشْرَةٌ مُّكَاْمِلَةٌ۔

## شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حکمت استخارہ

برصغیر پاک و ہند کے عالمائے حق میں سے اللہ تعالیٰ نے شاہ ولی اللہ  
محدث دہلوی کو یہ افتادہ خیر ظاہر فرمایا کہ وہ احکام شریعت کی مصلحتوں  
اور حکمتوں کو خوب جانتے تھے اور انہوں نے اپنی تصانیف میں اس پہلو  
کو نمایاں کرنے کی سعی متکثور فرمائی ہے۔ علی ازیں انہیں کے حوالوں سے  
استخارہ کی حکمت اور افادیت واضح کی گئی ہے۔ اب استخارہ کے حقائق  
و معارف پر ان کے سیرا کا فائدہ اعلیٰ لیاحت ہو فرماتے ہیں۔

لَبَّائِ الْإِنْسَانَ إِذَا اسْمَطَرَ الْعِلْمُ مِنْ رَبِّهِ وَطَلَبَ مِنْهُ كَشْفَ  
مِرْصَاتِهِ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ الْأَمْرِ لَيْقَ لِقَاءِ بِالْوُقُوفِ عَلَى بَابِهِ مِنْ بَرَاخِ  
مِنْ ذَلِكَ لِيُضَاهِيَ مِرَ الْهَيْتِ وَيُضَاهِيَ عِظَمَ فَوْقِهِ هَذَا الْإِنْسَانِ  
عَنْ مِرَادِ لِنَفْسِهِ وَتَقَادُ بِمِيسَةٍ لِمَلَكِهِ وَيَسْلَمُ وَجْهَهُ لِلَّهِ لِإِذَا

یہ نوں الرحمن حق: ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱

استخارہ، کب  
اور کس لئے کرنا چاہئے

(۲) ہجرت و ترک وطن

دین کی خاطر ہجرت کی کسی اور مصیبت کی غرض سے ترک وطن کا جو پہلے ہی استخارہ کر لیا جائے۔ مولانا رحیم علی باہوریؒ ۱۹۲۱ء تا ۱۹۲۳ء میں حج کا ارادہ کیا تو ساتھ ہی مع اہل و عیال اور خدیجہ کی ہجرت کر جانے کے لئے استخارہ کیا۔ بارگاہِ تعالیٰ میں بطور ہجرت کے استخارہ کیا اے اللہ تعالیٰ! اگر اس بندے کا ہجرت کر جانا نیکو فائدہ پہنچے تو پہلے فضلِ عظیم سے اعازت فرما اور اگر صورت حال برکت ہو چکے ہیں تو روک دے۔ جس روز پاسپورٹ آیا، تیار ہو گئے۔ لیکن شہادتِ کربلا کا فیصلہ کچھ اور تھا۔ ہجرت کا عزم خدو کو منظور نہ ہوا۔ عین اسی روز المیہ سخت بیمار ہو گئیں اور سفر کے قابل نہ رہیں لہذا حضرت تاجِ لائبریری نے کربارِ ادھر کر دیا۔ خود بخود حج روانہ ہو گئے تھے۔

اعظم ہاشمی کرستانی نے اپنے وطن روہت کرستان پر اشترک اور تسلط اور  
ہجرت کی رواستانِ اہم بیان کرتے ہوئے استعارہ کے ذریعے اپنی  
ایک کاخ کو ان الفاظ میں کیا ہے، چونکہ اپنے وطن بلوف کو خیر باد کہتے  
تھے کہ اس بل کو بہت ہی عزیز کرتے تھے اس لئے دو دیوار ہونا پڑا ہے۔  
وہ دل کے قرار و سکون کی خاطر میں نے دینی عبادت کی طرف  
عیا کیا۔ مسئلہ یاد آ رہا کہ استعارہ مجھے یہ تھیرا انسان کے لئے عبادت نامہ  
چنانچہ بخارا کی مشہور یزدین مسجد محاک میں جا کر چھپ رہا اور  
جتنی رات گزرنے پر دو رکعت نماز استعارہ داد کی اور اپنی زبان پر  
جی (الہدنی) یائین (بین) اور (لوی) ناخیزہ اخیرین کے گود جاری رکھا  
کے اعتبار کو سمجھا۔ اور میں طہیزان سے پر اسور باد تھا۔ رہا رہا

(۱) عزیمت سفر

اگر کسی دور دراز اور اعلیٰ سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ ہو تو استسما کرنا مستحب ہے۔ شیخ شہاب الدین سیہرودیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی بزرگ کو (بذریعہ کشف و الہام) سفر کی خبر ملے اور بھلائی معلوم بھی ہو تو اسے استسما کرنے میں کوتاہی نہیں کرنا چاہئے۔

امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ اپنے ایک مکتوب میں حضرت محمد صالح کو لایا لکھتے ہیں کہ فقیر مغرب حضرت دہلویؒ کے سفر کا ارادہ رکھتا ہے۔ اکثر استخارے اور توہمات اس سفر کا باعث ہیں۔

سفر کے دوران میں کھانے پینے کی چیزوں میں کسی وجہ سے شک گزرنے تو استعمال سے پہلے استسارہ کر لینا عین دانشمندی ہے۔ بعض اوقات دشمن ایام جنگ میں اشیائے خورد و نوش میں زہر ملا دیا کرتا ہے۔ اسی طرح برائے اور اندامہ سے مراد وہ ایک حقیقت و انجیل نہیں ہو سکتی۔

حضرت خواجہ غلام الدین اویانی نے ایک بار اپنی مجلس میں اپنے  
 عنایت مندوں کو استخارے کی تلقین فرمائی تو ساتھ ہی کسی بزرگ کا والدہ  
 بیان کیا کہ اس بزرگ نے اثنائے سفر میں خادم سے پانی مانگا۔ پانی لایا گیا  
 تو انہوں نے استخارہ کیا۔ استخارے میں پینے کی اجازت نہ ملے گی۔ پھر انہوں  
 نے اسے پینے سے انکار کر دیا۔ خادم نے عرض کی کہ یہاں تو پانی بڑی  
 دشواری سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ پانی بھی میں بڑی مشکل سے لایا تھا۔  
 انہوں نے باز دیکر استخارہ کیا۔ مگر اس بار بھی اجازت نہ ملے۔ چار دو چار کیا  
 مگر لایا گیا۔ خادم یہ دیکھ کر راز نہ کرے گا کہ اس میں ایک منیڈیا تھا۔

لَقُرْآن

۞ اس (قیامت کے) دن ان (کافروں) کے چہرے  
 گل میں بیخیرے جائیں گے۔ وہ کہیں گے کہ ہائے افسوس ہم اللہ  
 رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتے، اور کہیں گے کہ اے پروردگار  
 مے نے اپنے بڑوں کی فرمانبرداری کی تھی۔ انہوں نے ہم کو گمراہ کر دیا  
 ہے۔ ہمارے پروردگار ان کو گناہ عذاب دے اور ان پر لعنت فرما۔  
 (سورۃ احزاب)

۞ اے ایمان والو! اپنی جانوں کی ذمہ داری تم پر ہی ہے۔  
 اگر تم ہدایت پاؤ تو کسی کا گمراہ ہونا تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔  
 (سورہ مائدہ)

انسان سے بڑا عالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھ دے یا اس کی آیات کو کھینچے۔ ان لوگوں کو نصیبوں کا کھاتا تو مٹا رہے گا۔ یہاں تک کہ ہمارے پیغمبر ہوئے ان کو نفرت کرنے کے لئے آئیں گے اور ہمارے پیغمبر ہوئے (فرشتے) ان کو کہیں گے کہ وہ کہاں ہیں جن کو اللہ کے علاوہ پکارا کرتے تھے۔

(سورۃ اعراف)

✽ جس نے بھی یاد رکھیں سے شب گوری کی اس پر شیطاں  
 مسلط کر دیا جاتا ہے جو کہ اس کا ہم نشین بن جاتا ہے۔ پھر وہ اس کو  
 سیسہ کی راد سے روکتے ہیں اور وہ سمجھتا رہتا ہے کہ وہ ہدایت پا رہا ہے  
 یہاں تک کہ وہ ہمارے پاس آ جاتا ہے تو کہتا ہے: ”ہائے افسوس“  
 میرے اور تیرے درمیان شتر قین چھتی دوری ہوئی تو بدتر ہیں ہم نشین  
 ہے۔ (سورہ زخرف)

آپ ﷺ کا ارشاد ہے "تم لوگ جنت میں نہیں جا سکتے، جب تک مومن نہیں بنے اور تم مومن نہیں بن سکتے، جب تک باہم محبت نہ کرو، کیا میں تمہیں دو تیر نہ بتاؤں جس کو اگر کرو آؤ آج میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو، تم آج میں سلام کو کچھ یاد لو۔"

(مسلم)

فَعَلَّ ذَلِكَ صَارَ بِمَنْزِلَةِ الْمَلَائِكَةِ فِي انْتِظَارِهِمْ لِإِلْهَامِ اللَّهِ فَإِذَا  
يَلْحَقُوا سَعُوا فِي الْأَمْرِ بِدَاعِيَةِ الْهَيْتَةِ لِادَاعِيَةِ تَفَانِيَتِهِ عِنْدِي أَنَّ  
أَكْثَرَ اسْتِخَارَتِي فِي الْأُمُورِ تَرْيَاقُ مَجْرَبٍ لِنَحْصِلُ شِبْهَ  
الْمَلَائِكَةِ ۞

ترجمہ: جب تک انسان جب اپنے والدے کو سلام کا نیتان طلب کرتا ہے، خدا سے اس خاص معاملے میں اس کا رضا کا انکشاف چاہتا ہے اور اپنے والد کو اس کے دروازے پر پتھر سے پڑنے پر آمادہ کر لیتا ہے تو زیادہ دیر نہیں ہوتی کہ اس سر (اٹلی) کا نیتان (خدا بخیر) کا نیتان حاصل ہو جاتا ہے۔ مزید برآں استناد کے لئے بڑے فائدوں میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کی مراد سے بے نیاز ہو جاتا ہے (اور خدا کی مراد کو طلب کرتا ہے) اپنی ہیبت، رنج و حسرت، کو کونکلی صفت کا مصلح قرار دیا رہا نہ جاتا ہے اور خدا کے سامنے تسلیم خرم نہ جاتا ہے۔ جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ فرشتوں جیسا ہو جاتا ہے کہ جو ابھام الہی کے تقاضا میں رہتے ہیں۔ جب انہیں خدا سے کسی بات کا الہام ہو جاتا ہے تو وہ اس کام میں خواہشات نفسانی کی بجائے محض خدا کی تحریک پر مرموز عمل ہو جاتے ہیں۔ میرے نزدیک اسے معاملات میں استدارے کی کثرت کرنا، لامک سے مشابہ بننے کی خلی حاصل کرنے کے ساتھ ترقی کرنا ہے۔

## آیات قرآنی کے فوائد

سورۃ انعام: ہرغم اور ہرغرض کے لئے اس سورۃ کو پڑھ کر دعائیں کریں تو پوری ہوں گی۔

سورۃ الم نشرح: سینے پر دم کرنے سے تنگی دور ہوتی ہے اور قلب کو سکون ملتا ہے۔

سورۃ الملک: اس کے پڑھنے سے قبر کا عذاب ختم ہو جاتا ہے۔

سورۂ اخلاص: اس کے پڑھنے سے تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

سورہ فتح: رمضان شریف کے رویت ہلال کے وقت  
تین بار پڑھنے سے تمام سال روزی فراخ رہتی ہے۔

❖❖❖❖❖❖❖



شہر والوں پر قیامت ٹوٹ رہی تھی۔ ہوا یہ کہ اس رات کینڈسٹوں نے علماء دین کو جین جن کر کے بچ کر باہر نکل کر دیا۔ استسارہ کے بعد واقعہ اعداز میں مجھے خواب میں دکھائی دیا کہ میں نے کالوں سے تڑنے کا ٹکٹ لیا اور ٹرین ٹرمن کی طرف روانہ ہوئی۔ راستے میں ایک چھوٹا سا اسٹیشن آیا جہاں گاڑی رکتی۔ یہاں چارٹر لگ کے فاصلے پر دریائے نیل کے کنارے امام جعفرؑ کے نام کا ایک مزار دکھائی دیا۔ کچھ گھنٹے یہاں اترے۔ میں تعذیب میں رہا کہ ان لوگوں یا سائبروں۔ پھر بچے اتر کر ایک شخص سے پوچھا تو وہ کہنے لگا کہ تمہارا اسٹیشن ابھی بہت دور ہے تم کہیں رات کو وہاں پہنچو گے۔ اسے میں ٹرین چل رہی اور وہ شخص فوراً سوار ہو گیا۔ میں وہیں اسٹیشن پر دو گیا۔ اب حیران و پریشان ہوں کہ کیا کہوں اسے مگر اردو جوان مجھ سے عمر میں پانچ سال چال بوسے پاس سے گزرے وہ میرے ہم وطن جعفر نوازی دکھائی دیتے تھے۔ میں ان کے پیچھے بولیا اور مزار امام جعفرؑ کے مزار سے فتنی مسجد میں دو بجے نماز ظہر ہوئی۔ بعد نماز میں نے حلقے میں سورۃ خلی انسفی کی قرات کی۔ چشم الامین گزرا اور فضا دورے۔ یہاں تک استسارہ کی ایک فتح تھی۔ اب آپ کا مکمل فی حق لہذا خواب کو بطور نشاندہی اپنے لاپتہ نوٹ کے اس پر نوٹ کر لیا۔ اس کے بعد پھر استسارہ کے سوا ہر اب کیا دیکھتا ہوں کہ افغانستان کی طرف آگیا ہوں اور بارہ افغان باشندوں نے مجھے چکر لکھا ہے پھر ان میں میرے بارے میں اختلاف رائے پیدا ہو جاتا ہے تاہم وہ سب کے سب مجھ سے جیش انتہائی شفقت آتے ہیں، کھانا کھاتے ہیں اور ٹہلی دیتے ہیں۔ اس کے بعد پھر آنکھ کھل گئی ہے۔

### (۳) شادی بیاہ

مکمل نکاح ہو یا شادی بیاہ تاریخ مقرر کرنے اور رشتہ منتخب کرنے سے پہلے استسارہ ضرور کر لینا چاہئے۔ کیونکہ جذبات سے مغلوب ہو کر اور ظاہر براری سے متاثر ہو کر بعض اوقات انسان خوش فہم فیصلے نہیں کر پاتا اور بعد میں اپنے آپ کو پچھتاوے سے شادی میں استسارہ سے اس کی اہمیت کے پیش نظر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص استسارہ زوجہ کا طریقہ بتا دیا ہے۔ سلف صالحین کا معمول رہا ہے کہ خود بھی نکاح سے پہلے استسارہ ضرور کر کرتے تھے اور اس بات کی تلقین دوسروں کو بھی کیا کرتے تھے۔ شیخ الشیوخؒ سے روایت کرتے ہیں، اس سالک نکاح کرنے سے پہلے بار

### (۴) انتخاب نام

نومولود بچے یا بچی کے نام کے انتخاب کے موقع پر استسارہ کر لینا بہتر ہوگا۔ بعض مسلمان گھرانوں میں توسن اتفاق سے اس کا رواج بھی ہے، جو نام پسند ہو اور خوشی کا طے ہو اس نام کو ذہن میں رکھ کر استسارہ کرنا چاہئے۔ اگر دل کو اطمینان ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ کسی اور نام کے لئے استسارہ کیا جائے۔ اسی طرح برکت اور سعادت کی غرض سے دکھانوں، فرمون اور کینوس وغیرہ کے نام بھی استسارہ کی مدد سے منتخب کئے جاسکتے ہیں بشرطیکہ کاروبار یا تجارت ہو۔

### (۵) آغاز کاروبار

اگر کسی کا کاروبار شروع کرنے کا ارادہ ہو تو کوئی پیشہ اختیار کرنا ہو تو انتخاب اور آیت آغاز کی خاطر استسارہ سے رہنمائی حاصل کر لینا سودمند ثابت ہوتا ہے۔

مولانا حسین احمد مدنی نے مولانا عزیز الرحمن عظیم آبادی کو ایک خط میں یہی مشورہ دیا تھا کہ اگر ملازمت چھوڑ کر گھر جانا اور کاشتکاری کرنا سات مرتبہ استسارہ کرنے کے بعد مرغوب طبع ہو تو اختیار کر لیجئے۔

### (۶) معاہدہ اور سودا کرنا

اگر کسی تجارتی کاروباری ادارے کو کوئی سودا کرنا ہو تو اسے استسارہ کر لینا چاہئے۔ اسی طرح اسلامی حکومت کو کسی سے کوئی اہم معاہدہ کرنا مطلوب ہو تو اس میں استسارہ کر لینا دین اور دنیا کے اعتبار سے فلاح اور صلاح کا ناسم ہوگا۔

”هكذا منزل الطريفة القشندية وهذا مؤذرا وانا القويّة“ حضرت عباسؑ فرماتے ہیں کہ مجھے اس خواب سے تسلی ہو گئی کہ یہی فیض اور فخر کی جگہ ہے۔ چنانچہ جتنے بھی لوگ مدینہ پاک میں حاضر ہوتے بیشتر مشائخ حضرت عباسؑ سے ضرور مشیتیں ہوتے تھے اور آپ کے گرد و پیش علماء و علما اور ائمہ کا مجمع رہتا تھا۔

### (۹) فوجی بہمت

دشمن کے خلاف فوجی کارروائی ہو یا اہم جنگی نوعیت کا کوئی فیصلہ کرنا ہو تو مسلمان حکمرانوں میں سے بعض کا معمول رہا ہے کہ وہ پہلے استسارہ کیا کرتے تھے۔

برصغیر پاک و ہند کے ایک پابند صوم و صلہ عادل اور مدبر سلطان بہلول لودھی عہد ۸۵۵ھ (۱۳۵۱ء، ۱۳۵۲ء، ۱۳۸۸ء) کا معمول یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جنگ کے وقت جب دشمن پر لگہ پڑتی تو فوراً کھڑے سے اتر آتا، استسارہ کرتا، اقرار بخیر کرتا اور اسلام اور اہل اسلام کی حمایت کی دعاؤں تک پڑھتا۔

سلطان صلاح الدین ایوبیؒ اور سلطان محمود غزنویؒ کے بارے میں بھی یہی کچھ مشہور ہے۔

### (۱۰) علاج و معالجہ

دیوبند اور جدیدہ امراض میں بعض اوقات بعض مریض ضرور ہوتا ہے کہ وہ کون سے طریق علاج سے استسارہ کرے گی معالج ذہن میں آتے ہیں لیکن وہ طے نہیں کر پاتا کہ کس سے علاج کرائے۔ ایسے موقع پر استسارہ کر لینا مفید ہوگا۔ ۱۲۱۲ھ میں ایک پبلک کا واقعہ ہے، راقم اس وقت خیابان میں بیچ رہا تھا کہ ایک طالب علم نے جو ماشاء اللہ خود گھجرا، اپنی ایک بیاری کا تذکرہ کیا اور مشورہ طلب کیا۔ میں نے انہیں استسارہ کرنے کے لئے کہہ دیا اور طریقہ استسارہ بھی سمجھا دیا۔ انہوں نے استسارہ کیا تو خواب میں ایک سفید ریش میاں قد و قامت کے بزرگ دکھائی دیے۔ انہوں نے خواب میں مجھ سے بیان کیا تو میرا ذہن فوراً ایک بزرگ مولانا تاجدار اہم (میاں چٹوڑ) کی طرف منتقل ہو گیا لہذا انہیں ان کی طرف رجوع کرنے کا مشورہ دیا۔ وہ بیان پہنچے تو واقعی وہی بزرگ تھے جن کی شکل خواب میں دکھائی گئی تھی۔ چند روز کے روحانی علاج کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں

ابوالفتح اصبہانیؒ ۳۵۶ھ (۹۶۶ء) نے سودے کے بارے میں ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ رضائی بن حارث بڑھی سے حجر بن عبد عمرو نے احوال راہت خریدے۔ رضائی نے اس سلسلے میں خدا سے استسارہ کرنے کے بعد سودا لیا۔ رہیہ بن مرقوم شاعر نے بھی حجر کے ساتھ سودا کیا۔ احوال پر رہیہ نے احوال دیتے وقت استسارہ نہیں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حجر نے رضائی کا قرض تو ادا کر دیا لیکن رہیہ کو کٹکا سا جواب دیدیا۔ بعد ازاں وصولی ہوئی بھی وہی وعدہ ادا نہ کیا۔

### (۷) پیش کش ملازمت

اگر کہیں سے دو ملازمتوں کی پیشکش ہو اور انسان یہ طے نہ کر پائے کہ کون سی ملازمت اس کے حق میں بہتر ثابت ہوگی تو اس موقع پر ترجیح کی خاطر استسارہ کر لینا چاہئے۔ موجودہ دور میں جب کہ ملازمت کا حصول جوئے شیر لانے کے مترادف ہو گیا ہے اور میر و نگاری زوروں پر ہے تو حصول ملازمت کے لئے پہلے استسارہ کر کے اپنے لئے نوعیت ملازمت کا تعین کر لینا چاہئے۔ پھر ایک ملازمت کیلئے کوشاں ہونا چاہئے۔ اس سلسلے میں ملازمت پڑھ لیکن سفید ثابت ہوئی ہے۔

### (۸) تعمیر مکان

اگر مکان بنوانا مطلوب ہو تو حصول برکت کی غرض سے استسارہ کر لینا چاہئے۔ جس گھر میں برکت و سعادت بودہ گھر ہمیشہ آباد اور اس میں رہنے والے ہر دم شاد رہتے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے استسارہ کے جو مواقع حوائی ہیں ان میں ایک تعمیر مکان بھی ہے۔ رہائش کے لئے مکان خریدنا ہو یا کرائے پر لینا ہو بھی استسارہ کر لینا مناسب ہوگا۔

مولانا عبدالغفور عباسی نقشبندی مدنیؒ ۱۳۹۹ھ (۱۹۶۹ء) نے مدینہ طیبہ میں قیام کی خاطر مکان لینا چاہا تو رات کو استسارہ کیا۔ خواب میں حضور ملازم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ وہ اس مکان میں ٹھہرے فرما رہے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانے لگے تو مولانا عباسیؒ ساتھ ساتھ دروازے تک گئے۔ دروازے پر پہنچ کر حضور خفی مرتبت نے اپنی آنکھت شہادت کے ساتھ دروازے پر یہ الفاظ فرمائے۔

مکمل الاغنی جلد ۹ ص ۹۰۲، ماہنامہ البلاغ کراچی، ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ، ملائین دہلی کے مذہبی رجحانات صفحہ ۳۳۲، بحوالہ اوقات مشتاقی۔

۱۲ ماہنامہ البلاغ کراچی جلد چار، شمارہ ۹۰۵، صفحہ ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳

شفا کے کامدہش کی۔

## (۱۱) طلاق اور فتح عہد

اگر تعلقات اور حالات اس قدر ناخوشگوار ضرورت اختیار کر جائیں کہ طلاق کے بغیر کوئی چارہ کار نہ رہے تو طلاق دینے سے پہلے سات بار استخارہ ضرور کرنا چاہئے۔ کیونکہ طلاق دنیا گویا گناہ تو ہے مگر خدا کے ہاں پسندیدہ امر نہیں ہے۔

مولانا عبدالماجد مریادیؒ نے اپنے مریض زادوں حضرت مدنیؒ کو اپنے گھر کے حالات لکھ کر طلاق دینے کے بارے میں استخارہ کیا تو انہوں نے جواباً تحریر فرمایا کہ موجودہ صورت میں بظاہر فراق ہی بہتر معلوم ہوتا ہے خصوصاً جب کہ والدہ ماجدہ کا حکم بھی بار بار نائد ہو چکا ہے اور بچیل کا بھی حکم ہے۔ استخارہ سات مرتبہ کیجئے اور اگر کتب کی حالت فراق کی طرف میلان رکھتی ہو تو پھر اس پر عمل کر لیجئے۔

اسی طرح سیاسی اور معاشرتی معاملات میں کوئی معاہدہ ہو اور حالات ایسے پیدا ہو جائیں کہ اس معاہدے کو برقرار رکھنا تو بہت کے لئے ضرور مسائل دکھائی دیتا ہو اس وقت ایسی حالت میں جب کہ شرعی لحاظ سے بھی کوئی قیادت نہ ہو تو استخارہ کر لینے کے بعد ہی عقد کرنا چاہئے۔

## (۱۲) حل شرعی

کوئی مسئلہ طلب ہو تو اس کی خاطر مناسب طور و فکر لازم ہے اور اہل امرائے مشورہ بھی ضرور رکھئے۔ اس کے باوجود اگر اس کا کوئی حل نظر نہ آئے تو استخارہ سے بھی رہنمائی کی جاسکتی ہے۔ یہی طلاق حضرت جینہ اندوئی کا معمول ہے بیان کیا جاتا ہے کہ جب کوئی ان سے کوئی مسئلہ پوچھتا تو وہ گھر جا کر دو رکعت نماز پڑھ لیا کرتے اور مسئلہ کو خدا کے سامنے پیش کرتے اور پھر اگر جواب دیا کرتے تھے۔

علمائے اسلام کے ہاں اس قسم کی مشاورت کی بھی کمی نہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض مشکل تعلیمی مسائل کا فیصلہ کرنے کے لئے عقلی دلائل کا تکیہ استخارہ سے بھی کی جاتی رہی ہے۔ مثلاً امام اہل ظاہر داؤد استنبائی م ۲۰۷ھ (۸۸۳ء) نے اجماع کے نقش میں اپنی ایک اختلافی رائے کا اظہار کیا تھا۔ اس سلسلے میں علماء میں یہ اختلاف پیدا ہو کر ان کی

اختلافی رائے قابل اعتنا ہے انہیں۔ ابن الصلاح م ۷۴۰ھ (۱۲۳۳ء) نے اپنا موقف استخارہ کرنے کے بعد بیان کیا جیسا کہ ان کے یہ الفاظ نشانہ دی کرتے ہیں۔

واللہ اوجب بعد الاستخارة والا استخارة بالله تعالیٰ ان داود يعتبر قوله في الاجماع الا فيما خالف فيه القياس الجلي۔

یعنی اس کا جواب جو میں خدا سے مدد پاؤں اور استخارہ کرنے کے بعد دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ داؤد کا قول اجماع میں معتبر ہوگا بشرطیکہ قیاس جلی کے خلاف نہ ہو۔

## (۱۳) تصنیف و تالیف کتب

سلف صالحین کا طریقہ یہ رہا ہے کہ تصنیف و تالیف کرتے وقت وہ بزرگ استخارہ کی مدد و تکیہ ضرور حاصل کیا کرتے تھے۔ مفسرین قرآن میں سے قاضی القضاۃ ناصر الدین عبداللہ بن عمر بنیادی شیرازیؒ ۶۸۵ھ (۱۲۸۶ء) کی تحریر بنیادی اپنی مقبولیت کی وجہ سے مدارس عربیہ میں شامل نصاب ہے۔ یہ تحریر لکھتے وقت مفسر موصوف نے استخارہ کیا تھا قیامیہ کاران کا بیان ہے۔ اَلَا اَنْ فَصَّرَ بِمَضَافٍ يَطْلِي عَنْ الْاِقْدَامِ وَيَسْمَعِي عَنِ الْاَنْتِصَابِ فِي هَذَا الْمَقَامِ حَتَّى مَنَعَ بَعْدَ الْاِسْتِخَارَةِ مَا صَحَّحَهُ بَعْدَ عِزْمِي عَلَى الشُّرُوعِ فِيمَا ارَدْتَهُ وَالْاِيَانِ بِمَا قَصِدْتُ تَدَبُّعًا

حضرت سید علی جوہرؒ نے کشف المحجوب لکھتے سے پہلے استخارہ کیا تھا تنبیہ کی کلمات میں تحریر ہے۔ طریق استخارہ ہر دوم واغراض کے پیش باز یکھٹ ازل ترمذیؒ علامہ ابن خلدون نے مقدمہ لکھتے وقت استخارہ کیا تھا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ جذب القلوب کے دیباچے میں تصریح کرتے ہیں بعد از تصحیح استخارہ و جناب مہمت جمل احوال و تقدیم استخارہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قیامیہ یافتہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تقدیم استخارہ کے سلسلے میں چچہ اللہ الہاد کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ فتوحیت الی اللہ واستخارۃ

درعنت الیہ استغفہ من الحول والقوۃ بالکلیۃ و صبرت کالمیت فی الدغسل۔

یعنی میں خدا کی طرف متوجہ ہوا اس سے استخارہ کیا، اسی کی طرف راف ہوا اور اپنی قوت و طاقت سے علیحدہ ہو کر حضور سے قوت و طاقت کا آرزو مند ہوا۔ چنانچہ شفا سے خداوندی کے سامنے بالکل اس طرح ہو گیا جس طرح مردہ غسل دینے والے کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

صوفیائے کرام کے حالات میں قدیم ترین مکمل اور مستند تاریخ طبقات الصوفیہ کے نام سے شیخ ابو عبد الرحمن السبکی م ۷۴۲ھ (۱۰۴۱ء) کے قلم ہے۔ انہوں نے یہ کتاب استخارہ کے بعد تالیف کی تھی جیسا کہ وہ بیان کرتے ہیں۔

ان اجمع فی سبیر مناخری الاولیاء کتاباً اسمیۃ طبقات الصوفیہ و هذا بعد ان استخرف اللہ تعالیٰ فی ذلك و فی جمیع اموری و نسات منه من حولی و قوۃ و وسائلہ اَنْ یُعینی علیہ و غلی کلّ خبر و یوقفی لہ و یجعلنی من اقلہ۔ علامہ راف نے اپنی کتاب مفردات فی غریب القرآن لکھتے وقت استخارہ کیا تھا۔

## (۱۴) بیعت مرشد

تزکیہ نفس اور روحانی تربیت کی غرض سے کسی پیرو مرشد سے بیعت کرنا مطلوب ہوتا ہے پہلے تو کسی ایسے مرشد کو تلاش کرنا چاہئے کہ جو پوری شیخ شریعت اور فاضل و مکررات سے مجتہب ہو اور کتاب و سنت اور فقہ و احسان پر اہل کفر ہو مرشد میں کشف و کرامت کا ہونا کوئی ضروری شرط نہیں بلکہ اس کی ضروری چیز شریعت پر استقامت سے کہ جو بذات خود بہت بڑی معنی کرامت ہے۔ پھر مرشد کمال سے بیعت کرنے کے لئے استخارہ کرنا ضروری ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ اس سے فیضان روحانی اس شخص کو حاصل ہو سکے گا یا نہیں کیونکہ پیرو مرشد میں روحانی مناسبت بھی ضروری ہے اور اس کا استخارہ سے چل سکتا ہے۔ شاہ طریقت ازخوکی کو کریم بنانے سے پہلے اسے استخارہ کر لینے کا مشورہ دیتے رہے ہیں۔ چشتی بزرگوں کا باجموعہ اور نقشبندی بیروں کا بالخصوص یہی معمول ہے۔ حضرت ابو الدلف خانیؒ اپنے مرشد بزرگوار خواجہ باقی باللہؒ کے نام ایک خط میں ایک شخصؒ خطہ ان شیخ عبداللہ نیاز کی کو مرید کر لینے کی سفارش کرتے

ہوئے واضح فرماتے ہیں کہ وہ ظاہر اس طریق سے مناسبت رکھتا ہے۔ چچی طلب ہے اور میں نے اسے استخارہ کر کے کو کہا ہے۔

خواجہ نور محمد مہارویؒ م ۱۳۰۵ھ (۱۹۰۵ء) نے جب شاہ فرخ الدین دہلویؒ م ۱۱۹۹ھ (۱۷۸۳ء) کے دست حق پرست پر م ۱۱۶۵ھ میں بیعت کی تو ان کا اپنا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت شاہ فرخ الدینؒ سے مرید کر لینے کی درخواست کی تو ارشاد فرمایا کہ پہلے استخارہ کر لو جیسا ارشاد ہوگا و یا کیا جائے گا۔ چنانچہ استخارہ کیا گیا تو خواب میں دیکھا کہ کھانے کا ایک طبق میرے ہاتھ پر ہے اور شاہ فرخ کا جب میری گردن پر رہا ہے۔ شاہ فرخ آگے آگے شریف ہے جارہے ہیں اور میں ان کے پیچھے چل رہا ہوں۔ تب میں نے اپنا خواب شاہ فرخ سے بیان کیا تو فرمایا چند روز استخارہ پڑھاؤ اور بعد ازاں مجھے خواب قلب الدین بخیر کا کہ کے مزار مبارک پر لیجا کر بیعت فرمالیگا۔

مولانا شہید احمد گنگوہیؒ م ۱۳۲۲ھ (۱۹۰۵ء) جب حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے بیعت ہوئے تو ان کی غرض سے قحانہ بھون روانہ ہوئے تو انہوں نے پہلے استخارہ کیا تھا۔

حضرت گنگوہیؒ کے پاس بھی اگر کوئی مرید ہونے کے لئے آتا تو وہ اسے استخارہ کر لینے کے لئے فرمایا کرتے تھے اور اکثر کو تو کئی کئی بار ایسا کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

مولانا سید مسکن مدنیؒ سے باہر اہل الحق خاں سید حامیؒ نے بیعت کی استدعا کی انہوں نے تحریر فرمایا۔ دربارہ سلوک آپ کو اتنا استخارہ مسنون کرنا چاہئے اور اگر اس کے بعد خواب میں کوئی ارشاد میری طرف معلوم ہوا تو فورا درجہ اپنے رجحان قلبی کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس کی طرف ہے۔

مولانا سید اکبر علی شاہؒ نے حضرت خواجہ محمد عثمان سوہیؒ ذی شریفؒ کے حالات و خلفات میں ایک کتاب مجموعہ فوائد میں تحریر کی ہے اس میں بیان کیا گیا ہے کہ مولانا حسین علی دہلویؒ اہل ہجران (میاں دلی) م ۱۳۱۲ھ (۱۹۳۵ء) کو تحصیل علوم کے بعد جب کہ بیس سال کا تھا بیرو مرشد کی جستجو اور تلاش کا مشق ہو حصول مقصد کے لئے مشروع استخارہ شروع کئے۔ خواب میں ایک درویش کی زیارت نصیب ہوئی۔ بعد ازاں خواب

۱۔ مکتوبات شیخ الاسلام جلد اول صفحہ ۱۲۷، ۲۔ تاریخ بغداد جلد سات ص ۲۴۵، ۳۔ تہذیب و الاخلاق جلد اول صفحہ ۱۸۳، ۴۔ تحریر بنیادی مقدمہ صفحہ ۳۔ ۵۔ تصنیف المحجوب صفحہ ۱۱۵، ۶۔ جذب القلوب۔ ۷۔ مکتوبات شیخ الاسلام جلد اول صفحہ ۳۶۷۔



## استخارہ کیا ہے

### صوفی شہیر احمد چشتی احمد آباد

خوشی ہو یا غم، رنج ہو یا راحت، کامیابی ہو یا ناکامی، اللہ کے بندے ہر حال میں راضی و رضا رہتے ہیں۔ تسلیم و رضا کے جوکر کی روح سے سکون و مسرت کی الیکٹریک الہامی قوتیں ہیں کہ انکو دل و لام کا سارا کارا غبار جمل جاتا ہے۔

جانے والے جانتے ہیں اور لذت آشنا سمجھتے ہیں کہ تسلیم و رضا کا سزا ہی کچھ اور ہے۔

### رضا کے معنی و مفہوم

رضا سے مراد ترک تدبیر اور بکمال صدق و خلص امر پر قدیم و قدر کی قبول کرنا ہے اور باب تحقیق اور باب طریقت کا اہتمام ہے کہ رضا نہایت رفیع اور مخصوص مرتبہ قرب شاہد حقیت سے ہے۔ اس لئے ساک صادق کو بعد درجہ یقین نام اور خلص کامل حاصل ہونے کے مرتبہ رضا توفیق ہوتا ہے۔ اور اہل رضا و قد خدا و رضا و خلص شلک کے پاک و محفوظ اور نکر اور صرا سے بختہ رہتے ہیں اور چونکہ رضا اقتناء عہدیت ہے اس واسطے رضا کی صحیح علامت یہ ہے کہ اہل رضا کا ارادہ و اختیار ناکاہتہ اور وہ اختیار حق میں فنا ہوتا ہے۔

اور جو واقعات و واردات بظاہر بصورت آرام و راحت یا بطن آلام و محنت عدم سے عالم و وجود میں آئیں تو ان کو بلا شکایت و اکراہ اور تغیر اعتراض و شبہ تسلیم کرے اور اور واقعا و قدر پر راضی رہے۔ کیوں کے مراد اس کی عین مراقب ہوتی ہے۔

چنانچہ سلمہ ہے کہ رضا شاعر و محبت کا ہے اور آرزوئے مشرب عشق محبت صادق کا فرض میں ہے کہ جو بکھج و دل نوازی ہر ارادے کے تازے کے سر

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کی بہتری چاہتا ہے تو اسے اپنی ہدایت و رحمت سے اسے اعمال و اخلاق کی سمجھ دیتا ہے اور اس نظام صالح کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔ قرآن پاک میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ بَيْنَ يَدَيْكُمْ وَثِيقٌ (الآیہ ۲۱، ۲۲) یہ صورت حال ایجاب کی ہے اور اس ایجاد کی تابع ان اعمال و اخلاق اور نظام کے طمر کی ایجاد ہوتی ہے اس کے تقاضوں میں سے خدا کی طرف جمیع خاطر کی ماحوئہ ہونا، اسی پر پھر مرد سر کرنا، دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا گزرا کر مانگا اور اس بات کی معرفت رکھنا کہ ہمارے اور دوسروں کی اخلاق و اعمال اور دنیا کے دکھ و درد وغیرہ ہمارے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جو دہ چاہتا ہے کرتا ہے۔

ويعرف ما يهدي اليه معناه الخلة من الاستخارة كل ملو د عكبه (فیض الحریص ج ۷، ص ۸۰ ملخصاً)

ترجمہ: وہ یہ بھی پہچان لے کہ یہ خلت جو کچھ استخارہ میں سے اس کی رہنمائی کرتی ہے، ہر اس معاملے میں کہ جو اس پر وارد ہو۔

### استخارہ تسلیم و رضا سبق دیتا ہے

استخارہ کرنے کے بعد اکثر اوقات تو وہ کام ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کام میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے مواقع پر خدا کی قضاء و قدر پر ناراض نہیں ہونا چاہئے۔ کیوں کہ ظاہری تا کا یہی حقیقت ہمارا کوئی نہ کوئی بہتری ضرور ہوگی۔

میں ہر حال میں تسلیم و رضا کا شیوہ اختیار کرنا چاہئے۔ کیوں کہ

کہ میں سر زمین ہند میں جا کر سلسلہ عالیہ گورونج دہوں۔ یہ چونکہ بہت بڑی خدمت تھی جس کا میں اپنے آپ کو اہل نہیں سمجھتا تھا لہذا معذرت خواہ ہوا لیکن حضرت شہنشاہ نے استخارہ کر لینے کا ارشاد فرمایا۔ استخارہ کیا تو خواب میں محسوس ہوا کہ ایک درخت کی شاخ پر ایک طوطی بیٹھی ہوئی ہے میرے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ طوطی ہمارے ہاتھ پر آکر بیٹھ تو اس پر درود خدمت کی انجام دہی میں آسانی رہے اور خوب کامیابی ہو۔ اس خیال کے ساتھ ہی وہ طوطی شاخ سے پرواز کر کے میرے ہاتھ پر آئی میں نے اس کی چونچ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اس طوطی نے میرے منہ میں شکر ڈالی، حضرت شہنشاہ نے خواب بیان کیا تو انہوں نے فرمایا فوراً ہندوستان روانہ ہو جاؤ امید ہے کہ ہندوستان میں تمہارے داس سے ایک عزیز وادست ہوگا جس سے ایک عالم منور ہو جائے گا اور تمہیں بھی ناکہ نہ پہنچے گا۔

(عالمی ہند کا شاندار ماضی، جلد اول صفحہ ۲۹۱)

### رسول پاک ﷺ کی نصیحت

انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں آٹھ سال کی عمر سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہا۔ سب سے پہلے مجھے نصیحت فرمائی۔ "انس ٹھیک سے وضو کیا کرو، عمر میں برکت ہوگی اور محافظہ فرماتے تم سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔ ہر وقت با وضو رہنے کی بات اپناؤ اس سے موت کے وقت تلخ شہادت نہیں بھولو گے کسی مسلمان بھائی سے کہ نہ با حسد نہ کھو، اس اگر تم سے میری نصیحت اور ہدایت وصیت کی حفاظت کی اور اس پر عمل کیا تو موت تمہاری محبوب بن جائے گی اور موت میں تمہارے لئے راحت ضرور ہے۔"

### بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

- سب سے بڑا حکم وہ ہے جو اس کے کرنے والے کی نظر میں چھوٹا ہو۔ (مختصر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)
- یہ ضروری نہیں کہ جو خوب صورت بودہ ہو وہ نیک سیرت بھی ہو، کام کی چیز اندر ہوتی ہے باہر نہیں۔ (شیخ سعدی)

میں دیکھتے ہوئے درویش کے مکان و نشان کا بچہ چنا شروع کیا آخر ایک طالب علم نے جو ان سے درس حدیث لیا کرتا تھا۔ خانقاہ ہون شریف اور حضرت تلمیذ کی نشانیاں بتائیں تو بہت خوش ہوئے فوراً رخت سبز باندھا اور خانقاہ ہون شریف روانہ ہو گئے وہاں پہنچے تو مکانات اور خواجه عثمان کو حسب خواب پایا۔ بیت کی درخواست کی جو قبول ہوئی۔ حضرت نے بیت کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے اس طریقے میں کشف و کرامات وغیرہ کا سلسلہ نہیں ہے بلکہ یہاں عشق الہی میں جلتے رہنے کی کیفیت ہے۔

کتاب بھی مرشد کی طرح رہنمائی کا ایک ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ الشیوخ بہرہ ور دیں نے مریدوں کو مطالعہ سے پہلے استخارہ کر لینے کا مشورہ دیا ہے اور فرمایا ہے میرے جب کسی نئی کتاب یا علم کے مطالعہ کا ارادہ کرے تو مستقل مزاجی کے ساتھ خدا سے رجوع کرے اور اس کی رحمت کا طلب گار ہو کیونکہ بعض اوقات مطالعہ کے ذریعہ سے بھی ترقی درجات نصیب ہوتی ہے۔ اگر پہلے سے استخارہ کر لیا جائے تو درجہ ایسا ہے کیونکہ اس صورت میں خداوند تعالیٰ ازراہ عنایت اس پر فہم و تہذیب کا دروازہ کھول دے گا اور ظاہری علم کے علاوہ ہر علمی و عطا فرمائے گا۔

### (۱۵) عطاے خلافت

اہل طریقت کے ہاں دستور یہ ہے کہ جب مرشد اپنے کسی خاص مرید کو اس کی صلاحیت و تکیہ کہ خلافت سے نوازنا چاہتا ہے تو وہ اس سلسلے میں عموماً خداوند تعالیٰ سے استخارہ ضرور کرتا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی نے جب مولانا تیسرے مسلمان ندوی کو اپنا خلیفہ بنانا چاہا تو اس مقصد کے لئے انہوں نے پہلے استخارہ کیا تھا۔ جب اس ذریعہ سے تائید و تقویت حاصل ہوگئی تو سید صاحب کے نام ایک مکتوب میں اعلان دی کہ میرا بیٹا چاہتا ہے کہ آپ کو خلافت دوں اور میں نے اس سلسلے میں استخارہ بھی کر لیا ہے۔

### روحانی مشن پر دعا

مشائخ طریقت کا معمول رہا ہے کہ وہ اپنے خلفائے عظام کو کسی خاص ملک یا علاقے میں بھیجے سے پہلے خود بھی استخارہ کیا کرتے تھے اور خلفاء کو بھی اس کے تئیں کیا کرتے تھے۔ حضرت خلیفہ باقی بائد رحمۃ اللہ علیہ جو سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت مجدد الف ثانی کے شیخ طریقت ہیں، فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے دیر مرشد حضرت خواجہ اسماعیل نے مجھے حکم فرمایا

تسلیم فرم کرے اور ہر حالت میں راضی برضائے مطلب رہے بصدائق راضی اللہ عظیم جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شاید یہ نیاز اپنے رضا اور جانناز محبت کو غلط اختیار و ضوابط سے سرفراز فرماتا ہے۔ اور اس رضامندی کی تشریح میں حضرات اب راب طریقت یہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ کا راضی ہونا یہ ہے کہ اپنے فیصلے سے بندہ کو اپنا بنائے۔ توفیق و تسلیم بقدرت کی مرحمت کرے اور غلبہ ذات خاص میں راب یا ربا نہ فرمائے۔

اسباب خودی و تعلقات ہستی کو جو جمع حجاب و موانع میں فاکرہ سے نعمت عالمی کا ولادت خوان سربہ سے قلب معمور ہو جائے اور نیز عارفین متقدمین نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس رضامندی کی تین قسمیں ہیں۔

**اول:-** یہ طیب خاطر اتباع امر رب قدر لازم و مقدم جانے۔ یہ مرتبہ مبتدی صاحب متاقتی کہ ہے۔

**دوئم:-** تقدیر الہی اور احکام حضرت یق ایسے مرغوب و محبوب ہو جائیں کہ نفسانی خواہشات کی طرف التفات نہ ہو۔ یہ درجہ متوسطین کہ ہے۔

**سولئم:-** سالک کمال و حد و عرفان میں ایسا مستغرق ہو کہ تمام معاملات ذاتی و نفسانی و جملہ حوادث حرکاتی و سکنائی نہ بہ حجاب بلکہ بظرفیصل حق و امر حضرت رب الغفر کھائی دین نہ اسباب تعلق ہو نہ سالک کی دل بستی و قرب دیدار ایسا خود رزق کر دے کہ قطع حوادث و عوارض کرشمہ تاجوبی بن کر سرور جان پر درو بخار کریں۔ یہ مقام متنبہائے کمال و جملہ ایمان ہے۔ یہ بغضوائے ذائق طعم الا یصان من رضی باللہ و الوضائے۔

ترجمہ: اس نے ایمان کا یز و با جو حق تعالیٰ جل جلالہ اور اس کی رضا پر راضی ہوا۔ لہذا ہر بندہ مخلص کے لئے رضا ہے حق کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔ کیوں کہ حضرات عارفین متفق الہیال ہیں کہ رضا کی اشارت سے سلب اختیار ہے۔ لیکن حقیقت رضا کی تعریف میں صوفیاء حضرات کے خیالات کو نہ مختلف ہیں۔ چنانچہ ایک مقتدر گروہ متاخرین عظام ہے ثابت فرماتا ہے کہ رضا کے سالکین یا متکین کے ایک مقام ارفع کا نام ہے۔ جو جدوجہد سے حاصل ہوتا ہے۔ اور دروازہ بزرگ و رفیع عارفین متقدمین کا یہ فرماتا ہے کہ رضا مرتبہ تین خاص کا حال ہے جو بغیر کسب و کوشش یا باغہ مدہ فیاض سے ممکن نہ کہ توفیق ہوتا ہے اور ہر دروہرین نے اپنے اپنے خیال کی تائید میں نہایت ماضا استدلال پیش فرماتے ہیں۔

لیکن بعض متفق اوسلح کن حضرات صوفیاء کا سامنا کارشاد نہایت جامع و وسیع خیر الفاظ میں یہ ہے کہ رضا مقامات کی انتہا اور آخری حد اور

حالات کی ابتداء ہے۔ اور یہ ایسا بل ہے کہ جس کے ایک طرف ریاضت و مجاہدت ہے۔ اور ایک جانب جوش و ہمت۔ پس خلاصہ یہ ہے رضا کی ابتداء کسب و کوشش سے ہوتی ہے۔ اور انتہائے عنایت و تشخیص پر موقوف ہے۔ اسی وجہ سے سالکین کو رضا کی نسبت مقام و حال کا احتمال ہوا جس نے ابتداء میں آپ اپنی رضا کو دیکھا اسی نے رضا کو مقام سمجھا۔ اور جس نے انتہا میں اپنے مرتبہ رضا کو غلطے حق دیکھا اس نے رضا کو حال اور درجہ تصور کیا۔

الغرض حقیقت یہ ہے کہ رضا طیل القدر و کبیر الشال مرتبہ ہے اسی لحاظ سے صوفیاء عظام نے خداوند کریم کی رضا و تقاضا کو تسلیم کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ وہو لھذا

امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔  
"جو شخص تقدیر الہی سے راضی ہو گیا اس کو کبھی اپنی کسی چیز کے جانے کا غم نہ ہوگا۔ (سراج الملوک)

خوبہ فیصل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا۔

حل الرضاء افضل ام الزهد رضا بہتر ہے یا زہد آپ نے فرمایا الرضاء افضل لان الزاهد فی الطریق والواضی واصل ترجمہ: رضا، افضل ہے اس لئے کہ زاہد راستہ میں ہے اور راضی واصل ہے۔ (عوارف المعارف)

آپ سے پوچھا گیا کہ رضا کے الہی کس چیز میں ہے؟ فرمایا: فی قلب لیس فیہ عیار القاق۔

ترجمہ: اس دل میں جو عیار بے نفاق سے محفوظ ہو، کیوں کہ رضا مت کا نتیجہ ہے۔ (عوارف المعارف)

## حضرت شہید الدین غزنوی اور استخارہ

حضرت شہید الدین غزنوی مقبول یا باگہ ازید ہیں۔ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ کے مرید اور غلیظہ ہیں۔ آپ غزنی کے رہنے والے ہیں۔

## آپ کا خواب

آپ نے ایک رات حضرت مصطفیٰ سرور دہاں صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجاہد اور شاعر عظام حضرت شریف فرمایا۔ آپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر ایک درویش

کے پر کیا اور فرمایا۔

اے بدر الدین۔ تم اس درویش کے سر پہ ہاتھ دو، وہ درویش جو ان تھے اور ابھی دلائی رکھ رہی تھی اور ان درویش کا نام خواجہ قطب الدین ہے۔

## پیر کی تلاش

خواب سے بیدار ہو کر یہ ارادہ کیا کہ جو درویش خواب میں دکھائے مجھے ہیں انہیں تلاش کر لیں۔ پیر کی تلاش آپ کا شہر بے شہر لے پھری اس تلاش میں آپ جہراں و سرگودھا پھر تے رہے۔ اپنا گھر چھوڑا، اپنا وطن چھوڑ دیا، ماں باپ عزیز باقرہ و اقرباء آپ غزنی سے روانہ ہوئے۔

اس سفر کا حال آپ نے خود کیا مرتبہ حضرت نظام الدین اولیاء سے بیان کیا آپ نے ان کو بتایا کہ میں غزنی سے لاہور آیا تو ان دنوں لاہور بالکل آباد تھا۔ مجھ میں دہاں رہا۔ پھر وہاں سے میرا ارادہ سفر کا ہوا۔ ایک دن لاہور سے کھڑا ہو کر دہلی جاؤں اور کبھی دل چاہتا کہ واپس غزنی جاؤں۔ میں شش و شش میں تھا لیکن دل کی کشش غزنی کی طرف زیادہ تھی۔ کیوں کہ وہاں اس پر بھائی اور خوش باقرا رہتے تھے اور دہلی میں ایک داماد کے سوا کوئی نہ تھا۔

## استخارہ

آپ کچھ طے نہ کر سکے کہ کھر جائیں آخر کار آپ نے یہ طے کیا کہ قرآن شریف سے استخارہ دیکھنا چاہئے اور جیسا کچھ استخارہ میں نکلے گا اس کے مطابق قدم اٹھانا چاہئے۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

مختصر یہ کہ میں نے قرآن شریف سے استخارہ دیکھنے کا ارادہ کیا۔ ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلے غزنی کی نیت سے دیکھا تو غائب کی آیت نکلے، پھر دہلی کی نیت سے دیکھا تو بھینٹی نکل دی وہ اور بہشت کے اوصاف کی آیت نکلے اگرچہ دل تو غزنی کی طرف جانے کو چاہتا تھا۔ لیکن استخارہ کے مطابق دہلی آیا۔ آخر کار دہلی پہنچے۔

آپ فرماتے ہیں "جب شہر میں پہنچا تو سنا کہ میرا داماد قیام میں ہے۔ میں بازار کے دروازے پر آٹھا کہ اس کے حال کی اطلاع دوں۔ میں نے دیکھا کہ کھر سے نکلا، آٹھا کہ ہاتھ میں کچھ روپے داماد لے ہوئے تھا اور مجھ سے نکلے کہ میرا داماد نہایت خوش ہوا۔ مجھے اپنے گھر لے گیا اور روپے میرے سامنے رکھ دیا میری دل چاہی ہوئی۔

## استخارہ تسبیح

اس استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ جس مقصد کے لئے استخارہ کرتا ہو اس کو ذہن میں رکھ کر تسبیح پکارتے ہیں مرتبہ درویش شریف پچیس اس کے بعد سو مرتبہ یہ پڑھیں۔ "استسبح اللہ ہر حصہ خیر فی عاقبہ" اس کے بعد ۱۳ بار درویش شریف پڑھا کر انھیں بند کر دیں تسبیح کے سامنے پانی شہادت کی انگلی رکھیں۔ جب دانے پراگٹی پڑ جائے اس کو چھوڑ کر آگے کے باقی دانے گن لیں۔ اگر دانے بکھٹ نہیں ہوں یعنی جوڑے جوڑے تو تسبیحیں کہ جواب نگیں میں ہے اور اگر طاق دانے نہیں یعنی جوڑے جوڑے: انہوں میں دانہ بکھٹ جائے تو بھی کے جواب میں ہاں ہے۔

## اللہ تعالیٰ سے بندوں کا دعا مانگنا بہت پسند ہے

اللہ تعالیٰ کو بندوں کا دعا مانگنا بہت پسند ہے۔ دنیا میں کسی شخص سے بار بار کچھ نہ کچھ مانگا جائے گا تو وہ کہہ دیا کہ اس دعا سے کہنے والے کو ہوا و ہوا و ہوا کرنا سکھنے والے سے ناراض ہو جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا معاملہ ایسا ہے کہ اس سے بندہ جتنا زیادہ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس سے اتنے ہی زیادہ خوش ہوں گے، بلکہ حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے۔ دعا اپنے مقصد کے حصول کا ذریعہ ہے بلکہ یہ ایک مستقل عبادت ہے یعنی دعا خدا اپنے ذاتی اور دنیاوی مقصد کے لئے مانگی جائے وہ بھی عبادت شمار ہوتی ہے۔ اور اس پر ثواب ملتا ہے۔ یعنی زیادہ دعا مانگا جائے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق میں اضافہ ہوتا ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ صرف تنگی اور مشکلات کے وقت دعا مانگا جائے بلکہ خوشحالی اور سرتواری کے وقت بھی دعا مانگنی چاہئے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ تنگی اور مشکلات کے وقت اس کی دعا مانگی قبول ہوں تو اسے چاہئے کہ خوش حالی کے وقت بھی دعا کرتا ہے یہ کیا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وعدہ فرمایا ہے کہ "مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا" اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ غلط نہیں ہو سکتا اس لئے اس لیتین کے ساتھ دعا مانگنی چاہئے کہ ضرور قبول ہوگی۔ البتہ قبولیت کی سروسر مختلف ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہی چیز مل جاتی ہے جو مانگی تھی اور بعض اوقات وہ چیز اللہ تعالیٰ کے علم میں بندے کے لئے مناسب یا فائدہ مند نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ بہتر اور سفید دینا یا آخرت میں عطا فرمادیتے ہیں۔ اس لئے چلے پھرتے "مشتے ہشتے" کا کم ترے ہوئے ہر وقت اللہ



## معانی استخارہ اور لغوی تحقیق

امام محی الدین نوویؒ ۶۷۶ھ (۱۲۷۷ء) کہتے ہیں کہ حضرت  
سہیلؒ اور یرحہؒ اللہ علیہما قاتل ہے کہ سُمِّی المان لِأَسْمٰی  
القلوب یعنی مال کا نام مال اسلئے رکھا گیا کہ یہ دلوں کو مائل کرتا ہے اور یہ  
معنی مناسبت سے ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک اور شریف الخیر  
عقائدہ الشریعہ خیر و شر کی اسی انتہائی خصوصیت کی نشاندہی کرتی  
ہے۔ خیر یا شر فیہ تعلیم کے لئے محبوب اور قابل قبول ہوتی ہے۔ جب  
کہ شر سے باطن نفرت ہوتی ہے۔ شیخ ابن حجر اعزازی نے الشافعی م  
۱۰۲۰ھ (۱۶۱۰ء) کی حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ شر،  
عات اور وجہ سے ہے کہ نفس اس کی طرف رغبت رکھتا ہے اور اس کی  
طرف چلتا اور لپکتا ہے جب کہ شر کی کوئی اور دشواری کے پیش نظر وہ اس سے  
مُرد کرتا ہے۔

"أصله العطف والميل ثم يحمل عليه فالخير خلاف الشر لأن كل واحد يميل إليه ويعطف على صاحبه والاستخارة أن تسأل خير الأمرين لك وكل هذا من الاستخارة وهي

**اصل اول**

استحارہ کا لفظ باب استعمال سے ہے اور اس باب کی خاصیت اور خصوصیت یہ ہے کہ اس میں طلب کے معنی پائے جاتے ہیں۔ مشہور قول کے مطابق استحارہ کا مادہ (ROOT) خیر ہے۔ لہذا اس کے معنی طلب خیر کرنے اور بھلائی جانے کے ہوئے۔

امام راغب اصفہانی (۵۲۰ھ - ۱۱۰۸ء) فرماتے ہیں۔  
استخاره کے معنی طلب خیر کے ہیں اور اس کا مطاوع (فعل) کا  
مفعول (مکمل اور اصل) خَازِ اَستَ ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے۔ اسْتَخَارَ اللّٰهَ  
لِغُلُوْثِ الْخَمَارِ لَہُ یعنی بندے نے اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کی تو اس نے جو  
بہتر قرار دیا وہ ہے۔

خیر کا لفظ جہاں ہی وصلات کے مختلف پہلوؤں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن میں، علم، حکمت، توفیق، نیر اور مال اور دولت سمجھے گئے۔ اس لئے کہ جاتے ہیں۔ سرورِ بقرہ کی آیت بصیرت (۱۸۰:۲)۔ لفظ کو لفظ بالمشافہ مال کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ تاہم یہ خیر مطلق نہیں کہ یہ مال اور دولت بعض کے حق میں خیر اور بعض کے حق میں شر بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور حقیقت یہ کہ خیر کا اطلاق محض ایک قدر مشترک (common element) کی وجہ سے ہوتا ہے اور دو میلان طبع سے عربی زبان میں اس کو مال اس لئے کہ یہ سب کے لئے انسانی طور پر اس کی حاجت مل ہوتا ہے۔

## نہایت مشکل حاجت کے لئے

اگر کسی کو کوئی ایسی حاجت ہو جس کے پورا کرنے کی کوئی صورت دکھائی نہ دے تو اسے چاہئے کہ سورہ کوثر کا عمل اس طرح کرے کہ اس کو دل میں اس کے اپنے چشم کو پاک کرے، صاف قرعہ پکڑے اپنے خوبصورت لہجے سے چاند کے سینے کی پہلی آواز کو یہ عمل کرے۔  
جلد ہو کر پیچھے سے پہلے آواز مرتبہ درود پاک پڑھے پھر تین آیات لکھی پڑھے اس کے بعد تین مرتبہ چاروں کی شریف پڑھے، (اور اگر بلاوضاحت میں ۵۸ مرتبہ سورہ کوثر پڑھے، پھر آج روز بروز ۱۸۸ مرتبہ پڑھے، پھر اگلے روز ۲۲۲ مرتبہ پڑھے، بعد کے دن ۲۶۴ مرتبہ پڑھے، پھر جماعت کے روز ۱۰۸۰ مرتبہ پڑھے، جمعہ کے دن ۱۸۰۰ مرتبہ اور ہفتہ کے دن ۱۳۴۰ مرتبہ پڑھے۔ سات دن تک بلا تفریق سورہ کوثر کی ترتیب سے توجہ دیکھ کر اس کے ساتھ پڑھے پھر اگر مرتبہ درود پاک پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجت روا کی گئی ہو تو دعا ملے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات یوم میں دلی حاجت پوری ہو جائے گی۔

وہابی امراض سے بچاؤ

ہر طرح کے بائی امراض سے محفوظ رہنے کے لیے سورہ کوثر کا نقش اپنے اس رکنا باعث برکت ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص پر بائی امراض کے پھیلنے کا خطرہ ہو، اور کوثر کی صورت رک تمام اورتہ اگر کسی رکھائی نہ دیتی ہو، یا خواہشات میں سورہ کوثر کو لکھ کر گھٹے میں ڈال دے، جو یا بابر ایک کے لیے کیا سفید ہے۔ سورہ کوثر کی برکت سے ابتدائی قریب مرض سے محفوظ رکھتا ہے، اپنی خفاہ و خان میں رکھتا ہے اور ہر طرح کے مرض سے بچاتا ہے۔ اگر مرض میں مبتلا ہوتا ہے جلد خفاہ حاصل ہو۔ و بائی امراض پھیلنے کے دوران اگر کسی پر مرض کا حمل ہو بھی جائے تو جلد صحت یاب ہو اور ہر طرح کے خطرہ سے محفوظ رہے گا۔

بزرگان دین نے سورہ کوثر کے نقش کی بہت فضیلت و خاصیت بیان فرمائی ہے جس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ سورہ کوثر ہر طرح کے امراض سے بجاؤ کا مثالی علاج ہے۔ اس کی برکت سے مرض خفاہ خفاہ بچتا ہے۔ بچوں کو گلے میں پہنانے کے بعد نقش کے احترام کا خاص طور پر خیال رکھنا ضروری ہے۔

خالی سے کچھ نہ کچھ مانگنے کی عادت رکھیں انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال رہے گی۔

ہر اچھے کام کی ابتدا دائیں طرف سے کرو

اچھے کاموں کی ابتداء اور اسی طرف سے کہ اللہ تعالیٰ اور اس رسول اللہ ﷺ کی پسندیدہ عمل ہے جس پر وہابی کامیاب ہے۔ حضرت عاشق رحمہ اللہ نے اشرافِ ربانی میں کہ آنحضرت ﷺ اپنے تمام کام اور اس سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اشرافِ ربانی (جسمِ لہاس) پیو اور ہضم کر دیا وہی طرف سے شروع کر دے۔ جسمِ لہاس کی جڑا چھوڑنا اسی طرف سے شروع کرے اور جب اسے اتار تو باقی کے کوئی جڑا چھوڑنا اسی طرف سے شروع کرے اور یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا (جسمِ لہاس کی شخص کھائے تو اسے راتیں بائیں ہاتھ سے کھائے اور پھر دائیں ہاتھ سے پئے۔) کوئی چیز جسمِ لہاس کی ہوتا تو اس طرف سے تقسیم کر لی جائے۔ بیت اللہ، اس جاتے، دایاں بائیں پاؤں پہلے داخل کر جائے اور نکلے وقت دایاں پاؤں پہلے کھائے گا۔ کھد میں داخل ہوئے وقت دایاں پاؤں پہلے داخل کر جائے اور کھد سے نکلے وقت دایاں پاؤں کھائے گا۔ سنت کے اتار لی بیت سے انشاء اللہ تعالیٰ یہی تاکہ ہم عیبت اجڑو اب ہوں گے۔ یہ انتہائی آسان اعمال ہیں اور اس پر اتوبہ اور اس کی عبادت سے اجازت کا جس حال ہوگا۔ بچوں کو کبھی شروع سے کہ بائیں پاؤں کا عادی بنانا چاہئے تاکہ وہ احتیاج سنت پر عمل کرے جو پہلی دنیا و آخرت سنوار سکے۔

## ناگہانی مشکل کے وقت

اگر کسی پر کوئی گہمانی شکل اُٹھتی ہو اور وہ مشکل میں پھنس کر سخت پریشان ہوگئی سمجھتی ہو کہ اس شکل کا اصل سے نکلے تو چاہئے کہ اندر سے بعد اوضاع و حالت میں اول و آخر کا یہ مرتبہ دو پاک پڑے، درمیان میں ایک سوا کیس چسودہ کوٹھ پڑے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا جائے۔ بفضل باری تعالیٰ سات یوم کے اندر اندر مشکل دور ہو جائے گی۔





اور اس پر راضی رہنے کا نام ہے۔ ہر کام میں خدا کی پسند اور انتخاب کو مطاب  
کرتا یعنی ایسا ملے کہ جو راضی و خیر و برکت اور مومنین کو سعادت ہے۔  
بہر حال استخارے کی اصل خواہ کچھ ہو یہ حقیقت اپنی جگہ پر موجود  
ہے کہ اس کی نسبت اور اضافت خداوند تعالیٰ اور صرف خداوند تعالیٰ سے  
ہوتی ہے۔ چنانچہ استخارہ سے مراد وہی استخارۃ اللہ تعالیٰ ہے خدا کی استخارہ  
کرتا ہوتا ہے۔ احادیث میں پورا نام استخارۃ اللہ اور استخارۃ الرب وارد ہوا  
ہے۔

ع وَكُلُّ إِلَى ذَاكَ الْجَمَالِ يَشِيرُ

## اصطلاحی معنی

اصطلاح شریعت سے استعارہ سے مراد زندگی کے اہم یگانہ مہاج امور میں سے کوئی امر درجش ہو تو کام شروع کرنے سے پہلے رہنمائی اور حصول برکت کی غرض سے مخصوص طریقے یا چارہ ناماء عرب الفرت کے سپرد کرنا، اس معاملے میں خدا سے صلاح لینا، دنیا و آخرت فریضہ ہر اعتبار سے بہتر کام کی بابت غلبہ کرنا اور ہر طرح کی برائی سے بچنے کی توفیق مانگنا، اپنی پسند سے دست کش ہو کر خدا کی پسند اور انتخاب کی پابندنا، عمل خیر میں سکوت، کام کرنے کی قدرت، تائید یا ردی اور توفیق الہی مانگنا پھر کام کا جو نتیجہ کیسواں میں عرض مولیٰ رہیست راضی رہنا۔

## تعريفات استخاره

(۱) سلطان العلماء ملا علی قاری حنفیؒ ۱۰۱۳ھ (۱۶۰۵ء)

١١٠ -

ترجمہ: استخارہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے معاملے میں بھلائی کی سہولت اور بھروسہ سانی جاننے کا نام ہے۔

(۲) علامہ محمد الرؤف السناوی الشافعی م ۱۰۳۱ھ (۱۶۲۲ء)

کام کے درست ہونے کا پہلو کا پتہ نہ چلتا ہو وہ خداوند تعالیٰ سے اسے کرنے کا جیچوڑ دینے کے دو امروں میں سے بہتر امر کی صحیح نشاندہی اور اسے پالنے کے توفیق اور رہنمائی طلب کر لیا کرو۔

(۳) مولانا شیخ محمد محدث تھانویؒ م ۱۲۹۶ھ (۱۸۷۹ء)

ع عِبَارَاتُنَا شَتَّى وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ

☸☸☸☸☸☸

**اقوال زریں**

- جو شخص ایسا کرد بانی و مظاهرہ کہ تپا ہے وہ سر کر بھی زندہ ہوتا ہے۔  
 علم کا کمال یہ کہ پڑتے پڑتے اس درجہ پر پہنچ جاؤ کہ بالآخر  
 پہنا پڑے کہ میں کچھ بھی نہیں جانتا۔  
 تصوف کے کئی مقامات ہیں۔ توپ سر جو علی اللہ زہد اور توکل۔  
 غمی وہ ہے جس کا دل اللہ کے سوا ہر چیز سے خالی ہو۔  
 ہر چیز کی زکوٰۃ سے اور گھر کی زکوٰۃ سہمان خانہ سے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘

- نعمت کا تحفظ شکر سے اور تکلیف کا تذکرہ صبر سے۔  
● صبر کی دو صورتیں ہیں جو تپا پسند ہوا ہے برداشت کرنا اور جو  
س کا انتظار کرنا۔

١٨) الكشف ج ٢، صفح ٣٨٣، تاريخ العروس ج ٣، ١٩٥٣، معرقاة الفاتح ج ٣، صفح ٢٠٦، تاريخ فيض القدير ج ١، صفح ٣٥٠، ٢١٠، باش محمد صفح ١٤٠.

پس منظر استخاره

سے نکلنے وقت پرندوں اور جانوروں کی آوازوں سے شگون ضرور لیا کرتے تھے۔ بعض جانوروں اور پرندوں کی آواز کو گھس سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ کسی کسی آواز کو سن لیتے تو پھر کام کا ارادہ ترک کر دیتے اور سفر نہ نکلتے۔

(۳) طرق المحصى (کنکریاں پھینک کر فال لینا)

کنگریوں اور دانشوں سے فالیں ڈالنا اور من پر چاٹا عرب عورتوں کا من پسند تھا۔

شیخ عبدالحی محمد دہلوی ۱۰۵۲ھ (۱۶۴۳ء) لکھتے ہیں کہ عرب عورتیں کنگریاں بچھیک کر فال یا کنگری تھیں۔ اگر فال درست آ جاتی تو کام کو اختیار کرتیں اور نہ اسے چھوڑ دیتیں۔

(شرح سفر السعادت، ۴۱۷)

گزر جانے والے جانوروں اور پرندوں کو کہتے ہیں جب کہ بوارح یا کھنکھان سے گزرنے والوں کو کہا جاتا ہے۔ وہ لوگ سواغ اور بوارح سے شگون لیا کرتے تھے جب شگون لینا ہوتا تو جانوروں کو پیچھا دیتے یا پرندوں کو اڑا دیتے۔ اگر وہ ان کے دائیں طرف ہو جیتے تو اسے مبارک شگون سمجھ کر اپنے سفر اور کام پر چلے جاتے اور اگر وہ پھنسے یا جانور ان کے بائیں طرف سے گزر جاتے تو اسے شگون بد جان کر اپنے کام سے لوٹ آتے۔  
(حلی ج ۱۱، ان الکبریٰ ج ۱، جلد ۲، صفحہ ۹۸)

### (۵) سعد و شغل

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ عربوں کے ہاں جانوروں اور پرندوں کی آوازوں اور گزرنے کے انداز سے سعد و شغل کا اعتبار کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ لوگ کچھ مساتوں، ڈولوں اور مینڈوں کو بھی بنیادی اور قدرتی طور پر شگون دیتے تھے۔ مثلاً دامغر و شغول جان کر اس میں بیاضی شادی کرنے سے پرہیز کیا کرتے تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت ڈاکر انا ان کے نزدیک بابرکت کام تھا جب کہ قرعہ و عرق اور قدرہ بران کے دوران میں کوئی امام کام کرنا اور سفر پر نکلیں شخص سمجھا جاتا تھا اور گھروالی، گھر اور گھوڑا تک میں نعمت کے نشان ڈھونڈے جاتے تھے۔

### (۶) استخارہ جالبیہ

کسی امام کا نام سے پہلے استخارہ کرنا یقیناً اہل عرب کا معمول تھا لیکن ان کے ہاں استخارہ کی جو صورت، ہیئت اور نوعیت مروج تھی وہ بالکل یکسو تھی اور بدھاتی نظام کی اختراع تھی۔ اس پر تفصیلی بحث آگے چل کر بیان ہوگی۔

### ظہور اسلام اور اصلاح رسوم

جن رسوم کا عربوں میں ردائے حقان سے لیتی چلتی رہیں دنیا کے دوسرے تمام ممالک اور معاشروں میں بھی موجود تھیں کہ جو فکر و فکر کی ظہنوں کا شکار اور تہمت کی بکڑیوں میں گرفتار تھے۔

### ع مائشہ السلیۃ بالبراحۃ

اسلام اور پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام پوری نوع انسان کیلئے آئینہ رحمت بن کر آئے۔ ان کے ظہور سے نور ہدایت پھیلنے لگا اور ظلمت کفر کا نور

عزیزان پاک کی آمد کی منزل ہے۔ اور وہ بن فور میں پانچ ستاروں پر مشتمل ہے۔

ایک اور شاعر کے اشعار ہیں۔

لَا يَغْلُمُ الْفَسْرَةَ قَلْبًا مَّا يَصْبَحُهُ  
إِلَّا حَوَازِبٌ مِّمَّا يُخْبِرُ الْفَقَالَ

ترجمہ: انسان کورات کے وقت (کسی طرح) پینٹیں چل سکا کر سچ ہوگی تو اس پر یا گزرے گی سوا۔، ان پھولیں مولیٰ خروں کے کہ جس کی فال خور جاتی ہے۔

وَالْفَقَالَ وَالْخُبْرَ وَالْخُفَّانَ كُفَّيْمُ  
مُتَلَلُونَ وَذُوْنَ الْقَيْبِ أَفْقَالُ

ترجمہ: فال گیری ہو یا زبیر اور کابین سب کے سب گمراہی کا شکار ہیں اور امور غیب کے سامنے تو درحقیقت تامل ہی پڑے ہوئے ہیں۔

(بلوغ الارباب ج ۲، صفحہ ۳۳۸، ۳۳۹)

دین حق اور رسول برحق آیا تو اس نے سب سے بڑا انقلاب قدم یہ اٹھایا کہ تمام جالبانہ رسوم کا خاتمہ کر دیا اور شرک کو ختم و دین سے اکھاڑ پابار پہنچا کہ جس کی یہ ساری کہیں برگ و بار نہیں اور خدائے واحد کی پرستش، اس سے مدد اسی سے دعا اور اسی کی رضا کو انسان کا نصب العین قرار دیا۔ کائنات و کائنات اور زجر و طہر و سب حرف و خط کی طرح مٹا دیئے گئے اور دینی حقیقت کا نظری قاطع قائم کیا۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا  
(القرآن، ۸۱: ۱۷)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ عرافت طرق اور طریقت وغیرہ سب بڑبڑ کی ایک قسم ہے اور بخت برہد معبود باطل ہے جس کی کہ لوگ بت تعالیٰ کے سوا پرستش کرتے ہیں۔

(شرح سفر السعادت صفحہ ۳۱۷)

اسلام نے ہر زور و دلائی سے ثابت کیا کہ کبالت اور عرافت کذب و افتراء کے سوا اور کچھ نہیں، جالبانہ فال گیری شخص خوش فہمی یا بے بنیاد فطنتی ہے۔ اس طرح زجر و طہر و توہم کی فصول کا رکن اور سعد و شغل کا چکر و دراصل مضغ و یقین اور بیاض و دین کی خود پیدا کردہ بیاری ہے۔ اب یہ ہمیشہ ہمیش کے لئے مٹ کر دیا گیا ہے کہ خیر و شر معروف و منکر اور امر و نہی کا معیار دین و شریعت ہیں اور مذکورہ بھگولیا اور نجومست کی قطعاً کوئی حقیقت نہیں۔

مولانا شرف علی قاسمی قاضی ۱۳۲۶ھ، ۱۹۳۳ء) فرماتے ہیں۔

"اعلم ان كان المصرد بالسعادة والنحومة مائزہ

الجهلاء من خاصية طيبة في شيء باسباب غير مشاهدة فلي شعبة من النجوم التي نقاها الشرع والسعادة والقبعة بماورد من النصوص في ايام مباركة كذالك الجمعة ورمضان وغيرهما والنحومة من قبلة النصوص كذالك كقولہ عليه السلام لاعلوي ولا طيرة الحديث (رواه البخاري)

وساورد من قولہ عليه السلام الشوم فلي العرافة والدار والنفس متفق عليه بفتر الحديث الآخر الذي رواه ابو داؤد من قولہ عليه السلام ان تكن الطيرة في شيء فلي العرافة والدار والنفس (مشکوٰۃ، باب الفال) وفي العرافة المعنى ان فطر وجودها يكون في هذه الثلاثة والمقصود منه نفی صحة الطيرة على وجه المبالغة۔

(بوارق النوار صفحہ ۵۱۳)

ترجمہ: جان لیجئے کہ اگر سعادت اور نعمت سے مراد جیسا کہ جاہل لوگ سمجھتے ہیں کیا ایسے اسباب کی وجہ سے جو مشاہدہ میں نہیں آتے، کسی چیز میں طبعی خواص میں سے ہو تو یہ علم نجوم ہی کا ایک پہلو ہے کہ جس کی شریعت سے نفی کر دی ہے۔

ہاں سعادت واقع ہونے والے اندر ضرور صرف اس صورت میں کہ جیسا کہ بابرکت ذول کے بارے میں نص وارد ہو چکی ہے۔ مثلاً جمعہ المبارک اور رمضان المبارک وغیرہ۔

اسی طرح نعمت کی نص کی رو سے نفی کر دی گئی ہے۔ رسول پاک کے فرمان کے مطابق چھوٹ چھوٹ اور بھگولیا وغیرہ کو بھٹس ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کہ جو بخاری و مسلم دونوں میں ہے کہ بدبختی عورت، مگر اور کھڑے میں ہوتی ہے کی حقیقت ہے، اس کی وضاحت ایک اور حدیث رسول سے ہوتی ہے۔ جسے امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے کہ اگر بدبختی کسی چیز میں ہوتی تو وہ کھڑے کھڑے اور عورت میں ہوتی۔ بقول صاحب مرقاۃ (عالمی قادری) اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر نعمت کو فخر کر لیا جائے (جو کہ حقیقت میں ہے نہیں) تو وہ پھر ان تین چیزوں میں ہوگی۔ لہذا اس حدیث سے بدبختی کی درست ہونے کی مبالغہ کے انداز میں نفی کر دی گئی ہے۔

علامہ بدرالدین محمد بن علی قاسمی ۸۵۵ھ، ۱۴۵۱ء) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ امام ابوحنیفین حضرت عائشہ صدیقہ کے سامنے دامغریک مینہ نعمت کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے



سے اسی مہینے میں عیادہ اہل حق آتھ جانتے ہی ہو کچھ سے زیادہ کسی کی ازدواجی زندگی خوشگوار رہی ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مجھ سے بڑھ کر (ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے) اور کسی کا مرتبہ تھا؟

(عمدة القاری جلد ۲ صفحہ ۶۰۸)

جہاں تک مرد و زنان کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں امام ابن عبد البر مابقی سنتی ۲۱۲ھ (۸۲۹ء) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کے عہد خلافت ۹۹ھ (۷۱۷ء) میں مدینہ منورہ سے دارالخلافہ دمشق جانے کیلئے روانہ ہوئے تھے تو بنی تمیم کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میری نگاہ آسمان پر پڑی تو کیا دیکھا ہوں کہ مرد و زنان کی حالت میں ہے۔ مجھے اچھا نہ لگا کہ خلیفہ وقت سے کہوں کہ مرد و زنان میں ہے۔ لہذا عرض کیا امیر اہل مدینہ انھیں کوئی سختی آج نہ آج چاند کیا خوشنما دکھائی دے رہا ہے۔ حضرت عمرؓ نے یہ سنا تو کھینچ کر دیکھا تو کہنے لگے اچھا میں بھی گیا کہ آپ مجھے یہ بتانا چاہتے تھے کہ مرد و زنان میں ہے۔ بیانی یاد رکھو جتنا نام سورج چاند کے وسیلے سے نہیں لٹکا کرے بلکہ ہم تو کھنکھناتی آواز کے سہارے سفر کیا کرتے ہیں کہ جو واحد اور بقبار (یکتا اور سب پر غالب) ہے (یاد رکھو انہیں انہیں الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۸)

ستارہ کیامیری تقدیر کی خبر دے گا  
وہ خود فراموشی افلاک میں ہے خوار و ذلیل

(اقبال)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی طبرہ (دہلوی) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضور در کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی کام کرنے یا چھوڑنے کے معاملے میں دہلوی نے قطعاً اعتدال نہیں کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ دہلوی تو خرگوش ہے۔ اگر کبھی کسی کے دل میں وہم کا گزرتو ہوجائے اور وہ پھر خدا پر توکل کر لے تو ضرور اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ یہ فیصلے کو ایسے موقع پر دینا عبادہ یعنی چاہئے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تُخَيِّرْ بَيْنَ خَيْرٍ وَلَا خَيْرٍ اِلَّا خَيْرًا وَلَا خَيْرٍ اِلَّا خَيْرًا وَلَا خَيْرًا اِلَّا خَيْرًا۔ ایک اور روایت میں دعائیں طرح ہے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرَاتِكَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا تَذَلِّغْ لَنَا الشَّيْءَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا تَخْلُوكْ وَلَا تُفَوِّضْ اِلَّا بَالَهُ۔

(شرح سزا سعادت صفحہ ۴۱۷)

صاحب مفتاح دارالسعادت (حافظ ابن قیمؒ) کہتے ہیں کہ دہلوی سے اگر کوئی (نفیاتی) نقصان پہنچ سکتا ہے تو صرف ایسے شخص کو ہی پہنچتا ہے کہ جو اس سے ڈرنا اور خوف کھانا تو ہو کیونکہ ایسے شخص کو بطرح طرح کے

قاضی ابن الخوی نے اپنے احرام کے کپڑے آتارے اور اس شخص کو عطا کر دیئے کہ جس کے پاس وہ کتا بھی اور بہت زیادہ خوش ہوئے۔

(بغیۃ الوعاة جلد اول صفحہ ۳۲۱: ۳۲۲)

آستارہ مسنونہ کے بعد اس طرح کی فال لینا بعض بزرگوں سے منقول ہے لیکن یہ ان کا معمول نہیں تھا بلکہ کبھی کبھی اللہ وہ ایسا لیا کرتے تھے۔ مثلاً ابو جعفر عیادہؒ اپنی غلطی ۳۹۵ھ ۱۰۰۳ء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ دیکھ رہا ہوں مجھ پر بھاری بھوری بھاری سزا کا ارادہ ہوا لیکن دل میں ناگواری کا شدید احساس تھا۔ چنانچہ درود کتل آستارہ اور ادا کرنے اور دعائے آستارہ مانگنے کے بعد برکت اور فال کی غرض سے قرآن پاک کھول کر دیکھا تو اچھا میرا کھواں آیت پڑا۔

وَأَنزَلَ الْبُخْرَ دَخَّوْا أَهْلَهُ جَذَعُفُوفُونَ (الفرقان: ۲۴)۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ سب کے سب دوران سفر میں غرق ہو گئے۔

(کتاب الصلوات جلد اول صفحہ ۳۲۲: ۳۲۳)

### دور جاہلیہ اور نوعیت آستارہ

روم، یونان اور ہندوستان وغیرہ تمام ممالک میں قدیم الایام سے پیش بینی جیتن ہو گئی اور انہم حالات میں اجازت و ممانعت معلوم کرنے کی غرض سے ہر بڑی عبادت گاہ کے ساتھ دارالآستارہ بھی ہوا کرتا تھا بعض معبد تو بطور خاص اس مقصد کے لئے وقت تھے۔ مثلاً دہلی (DELPHI) اور ڈوڈونا (DODONA) وغیرہ، یونان ذرا لے سے معلومات حاصل کرنے کا عمل اور اکل (ORACLE) کہلاتا تھا خاص کے معنی روحانی طور پر جواب دینے اور غیب گوئی کے ہیں۔ اس لفظ کا نفاذ لاطینی لفظ (ORARE) (بولنا) ہے۔

مختلف کاموں کے استیجار کے لئے مختلف طریقے مروج تھے۔ یونانیوں کے ہاں عام طریقہ یہ تھا کہ طالب جواب اس معبد میں جا کر سوچایا کرتا تھا اور خواب کے ذریعہ ایسا جواب پانے کا آرزو مند ہوتا تھا۔ اہل روم اس طرح طرزیہ کو اپناتے ہوئے تھے وہ تھا کہ قرعہ ڈالتے تھے۔ بقول سیرس (CICERO) قرعہ اندازی کے لئے کھڑکی کی تختیاں کام میں لائی جاتی تھیں جن پر مختلف جواب پہلے سے لکھے ہوتے ہوتے تھے اور کسی کو ایک تختی اٹھانے کے لئے کہا جاتا تھا۔ اس تختی پر جو جواب نکل آتا اسے قطعی اور الہامی سمجھا جاتا تھا۔

(انگریزی ویکیپیڈیا پر مبنی ۱۷ جولائی ۲۰۰۷ء صفحہ ۸۳۰)

ماہنامہ طلسمانی و نیا دین

آستارہ ۸۹ نمبر

جنوری فروری ۲۰۰۷ء

فال سن ہوگی کیونکہ ان میں کامیابی کی طرف اشارہ ہے۔  
شیخ الاسلام محمد تقی کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے بھیجی گئی فال یہ ہے کہ جب کوئی شخص عازم سفر ہو تو وہ کسی شخص کو اسے سلام، اسے سلامت کہہ کر پکارتے: نے سے یا کسی پیارہ ہو اور دو یا شانی یا معانی کہتے ہوئے کسی کو کہتے۔

(حاشیہ السراج المبرور جلد ۲ صفحہ ۳۶۰)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نیک فال لیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب کوئی شخص سامنے آتا تو اس کا نام روایت فرمایا کرتے تھے۔ اگر اس کا نام راشد (ہدایت والا) شیخ (کارنامہ) مطلق (غیر وابستہ) وغیرہ ہوتا تو خوش ہو جایا کرتے اور اس سے رشاد و ہدایت اور کامیابی کا پرانی کی فال لیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام باتوں میں سے فال لیا کرتے تھے۔ جب کسی جگہ کا کسی کو حال بنا کر پہنچتا ہوتا تو پہلے اس کا نام روایت فرماتے۔ اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو خوش ہوتا اور نام برا ہوتا تو ناگواری کے آثار بشر سے ظاہر ہوجاتے۔ اسی طرح گاؤں، ندیوں اور منزلوں کے ناموں سے بھی فال لیا کرتے تھے۔

(شرح سزا سعادت صفحہ ۴۱۷)

کتاب امادیث کے باب الاسامی کی روشنی میں بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی لوگوں کے نام ان کے قبول اسلام کے بعد بدل دیئے تھے۔ نام بدلنے کی یوں تو اور بھی وجوہات تھیں لیکن انہم جو بنی افکار ہیں۔

امام جلال الدین سیوطیؒ تم ۹۱۱ھ (۱۵۰۵ء) کا ایک واقعہ لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ الشہاب محمودؒ کاشی کا بیابان ہے کہ ایک سال قاضی ابن الخوی اور میں نے اٹھنے ج گیا۔ ہم جب مقام موقف (عرفات) میں تھے تو ہمارے بائیں دھڑے میں ذکر فی فی نفس الہیث کا تذکرہ جل نکلا۔ قاضی صاحب کہنے لگے کاش یہ معلوم ہوجاتا کہ ہم نے تو خدا کو یاد کیا ہے بھلا ہمیں کسی بلا لگائی میں ملے یا نہ ملے یا کیا ہے یا نہیں۔ اچانک ایک کتاب کا عطا کر کے اور اگر اہل ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اس کے پاس کوئی کتاب ہے۔ میں نے قاضی صاحب سے عرض کیا تو اس کتاب میں دیکھیں اور اس سے فال لیں۔ چنانچہ اس سے کتاب لے کر پہلا صفحہ ہی کھولا تھا کہ اس کا نام یہ طرف ابن الخویؒ تھا جس پر شہر نظر پڑا۔

لَكَ الْبَصَارَةُ فَاصْنَعْ مَا عَلَيْكَ فَقَدْ

ذُكِّرْتَ ثُمَّ عَلِيٌّ نَفَاتِيكُ مِنْ عَوَجِ

کے پاس تیرا انتظام کرنے والے ملا لگا نظر ہوئے ہیں۔ جماعت صفحہ ۵۷۔





کتاب ہی سے پڑھ لے۔ استخارے سے کسی معاملہ کا انجام معلوم کرنا مطلب و مقصد نہیں ہوتا بلکہ مباح امور میں سے بہتر اور بھلائی والے کام کو مبرا اور بہتر سے پر خدا کی توفیق طلب کرنا اور اس کے بارے میں رہنمائی پانا ہے۔

## غرض و غایت استخارہ

بقول مولانا اشرف علی تھانویؒ استخارہ کی حقیقت یہ ہے کہ کسی امر کے قرین یا خلاف مصلحت ہونے میں تردد ہو تو دعا کے خاص یا خاص طرح کے قرین یا خلاف اہل حق ہوں۔ اس کے بعد قلب میں جو امر عزم کے ساتھ آئے اس میں تیرہمیں۔ پس استخارے کی غرض رفع تردد ہے نہ کہ انکشاف کسی واقعہ کا۔ (الکشف عن مہیات التصوف صفحہ ۱۲)

دیے بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ استخارے سے مستقبل کے واقعات اور کام کے انجام کا انکشاف بھی ممکن ہے۔ یہی کہ انہوں نے کشف حالات کے سلسلے میں دلائل یا کس قرآن کو دیکھے اور ام ذات کی خبریں لگانے پر تہرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ (ملاحظہ ہوں۔)

(القول بالجمل صفحہ ۶۲۰۱)

## استخارہ نعم البدل

زمانہ جاہلیت کے تمام ذرائع علم اور طلب خیر کے فرودہ طریقوں کے خاتمے اور انہیں کا عدم قرار دینے کے بعد اسلام نے استخارے ہی کو ایک بہتر بدل کے طور پر پیش کیا۔ بلاشبہ کسی کام کے کرنے سے پہلے یہی رہنمائی کا واحد ذریعہ ہے۔ بشرطیکہ وہ کام شرعی لحاظ سے نہ تدرست بھی ہو۔ علمائے اسلام نے جاہلی رسوم کے ترک کے بعد استخارے سے اس منفرد پہلو کو نمایاں کرکے کیا خاطر اظہار خیال کیا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہوں۔

(۱) حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: (۱۳۷۳ھ)

وَأَنْ تَسْتَفْهِمُوا بِسَلاَءٍ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ فِئْطُ (القرآن) ای تعاطیہ فسق و غشی و ضلالہ و جہالہ و شرک و قد امر اللہ المؤمنین ان یرددوا فی امورہم ان یستخیروہ بان یعبودہ ثم یسالوہ البخیرۃ فی الامر اللہی یریدونہ۔

(تقریر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۱۳)

ترجمہ: اور یہ کہ تم پانے کے تیروں سے قسمت معلوم کرنا چاہو تو یہ بھی فسق ہے۔

الاستخارہ

(چند اہل الباز جلد ۲ صفحہ ۱۹)

طاس سید مرتضیٰ زبیدیؒ ۱۳۰۵ھ (۱۷۹۱)

لا یطال هذا الاشياء جعل النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم صلاۃ الاستخارہ بعدلھا الدعاء المأثور کما هو المشہور (تحف السادة المتقین ۱۳۸۶ھ ص ۱۲۰)

ترجمہ: ان جاہلانہ اور شرکاتہ چیزوں کو پاٹل قرار دینے کی خاطر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استخارہ اور اس کے بعد مسنون دعا کو یہاں مشہور ہی سے مقرر فرمایا۔

ترجمہ: اہل جاہلیت کو جب سفر، شادی یا کاروبار کے کاموں میں کسی ضرورت پیش ہوتی تو وہ پانے کے تیروں سے قسمت معلوم کیا کرتے تھے۔ پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کیونکہ یہ بنیادی طور پر ناقابل اعتماد ذریعہ تھا اور جس اتفاق پر اس کا وجود تھا۔ مزید برآں یہ ان کے امری ربی اور نہ ربی کے قول کی وجہ سے بلاشبہ انہیں انہیں اختیار تھا۔ پس اس کی جگہ انہیں استخارہ بطور بدل دیدیا گیا۔

## حدود استخارہ اصولی بحث

حدیث شریف میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ متوفی ۷۳ھ (۶۹۰ء) کی مشہور روایت ہے۔ (شیخ بخاری جلد اول صفحہ ۱۵۵، سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۶۳)

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا۔

ترجمہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم (صحابہ) کو سارے کاموں میں استخارے کی تعلیم دیتے تھے۔

بانی الشریعہؐ تو اس حدیث سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ استخارہ ہر کاموں میں کرنا چاہیے، لیکن بعض شریعتین کی تصریح کے مطابق اس عمویت میں بھی مراد خصوصیت ہے۔ یعنی خاص امور میں استخارہ کی ضرورت ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ دوسری کتب سنن شافعی جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ میں کُلِّیًّا کا لفظ روایت نہیں کیا گیا۔ امام ابی حنیفہؒ کی روایت میں اس کا لفظ نہ آیا۔ لکھتے ہیں۔

هل هو على عمومہ أو هو عام والمراد به الخصوص

محممل لكن الاظهر أن عام والمراد به الخصوص به ليل أن الواجبات مطلوبة فإن اتى بها والأ عوقب فإن كفا فلا يستغنى فلهذا هو العذاب على تركها والمجرات ايضا مستوعب فليغلب۔

(بہار النور جلد ۲ صفحہ ۸۶)

ترجمہ: سوال یہ ہے کہ آیا قول "امور" عمویت پر دلالت کرتا ہے یا یہ ہے تو عام کس سے مراد خاص ہے۔ سب سے زیادہ ظاہر امر تو یہ ہے کہ یہ کو عام ہے تاہم اس سے مراد خاص ہوگی اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ کلمہ تمام واجبات کی ادائیگی مطلوب ہے۔ جو شخص بھی فراموش واجبات کو ترک کر دے گا وہ مرایا ہے بغیر نہیں رہے گا۔ لہذا کسی ایسے معاملے میں استخارہ نہیں کیا جاسکتا کہ جس کے ترک کرنے پر عذاب ہوتا ہو یا کسی طرح حرام کردہ امور میں کہ جن کا ترک ممنوع ہے۔

اس موقف کے برعکس بعض شارح عمویت کے قائل کہ گمان یہ ہے۔

قولہ فی الامور کلیہ ای فی دقیق الامور وجلیہ لانہ یحب المؤمن رد الامور کلیہ ای فی اللزج وخیل والبرہ من الخول والقوة البلیہ۔

(عمدۃ القاری جلد ۲۳ صفحہ ۱۱)

ترجمہ: ان کے قول کے مطابق فی الامور کلیہ کا مطلب یہ ہے کہ چھوٹے بڑے سارے معاملوں میں۔ کیونکہ یہ کلمہ مومن اپنے سارے معاملات کو خداوند تعالیٰ کی طرف لوٹا دینا پسند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے انہیں طاقت اور قوت سے اظہار بیزاری کرتا ہے۔

حافظ ابن جریر عملاً "۸۵۴ھ، ۱۳۷۳ھ" فرماتے ہیں۔

یضاد العموم العظیم من الامور والحقیق قوت حبیب یترب علیہ الامر العظیم۔ (شیخ البخاری جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۳)

ترجمہ: بڑے اور چھوٹے سب معاملے اس عوم میں داخل ہیں کیونکہ بہت سے اونڈی درجے کے معاملے ایسے ہیں کہ ان پر بڑے معاملے کی بنیاد بنتی ہے۔

قاضی محمد بن علی شافعیؒ ۱۲۵۰ھ (۱۸۳۳ء) کہتے ہیں کہ اس میں عمویت کی دلیل ہے۔ انسان کو کسی کام کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے اسے خیر سمجھنا چاہیے اور اس کے اہتمام میں غفلت سے کام نہیں لینا چاہیے کہ اس میں استخارہ کرنا ہی چیز بدیہا جائے کیونکہ بہت سے ایسے کام







حاصل ہوتا تھا کہ طلب کرتا ہوں۔ (حاشیہ غلطی ص ۲۲۸)  
 شیخ مبارک پوری نے یہ مطلب بیان کیا ہے کہ میں تھا سے اس  
 بات کا بیان کرنا طلب کرتا ہوں کہ کون سی چیز میرے حق میں بہتر  
 ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح جلد ۱ ص ۲۳۵)

پہلی ٹک۔ ساتھ، تیسرے علم کے  
 اس میں بے تعلیل کے لئے ہے یعنی تحقیق تو سب سے زیادہ  
 جانتا ہے۔ (نیل الاثر جلد ۱ ص ۸۲)

بقول ملاحظی قارئین سبب تیسرے علم کے اور مراد یہ ہے کہ میں تھا  
 سے کرنے اور چھوڑنے کے دو کاموں میں سے بہتر کام کے لئے اپنے  
 شرح صدر کی درخواست کرتا ہوں کیونکہ تیرا علم تمام امور کی کیفیات  
 اور ان کے کلیات و جزئیات کا احاطہ کرتے ہوئے ہے۔ انہی صفات کا  
 مالک ہی درحقیقت بہتر کا احاطہ کر سکتا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۳ ص ۲۰۶)  
 یہاں ب استغاثت کے لئے بھی ہو سکتا ہے مراد یہ ہوگی کہ میں  
 تجھ سے تیرے علم کا سہارا لے کر ادراکی کا واسطہ دے کر طلب خیر کرتا  
 ہوں۔

استفدوک۔ میں قدرت طلب کرتا ہوں تھا۔  
 میں تجھ سے طلب کرتا ہوں کہ تو مجھے اس کام کے کرنے کی  
 قدرت دے دے مزید یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ میں تجھ سے یہ مانگتا  
 ہوں کہ تو میرے لئے اس کام کا کرنا میرے لئے مقدر کر دے اور  
 یہاں مقدر ہونے سے مراد کام کا سبب و سرانجام دینا ہوگا۔

(نیل الابرار جلد ۱ ص ۱۵۵) ارشاد الہی جلد ۹ ص ۲۱۵  
 بقدر شک۔ ساتھ قدرت تمہاری تمہاری قدرت کے ساتھ  
 بعلمک۔ کی طرح اس میں بے تعلیل کے لئے ہے  
 مطلب یہ ہوا کہ کیوں کو تو یہ تو بے شک قادر مطلق ہے۔ یا بے لجز  
 استغاثت ہے تیری قدرت کی مدد سے یا پھر استصاف کے لئے ہوگی  
 یعنی تیری ہی قدرت کے۔

اسالک من فضلک العظیم۔ میں سوال کرتا ہوں تجھ  
 سے تیرے فضل عظیم میں سے کچھ فضل کا۔

اس میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ رب العالمین کا اپنے  
 بندوں کو کچھ دینا دراصل اس کا فضل و کرم ہے۔ کسی شخص کا خدا پر اس کی  
 نعمتوں کے بارے میں کوئی حق نہیں۔ اہل سنت کا یہی مذہب ہے۔  
 (نیل الابرار جلد ۱ ص ۱۵۵) اس لئے مطلب یہ ہوگا کہ میں تیرے فضل و

کرم سے جو بہت بڑا ہے سوال کرتا ہوں گو یہ میرا حق تو نہیں اور نہ تجھ  
 پر میرے سوال کا پورا کرنا واجب ہے۔

(حلیات السنی علی اسنن الشافعی جلد ۱ ص ۱۲)  
 امام غلطوی کہتے ہیں کہ اس جملے سے مراد یہ ہے کہ تیرے فضل  
 عظیم میں سے کچھ فضل (مبارکی) کا سوال کرتا ہوں اور اگر اس میں  
 مفقود ہو کہ عذوبہ مانا جائے تو اس میں بیان اخیر مقدر ہوگا یعنی میں  
 تیرے علم فضل و کرم سے بھلائی کی وضاحت کا سوال کرتا ہوں۔

(حاشیہ غلطوی ص ۲۲۸)  
 ملاحظی قارئین کہتے ہیں: ای تعین الخیر و تبیینہ و  
 تقدیرہ و تبسره و اعطاء القدورہ لی علیہ (مرقاۃ المفاتیح ج  
 ص ۲۰۶) یعنی میں تیرے عظیم فضل و کرم سے خیر کو تعین کرنے، اس کو  
 واضح کرنے، اس کو میرے لئے مقدر کر دینے، اس کی آسانی پیدا  
 کرنے اور اس پر مجھے قدرت عطا کر دینے کا سوال کرتا ہوں۔

فلنک تقدر۔ جس بے شک تو ہی قدرت رکھتا ہے۔  
 بلاشخصی کہ تو میرے لئے خیر پر قدرت کا احاطہ حاصل ہے۔ (خوارسائی)  
 ولا أقدر۔ اور میں تو قدرت نہیں رکھتا۔  
 کیوں کہ مجھے تو از خود کسی بھی چیز پر قدرت حاصل نہیں سوائے  
 اس کے کہ تو مجھے اس پر اپنی قدرت اور طاقت سے قدرت بخش  
 دے۔ (خوارسائی)

وتعلم۔ اور تو جانتا ہے۔  
 کیوں کہ تیرا علم تمام اشیاء کے خیر و شر، جز و کل اور ممکن و ناممکن  
 وغیرہ کا احاطہ کرتے ہوئے ہے۔

ولا أعلم۔ اور میں نہیں جانتا  
 میں نہیں جانتا کسی چیز کو ان میں سے سوائے اس کے کہ تم بتاؤ  
 اور الہام کر دو یعنی میرے دل میں کوئی بات ڈال دو۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۳ ص ۲۰۶)  
 ان کنت تعلم۔ اگر تو جانتا ہے، یقیناً تو جانتا ہے۔

یعنی یہ ہیں کہ ان (اگر) کے ہوتے ہوئے اس جملے کے  
 معنی یہ ہیں کہ اللہ بے شک تو جانتا ہے اور کلام کو شک کے محل میں  
 اس لئے رکھا گیا ہے کہ خدا کی طرف توفیق اور اس معاملے میں اس  
 کے علم کے ساتھ راضی رہنے کے معنی پیدا ہو سکیں۔ اس کو اہل بلاغت  
 تجاہل عارفانہ کہتے ہیں اور شک کی آمیزش کلام میں یقین کے معنوں

میں ہوتی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح جلد ۳ ص ۲۰۶)  
 بقول غلطوی یہاں شک کی نسبت دماغ کے والے کی اپنی  
 ذات سے متعلق ہے نہ کہ خداوند تعالیٰ سے جو علام الغیوب ہے۔  
 یہاں شک خدا۔ اصل علم کے بارے میں نہیں بلکہ (انسان)  
 کے اپنے (خیر و شر) جانتے۔ (بارے میں ہے)۔

(شرح لکھنوی جلد ۲ ص ۱۶۹) مع الابرار جلد ۱ ص ۱۵۵  
 ایک راوی ابو ذر کی روایت میں جو انہوں نے انہی اور  
 انسلی سے کی ہے اس میں ان (اگر) کا لفظ سارے سے ہی نہیں۔  
 (ارشاد الابرار جلد ۹ ص ۲۱۵)

هذه الاثم۔ اس (خاص) معاملہ میں  
 مراد یہ ہے کہ خذ اثمی کی جگہ زبان سے اس کا نام ذکر کرے  
 هذه النكاح، هذه البيع، اور هذه الشقة وغیرہ کے اپنے دل  
 میں اس کا نام کا خیال لائے۔ (شرح لکھنوی جلد ۲ ص ۱۷۰)  
 أو قل۔ یا فرمایا۔

بقول حافظ عسقلانی یہاں راوی کو اس میں شک ہے کہ  
 آنحضرت نے فی دینی و معاشی و عاقبہ امری تینوں الفاظ  
 کی جگہ فی معاشی و عاقبہ امری و آجلہ فرمایا تھا صرف آخری دو لفظوں  
 معاشی و عاقبہ امری کی جگہ فی ماضی امری و آجلہ پڑھنے کے  
 لئے ارشاد فرمایا حدیث ابی سعید الخدری اور حدیث ابن مسعود میں  
 ماضی امری پر اکتفا کیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت ابوالباب انصاری  
 اور حضرت ابو ہریرہ کی روایات میں بھی اس تفسیر کا کوئی شک واقع  
 نہیں ہوا۔ (نیل الابرار جلد ۱ ص ۱۵۵)

کہانی نے کہا ہے کہ چون کہ یقینی طور پر یہ معلوم نہیں ہے کہ  
 آنحضرت نے اس مقام پر کیا الفاظ ارشاد فرمائے تھے لہذا دعا مانگتے  
 والے کو یہ دعا میں بار مانگ لیجئے میری ہوگی، پہلی دفعہ فی دینی  
 و معاشی و عاقبہ امری کہنا چاہئے دوسری دفعہ فی معاشی  
 امری و آجلہ اور تیسری دفعہ فی دینی و عاقبہ امری کہنا چاہئے  
 چاہئے۔ (شرح لکھنوی جلد ۲ ص ۱۶۹) ارشاد الابرار جلد ۹ ص ۲۱۵  
 شیخ حسن شربانی کہتے ہیں کہ دونوں روایات کو اکٹھا کر لینا  
 چاہئے جس عاقبہ امری و عاجلہ و آجلہ کہنا چاہئے۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۳ ص ۲۰۶)  
 علامہ شمس الدین جزری شافعی م ۸۳۳ھ، ۱۲۲۹ء اپنی کتاب

حسن صغیر کی اپنی شرح مباح میں کہتے ہیں کہ اُز (یا) کا حرف دو  
 مقامات میں سے انتخاب و اختیار کے لئے ہے یعنی چاہو تو یں کے  
 بعد "و معاشی و عاقبہ امری" کہہ لو اور اگر چاہو تو "فی دینی"  
 کے بعد "عاجلہ امری و آجلہ" کہہ لو۔

یہی کہتے ہیں کہ یہاں انتخاب و اختیار کی بات نہیں بلکہ صرف  
 راوی کو شک ہے کہ آنحضرت نے عاقبہ امری کا کیا اجمال  
 امری و آجلہ فرمایا تھا۔ اگر عطا اور مضاف کا آتی بات برائے حق  
 ہے کیوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ تیری چار تیس ہوتی ہیں جو بھلائی  
 دنیا کی بھلائی کو چھوڑ کر صرف دین کی ہو تو وہ ابدال کو مطلوب ہے۔  
 دنیا کی بھلائی تو ادنیٰ درجے کی چیز ہے جب کہ اخروی فائدہ کی  
 بجائے دین دنیا کا فوری فائدہ یا دنیا دین کے اعتبار سے تاخیر سے  
 فائدہ یقیناً اچھی شے ہے اور جب یہ سارے فائدہ کے اور بھلائیاں  
 یک جا ہو جائیں تو یہ بلاشبہ سے بہتر بات ہوگی۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۳ ص ۲۰۶)  
 فاقدرہ لی۔ جس پر مقدر کر دے، اسے میرے لئے، یہی مجھے  
 اس پر قدرت دے۔

حافظ ابوبکر النابسی م ۳۰۳ھ، ۱۰۱۲ء کہتے ہیں اسے ہمارے  
 یہاں وال کی زیر کے ساتھ پڑھتے ہیں جب کہ اہل شرق دال کو پیش  
 دیتے ہیں کہ کہانی کہتے ہیں کہ اس جملے کے معنی یہ ہے کہ تو مجھے اسے  
 کر گزرنے کی قدرت عطا کر دے یا وہ کام میرے لئے مقدر  
 کر دے۔ مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کا کرنا  
 میرے لئے آسان کر دے۔ (نیل الابرار جلد ۱ ص ۱۵۶)

میر کہ شائد نے کہا ہے کہ اس کے معنی ہیں ادخلہ تحت  
 قدرتی یعنی اس کا کرنا میرے بس میں کر دے۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۳ ص ۲۰۶)  
 فشرینی فی دینی و معاشی و عاقبہ امری۔ شر ہو میرے لئے میرے دین  
 میں اور میری زندگی میں۔

ابوبکر سنجدی م ۱۲۸ھ، ۱۷۲۵ء کہتے ہیں کہ وہ معنی اور کو یہاں  
 خیر فقی کے جملے کے برعکس اُز (یا) کے معنوں میں لینا چاہئے کیوں  
 کہ تیرے درجہ اور ہر پہلو سے مطلوب ہے جب کہ شر فساد کی پہلو سے ہو  
 وہ انسان سے دور رہنا چاہئے۔ (حلیات السنی علی اسنن الشافعی جلد ۱ ص ۱۲)  
 فاصرفه عنی۔ جس اسے (شر کو) تو چھوڑ دے مجھ سے۔



یعنی میرے اور اس (شر) کے درمیان میں دوری پیدا کر دے، مجھے اس کے کرنے کی طاقت دے اور میرے لئے اس کے کرنے اور عملی جامہ پہنانے میں دشواری اور مشکل پیدا کر دے۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۳ ص ۲۸۸)

واضحیٰ عنہ۔ اور تو پھر مجھے اس (شر) سے۔ ابن الملک کہتے ہیں کہ اس میں قول فاصرفہ کی تاکید ہے کیوں کہ انسان شر سے نہیں ہوتا جب تک کہ وہ خود اس شر سے دور نہ کر دیا جائے۔ یہ بھی درست ہے کہ فاصرفہ سے مراد یہ ہے کہ مجھے اس کے کرنے کی قدرت دے اور اصرافیٰ عنہ سے مراد یہ ہوگی کہ میرے دل کو اس شر سے پھیر دے یہاں تک کہ دل بھی اس میں مشغول نہ رہے۔ (حوالہ سابق)

قاضی شوکانی کہتے ہیں کہ ان جملوں میں جس بات میں بھلائی نہ ہو تو اس سے بچھڑنے کے تمام پہلوؤں کی کمال ترین طلب ہے۔ اس میں صرف برائی کو بچھڑنے کی درخواست نہیں کی گئی بلکہ اگر دل بھی اس کے حاصل کرنے کا آرزو مند رہے تو اس کے دل کو کبھی اطمینان نصیب نہیں ہو سکے گا۔ (نیل الاوطار جلد ۳ ص ۸۴)

اُذْهِبْنِیْ بِہٖ تَوَاضَعِیْ بِنَادِیْ شَہْءِ اس کے ساتھ۔ وَضَعْنِیْ کَافِلِ امر (صدر) ترضیہ سے بنا ہے اور یہ کسی چیز کو راضی کر دینے کو کہتے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح جلد ۳ ص ۲۹۸)

بعض روایات میں الوضعیٰ بہ آیا ہے جو ارحا (راضی کرنے سے جس کے معنی یہ ہے کہ خدا مجھے شر دور ہو جانے اور خیر کے حاصل ہونے پر راضی کر دے۔

قاضی شوکانی کہتے ہیں ورنہ جب انسان کے لئے خیر مقدر ہو جائے اور وہ اس پر راضی نہ ہو تو اس کی زندگی مکدر ہو جائے گی اور خدا کے فیصلے اور تقدیر پر راضی نہ ہونے کی وجہ سے گناہ کا بھی ہوگا حالانکہ کسی پر وہ راضی نہیں ہو کر خیر ہی تھا۔ (نیل الاوطار جلد ۳ ص ۸۴)

وَفَسِّیْ خَسْبَیْہُ۔ اور (استخارہ کرنے والا) کام لے لاپنی ضرورت کا۔

یہ فرمان رسول یعنی حدیث قولی کا حصہ نہیں ہے بلکہ راوی کا قول ہے۔ یہ حاجت کا بیان کرنا خاص ہذا الامر کے مقام پر ہوگا۔ حرف مدعا زبان پر لانا بھی چنداں ضروری امر نہیں۔ بس دل میں استخارہ اور نیت میں اس کا مکتوم تشریح کر لینا کافی ہوگا۔ (مرقاۃ المفاتیح جلد ۳ ص ۲۹۹)

### طریق حدیث اور اختلاف الفاظ

حدیث جاہلہ احادیث استخارہ کے سلسلے میں بنیادی اور مرکزی نوعیت کی حدیث ہے اور اس میں استخارہ کی کمال اور اصل صورت بیان کی گئی ہے۔ اس حدیث کے مختلف طریقوں اور استخارہ سے متعلق دوسرے صحابہ کرام کی مرویات اور احادیث کے الفاظ میں جو کمی بیشی یا اختلاف ہے، اس کی حقیقت اور کیفیت حسب ذیل ہے۔ صحیح بخاری کی کتاب التوحید میں منقح بن یسعی کی روایت کے مطابق پہلے یُعَلِّمُنَا (ہمیں سکھایا) کی جگہ یُعَلِّمُ اصحابہ (اپنے صحابہ کو سکھاتے تھے) اور دوسرے یُعَلِّمُنَا کی جگہ یُعَلِّمُنْہُمْ (ان کو سکھاتے تھے) کے الفاظ ہیں۔ (صحیح بخاری جلد ۱ ص ۱۰۹۹)

جامع ترمذی کے ابواب الوتر میں یہاں یہ حدیث موجود ہے وہاں فی الامور کے بعد کَلِّمْنَا (تھام) کا لفظ نہیں ہے (سنن ابی داؤد جلد ۱ ص ۱۵۳، سنن ابن ماجہ ص ۹۹) جب کہ سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں فی الامور (معاملات میں) بھی نہیں (اسنن الکبریٰ جلد ۳ ص ۵۳) سنن بیہقی میں فی الامور کی بجائے فی الامور (کام میں) اور یقول کے بعد قَلَّا (ہمیں) کا اضافہ ہے۔

حدیث ابی سعید الخدری حدیث ابی ہریرہؓ میں خَمَّ (تصدیک) کی جگہ اَزَادَ (ارادہ کیا) کا لفظ روایت ہوا ہے۔ (موارد اشمان ص ۱۷۷) اسی طرح حدیث ابن مسعودؓ میں جو طبرانی کی معجم میں موجود ہے اس میں عَلَّمْنَا زَسُوْهُ اللّٰہُ الاستخارۃ (رسول پاکؐ نے ہمیں استخارہ کے کلمہ دی) اور خَمَّ کی جگہ اَزَادَ کا لفظ پایا جاتا ہے۔

(نیل الاوطار جلد ۳ ص ۸۴) اکثر و بیشتر روایات میں بِاَلْاَمْرِ مَعْرِفَ (دال کے ساتھ) استعمال ہوا ہے لیکن ابویوسفؒ کی سند طبرانی کی معجم اور ابن ماجہ کی صحیح میں حضرت ابوسعید الخدریؓ کی مروی ایک حدیث استخارہ میں اِذَا اَزَادَ اَحَدُکُمْ اَمْرًا کَاْمِلَہٗ۔ (لوگو! ہاں جلد ۵ ص ۵۱۰)

حدیث جاہلہ کے قریب قریب تمام طرق میں دو رکعت نماز استخارہ ادا کرنے کی صراحت ہے اور حضرت ابویوب انصاریؓ کی

کے مزید الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ سنن بیہقی میں روایت استخارہ فاقدرہ لی کے بعد وَیَسِّرْ لِّیْ وَیَسِّرْ لِّیْ فِیْہِ پر ختم ہو جاتی ہے۔ عام طور پر فاقدرہ لی الخیر کے بعد حیث مکان (جہاں وہ ہو) ہے لیکن سنن ابن ماجہ میں حیث مکان (جو کچھ بھی ہو) کی روایت ہے جب کہ حدیث ابی سعید الخدریؓ میں ابن کان (جہاں کہیں ہو) اور لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا اضافہ ہے۔ (حوالہ سابق) بقول ملا علی قاریؒ سنن ابی ایک روایت میں حیث کسب (جہاں کہیں ہو) اور بزرگاری روایت میں وَاِنْ کَانَ غُیْبًا ذَالِکَ خَیْرًا اَفَوْضَلُ لِلْخَیْرِ حُثَّ کَانَ (اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور جگہ ہو تو مجھے خیر کی توفیق دے جہاں وہ ہو) اور ابن حبان کی روایت میں خَیْصًا کَانَ (جہاں کہیں ہو) اور دوسری روایت میں اَیْنَکُمْ کَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے الفاظ ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد ۳ ص ۲۸۸) وَضَعْنِیْ بِہٖ یَا اُذْهِبْنِیْ بِہٖ مِنْہِ (اس کے ساتھ) کی بجائے طبرانی کی معجم اور مسلم میں حدیث ابن مسعودؓ کے مطابق وَضَعْنِیْ بِقَضَائِکَ (تو اپنے فیصلے پر مجھے راضی کر دے) اور حدیث ابی ایوب انصاریؓ میں وَضَعْنِیْ بِقُدْرَتِکَ (اپنی قدرت ہی کے ساتھ مجھے راضی کر دے) کے الفاظ ہیں۔ (نیل الاوطار جلد ۱ ص ۱۵۶)

### روایان حدیث جاہلہ اور جرح و تعدیل

استخارہ کی مشہور ترین حدیث حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے سرکار رسالتؐ آپ سے سنی ہے اور ان سے حضرت محمد بن مسلمہؒ نے ساعت کی۔ پھر ان سے حضرت عبدالرحمن بن ابی الحوائج نے اسے روایت کیا ہے۔ عبدالرحمن بن ابی الحوائج سے متعدد اشخاص مثلاً عبداللہ بن مسلمہؒ، تقیؒ، عبدالرحمن بن قتال، عمن بن یسعیؒ اور محمد بن عیسیٰ نے روایت حدیث کی اور ان سے احمد حدیث نے اپنی اپنی کتابوں میں اس حدیث کو درج کیا ہے۔ یہ حدیث مرفوعہ ہے اور اس کے بھی راوی راشد اور عادل ہیں۔

امام بخاریؒ م ۲۵۶، ۷۰۰، ۸۷۰، ۸۸۰، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸

بی (ی) بقول ابن ندیم ۳۸۳ھ ۹۹۳ء امام مالکؒ کے اصحاب میں سے ہیں۔ انہوں نے ان سے موطا اور ان کے اصول مذہب وقتہ حاصل کئے ہیں اور وہ تصدق صاحب ہیں۔ (تحریر ۳۵) ۲۱۵  
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی م ۱۲۳۹ھ ۱۸۲۳ء ان کا تعارف کرتا ہے کہ جیسے ہیں۔

عبداللہ بن مسلمہ القسیمی ۳۲۱ھ ۸۳۶ء اہل مدینہ میں سے تھے لیکن رہائش بصرہ میں اختیار کر لی تھی جب کہ وفات مکه مکرمہ میں ہوئی۔ بہت سے شیوخ سے سماع حدیث کی جن میں سے امام مالکؒ یسٹ بن سعد، ابن ابی ذؤبہ، حماد بن شذیبہ اور یحییٰ بن یحییٰ قاضی ذکر ہیں۔ وہ روایت حدیث میں انتہائی تفسلی اور دانت دار تھے۔ یحییٰ بن یحییٰ فرمایا کرتے تھے: **سَمِعْتُ ابْنَةَ سَمْعَانَ بْنِ سَمْعَانَ يَقُولُ لَيْسَ بِي وَخَيْفًا وَالْقِسْمِيُّ لَيْسَ بِي هَمٌّ** حضرت دیکھی اور حضرت قسیمی سے بڑھ کر کوئی حدیث بیان کرنے والا نہیں دیکھا کہ جو حدیث محض رضاء الہی کی خاطر بیان کرتا ہو۔

محمد بن کے نزدیک وہ تمام اصحاب مالکؒ پر فوقیت رکھتے ہیں۔ مسلّم آٹھ سال تک خدمت امام میں رہے۔ بعد میں ایک بار بصرہ سے مدینہ منورہ آئے اور امام مالکؒ کو اطلاع ملی تو اپنے ساتھیوں کو لے کر ان کے استقبال کے لئے نکلے اور فرمایا چلو بہترین اہل زمین کو جا کر سلام کریں۔

حضرت قسیمی مستجاب الدعوات تھے، اکثر اہل زمانہ انہیں ابدال شمار کرتے ہیں۔ ابو طاہر اسحق ابن عیسیٰ کی روایت سے ہے۔

(بستان الحدیث ص ۱۹)

اسی حدیث کے ایک اور راوی یحییٰ بن عیسیٰ کا تعارف حسب ذیل ہے۔

ابو یحییٰ یحییٰ بن یحییٰ القزازی ۱۹۸ھ ۸۱۳ء امام مالکؒ م ۸۹ھ ۷۹۵ء کے عزیز ترین شاگرد، خادم خاص اور ربیب (پروردہ اور چنگل گینا) تھے۔ موطا کا پانچواں نسخہ انہی کی روایات سے محفوظ ہے۔ امام دارالکفرہ کی درگاہ میں بیٹھتے بیٹھتے موطا کی قرأت کیا کرتے تھے حتیٰ کہ جب خلیفہ ہارون الرشید عبد ۷۵۰ھ ۷۵۵ء سے ۱۹۳ھ ۸۰۹ء اپنے دونوں بیٹوں امین اور امین کی معیت میں موطا کی سماع شرف حاصل کرنے کے لئے آیا تو حضرت یحییٰ بن عیسیٰ نے قرأت کی تھی۔ حاضر باش شاگرد تھے۔ امام صاحب جو کچھ فرماتے

تھے وہ قلم بند کر لیا کرتے تھے۔ امام صاحب جب جہان سالاری کی وجہ سے ضعیف ہو گئے تو وہ انہی کے سہارے مسجد نبویؐ میں نماز پڑھنا جماعت کے لئے کیا کرتے تھے۔ چنانچہ لوگ انہیں عصابہ امام کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ وہ فقیر، عسیر، متقی اور ان کا حقیقہ زبان تھے۔ ان کی روایات صحیحین کے علاوہ دیگر معتبر کتب سنن میں موجود ہیں۔ (حدیث ص ۲۳) یہ عجیب اتفاق ہے کہ امام مالک حدیث استخارہ کو اپنی موطا میں درج نہیں کر سکے تھے۔ اس کی تلافی ان کے دو نامور شاگردوں، قسیمی اور یحییٰ بن عیسیٰ نے ہی حدیث روایت کر کے کر دی ہے۔ چنانچہ امام بخاری نے صحیح بخاری کی کتاب توحید میں حضرت یحییٰ بن عیسیٰ سے اور کتاب دعوات میں حضرت قسیمی سے حدیث استخارہ بیان کی ہے۔

حدیث استخارہ قریب قریب تمام کتب صحاح میں موجود ہے۔ امام مسلمؒ ۳۲۱ھ نے اپنی کتاب میں اس کو روایت نہیں کیا تو اس کی غالی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے دوسرے مجموعہ احادیث میں شامل کرنا چاہتے ہوں گے۔

مولانا خضاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں کہ امام مسلم نے صحیح مسلم میں صرف طبع اولیٰ کی روایات لی ہیں اور طبع ثانیہ کی احادیث کو یحییٰ بن عیسیٰ کے راویوں کو باقتدار شہادت اور حفظ و اتقان وہ یحییٰ بن عیسیٰ کے راویوں سے کم درجے کے سمجھتے تھے شامل نہیں کر سکے چنانچہ امام ابو عبد اللہ حاکم اور حافظ ابو بکر ہیثمی کا خیال ہے کہ امام صاحب کو موت نے دوسرے طبقے کی حدیث کی تخریج کا موقع نہیں دیا۔ (تذکرہ الحدیث ص ۲۵) ۱۳۰ھ ۷۴۸ء مشہور راوی ہیں وہ قریش کی شاخ بنی تیم سے تھے اور ان کے دو بھائی ابو بکر اور عمر بنی تھے اور عابد تھے۔ (الحدیث ص ۲۳)

حضرت ابن الکندہر کی عبادت کا یہ عالم تھا کہ عشاء کے وقت سے فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ (اعراف الحدیث ص ۳۳)

حافظ ذہبی م ۳۸۰ھ ۱۳۸۸ء لکھتے ہیں کہ ان کی شہادت علمی اور عملی برتری پر سب کا اتفاق ہے اور ان کے نام کے ساتھ امام، سید القراء اور شیخ الاسلام لکھتے ہیں۔ (تذکرہ الحدیث ص ۱۹۹) ۱۱۳۰ھ ۱۱۳۰ھ میں ان کے وفات ہوئی اور ان کے بعد ان کے بیٹے امام ابو عبد اللہ بن ابی الہموال ایسے شخص ہیں جنہیں امام احمد بن حنبلؒ م ۲۴۱ھ ۸۵۵ء نے اپنی مخصوص اصطلاح میں منکر کہا ہے جس سے بعض محدثین کو غلط فہمی ہوئی ہے اور انہوں نے حدیث کی عام اصطلاح منکر سمجھتے ہوئے ان کے ضعیف

ہونے کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ امام ابن عدیؒ م ۳۶۷ھ ۹۷۷ء نے عبدالرحمن بن ابی الہموال کو اسی قول کی بنیاد پر اپنی کتاب "الاکمال فی الضعفاء" میں شامل کر دیا ہے اور ساتھ ہی امام احمد بن حنبلؒ کے اس قول پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔  
حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔

عبدالرحمن بن ابی الہموال مدینہ منورہ کے رہنے والے، سادات بنی حسن کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) اور روایت حدیث میں ثقہ (قابل اعتماد) ہیں۔ امام یحییٰ بن یحییٰ، امام ابو داؤد اور امام نسائی وغیرہ سب نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے البتہ ابن عدی نے امام احمد بن حنبلؒ کا بیان نقل کیا ہے کہ وہ محمد بن ابی الکندہر سے حدیث استخارہ روایت کرتے ہیں اور ان کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کی لہذا وہ منکر ہیں۔ میرے شیخ حافظ زین الدین عراقی م ۸۰۶ھ ۱۴۰۳ء ترمذی غریب کی شرح لکھتے وقت اس قول کے بارے میں متردد تھے کیوں کہ اس میں حضرت ثابت بصریؒ اور حضرت محمد بن الکندہر کی روایات کے بارے میں جو کچھ اظہار خیال ہے وہ قابل فہم نہیں ہے حالانکہ یہ دونوں بزرگ محققین اور ثقہ ہیں۔ ابن عدی نے خود عبدالرحمن بن ابی الہموال کی روایت کر دی ہے کہ امام یحییٰ اپنی کتاب سنن میں درج کی ہیں اور انہیں معتبر الحدیث قرار دیا ہے۔ مزید برآں ابن عدی نے حدیث استخارہ کے منکر ہونے کا تذکرہ کر کے خود ہی کہہ دیا ہے کہ یہ تو ایسی حدیث ہے کہ جسے عبدالرحمن بن ابی الہموال کی طرح کی صحابیوں نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ (فتح الباری جلد ۱ ص ۱۵۳)

منکر کی عام اصطلاح کا یہاں تک تعلق ہے تو وہ ایسی حدیث ہوتی ہے جسے کسی ایک ہی راوی نے روایت کیا ہو اور اس کے متعدد طرق نہ ہوں اور نہ دوسرے طریقے اس کی توثیق کرتے ہوں یا پھر اس کے راویوں میں سے کوئی ایک کثیر غلط میں غفلت شعار ہو یا ناقص ہو۔  
حدیث جاہلہ تو کسی پہلو سے بھی منکر قرار نہیں دی جاسکتی کیوں کہ عبدالرحمن اور ان کے اوپر کے اور بعد کے سارے راوی ثقہ ہیں، مرفوع حدیث ہے اور اس حدیث کے متعدد طرق اور شاہد ہیں، گویا صحابیوں نے استخارہ سے باب کی احادیث کو حضور پر نورؐ سے روایت کیا ہے۔ علامہ ابن عدی حافظ عراقی اور حافظ عسقلانی جیسے اصحاب جرح و تعدیل اسے عام معنوں میں منکر سمجھنے سے گریزاں ہیں۔

امام حاکم بن حنبلؒ نے اس بات کا قریب لکھا ہے کہ یہاں منکر کہنا امام احمد بن حنبلؒ کی اپنی کوئی خاص اصطلاح ہے۔ محدثین کے یہاں یہ بات کوئی خلاف معمول نہیں ہے کہ وہ بعض اوقات اصطلاح عام معنوں کی بجائے اسے اپنے خاص معنوں میں استعمال کر لیتے ہیں۔  
مولانا خضاء الدین اصلاحی امام ترمذی کے متعلق لکھتے ہیں کہ امام ترمذی خود مجتہد تھے اور انہوں نے ان اصطلاحوں کے مزید معانی کو کچھ قبول نہیں کیا تھا بلکہ ان کی بعض اصطلاحوں کا مفہوم عام اصطلاحوں سے مختلف تھا۔ مثلاً حدیث حسن کی تعریف۔ (تذکرہ الحدیث جلد ۱ ص ۳۳۱)

امام احمد بن حنبلؒ کے مابین قول کے بارے میں روایت کیا گیا کہ آیا یہ قول اس حدیث کے ضعف میں مؤثر ہے یا نہیں تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ امام موصوف کا قول مذکورہ حدیث کو ضعیف نہیں بناتا کیوں کہ اس سے مراد ظاہری معنی نہیں ہیں بلکہ ائمہ حدیث کے بیان کے مطابق یہ امام احمد کی ایک خاص اصطلاح ہے۔ وہ اس لفظ منکر کا اطلاق ہر فرد مطلق پر کر دیتے ہیں خواہ اس کا راوی ثقہ ہی کیوں نہ ہو۔ امام موصوف سے اسی قسم کا قول حدیث **إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ** کے بارے میں بھی منقول ہے کیوں کہ اس کا ایک راوی باقراول حدیث، فرد مطلق تھا یعنی اکیلا روایت کرتا تھا کو آخر کے اعتبار سے وہ حدیث مؤثر نہ تھی۔ چنانچہ انہوں نے محمد بن ابی ایوب السخلمیؒ کی اس روایت کے متعلق فرمایا ہے کہ انہوں نے حدیث منکر روایت کی ہے اور ساتھ ہی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ شک و دو شبہ ہیں، لہذا جو کچھ بھی امام احمد بن حنبلؒ کی اصطلاح سے واقف ہو جائے گا وہ سمجھ لے گا کہ ان کا یا قبول حدیث کے ضعف پر دلالت نہیں کیا کہ تاہم یہ برآں حافظ ابن عدیؒ نے خود بھی اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ حدیث جاہلہ تو فرد مطلق بھی نہیں کیوں کہ اسے حضرت جاہلہ کے علاوہ دوسریوں نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ترمذیؒ نے ان میں سے دو صحابیوں کا نام لیا ہے اور کہا ہے کہ اس باب میں حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابویوبؓ انصاریؓ سے بھی احادیث مروی ہیں۔ دوسروں نے حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابورزینہؓ اور حضرت ابوسعید الخدریؓ سے کچھ حدیث کے ساتھ احادیث استخارہ کو روایت کر بیان کیا ہے۔ پس جس حدیث میں











کار جن منت ہے۔ مقدمہ زمین میں خوف رہا ہے۔ وقصد  
استخوت اللہ تعالیٰ فی جمع اربعین حلیہ اقداء بیوہ  
الانصاف الاعلام وحفاظ الاسلام۔ (اربعین نوید ہے)  
ترجمہ : مشہور اماموں اور اسلام کے مخالفوں کی بیرونی  
کرتے ہوئے چالیس حدیثوں کے مجموعہ کو جمع و تالیف کرتے وقت  
میں نے خدا تعالیٰ سے استخاره کیا۔

### ترتیب مشکوٰۃ اور استخاره صاحب مشکوٰۃ

مشکوٰۃ المصابیح حدیث شریف کا انتخاب لاجواب ہے اس  
مجموعہ کو جس قدر توجیہ قبول حاصل ہوئی ہے شاید یہی مجموعہ کبیر  
آئی ہو مشکوٰۃ شریف کا یہ سن قبول بلاشبہ استخارے کا شریک ہے۔  
امام الفراء البغوی فی الشافعی ۵۱۲ھ ۱۱۲۴ء نے اولاً مصابیح السنۃ  
کے نام سے ایک مجموعہ احادیث مرتب کیا تھا جس میں اسناد حذف  
کردے گئے تھے اور حوالہ جات تیس ہیں۔ لہذا بعض علموں کی جانب  
سے اس پر اعتراض ہوتا ہے تاہم مطالعہ کرنے والے روایت کی صحت و  
سقم کے بارے میں ضرور دیتے تھے۔ شیخ ولی الدین خطیب تبریزی  
نے ۵۳۷ھ ۱۱۳۷ء میں اس مجموعے کی تہذیب و تکمیل کا نیز انحالیا  
اور استخارے کے بعد مشکوٰۃ المصابیح کے نام سے احادیث کا یہ انتخاب  
چس کیا۔ سبب تالیف میں فرماتے ہیں۔ استخوت اللہ تعالیٰ  
واستوفقت منه فاعلمت ما اغفلہ۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۱)

یعنی میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور استخاره کیا اور اسی سے توفیق  
طلب کی، سو میں نے وہ سب کچھ نمایاں کر دیا جس کو صاحب مصابیح  
چھوڑ گئے تھے۔

### (د) مشروعیۃ استخاره اور فقہائے امت

اسلام کے جس قدر بھی مکاتب فکر ہیں ان سب کے علماء اور  
فقہاء نے استخارے کے شرعی اور مستحسن ہونے پر اتفاق کیا ہے چنانچہ  
ہر مسلک کی کتب فقہ میں اس کے تفصیلی احکامات پائے جاتے ہیں۔  
شیخ احمد عبد الرحمن ابن الساعی رقم طراز ہیں اُحَادِثُہِ الْبَابِ تَدُلُّ  
عَلٰی مَشْرُوعِیۃِ صَلَٰۃِ الْاِسْتِخَارَۃِ وَالْذَّعَۃُ عَقِبُہَا وَ اَنْھُمَا  
مُسْتَمَرَّعَتَا بِنَبِیْنَا وَ بِذٰلِکَ قَالَا جَمِیْعُ الْعُلَمَآءِ فِیْمَا  
اَنْعَلَمُوْا۔ (بلوغ النبیین جلد ۵ ص ۵۱)

ترجمہ : استخارے کے باب کی احادیث نماز استخاره اور اس  
کے بعد دعائے استخارہ کے شرعی ہونے پر دلالت کرتی ہیں یہی علم  
پر دونوں سنت ہیں اور سنت بھی ایسی کہ ان کے بارے میں ترغیب دی  
گئی ہے اور یہی جہاں تک مجھے علم ہے سارے علماء نے  
(بالاقبال) کیا ہے۔  
فاضل محمد بن علی شوکانی لکھتے ہیں۔

وَالْحَدِیْثُ یَذَلُّ عَلٰی مَشْرُوعِیۃِ صَلَٰۃِ الْاِسْتِخَارَۃِ  
وَالْذَّعَۃُ عَقِبُہَا وَلَا اَنْعَلَمُوْا فِیْ ذٰلِکَ خِلَافًا۔

ترجمہ : حدیث شریف نماز استخاره اور اس کے بعد دعائے  
استخارہ کی مشروعیۃ پر دلالت کرتی ہے اور اس کے بارے میں کسی قسم  
کا اختلاف سیرے علم میں نہیں ہے۔

### استخارہ استخارہ پر اجماع امت ہے

حنفی فقہی مشہور کتب مثلاً نور الایضاح میں مذکور صلاۃ اللیل  
وصلاۃ الاستخارۃ (نماز تہجد اور نماز استخارہ و مستحب و مندوب ہیں)  
(نور الایضاح ج ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱



ہیں۔ سلسلہ قادریہ کے سرکردہ سید شیخ عبدالقادر جیلانی م ۵۹۱ھ  
۱۰۶۶ء نے اپنی تعلیمات میں استخارہ کی رغبت دلائی ہے چنانچہ ان  
سے منسوب کتاب غیۃ الطالبین میں استخارہ کا طریقہ اور اس کی  
افادیت کو بیان کیا گیا ہے۔ اس سلسلے کے ایک ممتاز عالم اور قطب  
ارشاد شیخ عبدالقادر محدث دہلوی نے اپنی متعدد تصانیف میں استخارہ  
کی حقیقت اور حقیقت بیان کی ہے۔

استخارہ سلسلہ خواجگان اور نقشبندی بزرگوں کے سلوک کا قسط  
آخان ہے جو شخص اس سلسلے میں داخل ہوتا ہے، اسے یہ بزرگ سب  
سے پہلے استخارہ کر لینے کی تلقین کرتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شیخ آدم بنوری م ۱۰۵۳ھ  
۱۶۳۲ء سے منسوب نقشبندیہ کی شاخ اسیعہ کے طریقہ سلوک کی  
نشان دہی کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ بایہ دانت چوں طالب صادق بہ  
توفیق بجائے موصول پھر یزی از بزرگان ائین طریقی شود اولاد اور  
استخارہ فرمائیے۔

(انتہای مسائل اولیا م ۸۳، اولاد و زبان فارسی پاکستان میں طبع ہوئی ہے)  
ترجمہ : جانا چاہئے کہ جب کوئی طالب صادق توفیق الہی  
سے اس طریق کے بزرگوں میں سے کسی عزیز کا موصول ہوتا ہے تو  
اسے وہ سب سے پہلے استخارہ کا حکم دیتے ہیں۔

مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کے متعدد مقامات راہ  
طریقت میں استخارہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی مزید یہ فرماتے ہیں پس از دو  
حال خالی بنائید یا اجازت یا منع در صورت اجازت بآشغول شغور اولاد  
جواب دہند کہ فتنش بجائے دیگر است و نیز توجہ پر مشدق مقام  
استخارہ می شود۔ (فیاض المقلب ص ۳۵)

ترجمہ : استخارہ دو حالتوں سے خالی نہیں ہوگا یا اجازت ہوگی  
یا ممانعت استخارہ سے اجازت مل جائے تو توجہ پریت میں مصروف  
ہو جاتا ہے ورنہ جواب دہ ہے جسے کہ تمہاری قسمت ہمارے یہاں  
نہیں بلکہ کسی اور جگہ ہے نیز مرشد کی توجہ استخارہ سے قائم مقام  
ہو جاتی ہے۔

حضرت مولوی نعیم اللہ بھراچئی م ۱۲۱۸ھ ۱۸۰۳ء نے جو  
حضرت مرزا مظہر جان جانا م ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۰ء کے خلیفہ تھے، حضرت  
مرزا جان جانا کے حالات میں استخارہ و مسنونہ کے بعد کتاب بشارات

ذکر ہیں لیکن اس کے باوجود اس کا اس خون ناحق سے ضرور داغ دار  
ہے۔ حاج شاعر نے حاج کی مع میں ایک طویل تہیدہ کہا ہے۔ اس  
تہیدہ میں حاج کے استخارہ کرنے کا تذکرہ ہے۔ انگریزی  
اسٹیکلوپڈیا آف اسلام کے مقالہ نگار کولٹ زہیر نے کتاب الاغانی  
کا حوالہ دیا ہے جو درست نہیں البتہ دیوان الحجاج میں جوہم الیوردی  
حقیقی کاوش کے نتیجے میں مصدقہ شہود پر آیا ہے، اشعار موجود ہیں۔ وہ  
حشر میں اس استخارہ کرنے کا ذکر ہے حسب ذیل ہے۔

لَمَّا قَضَيْتُمْ أَمْرًا وَلَا آخَرًا  
فِي الْخَوْبِ إِلَّا زَيْتَ اسْتِخَارَا  
(مجموعہ اشعار العرب جلد ہفتم ص ۲۸)

ترجمہ : پس اس نے جب تک اپنے رب سے استخارہ نہیں  
کر لیا کسی کام کے سرانجام دینے کا فیصلہ نہیں کیا اور نہ وہ لڑائی میں  
مرگ رہا۔

ہوسکتا ہے کہ شاعر نے حاج کے خاندانہ محرکوں کے جواز اور  
وافقت کی خاطر استخارہ کو بطور ذرا حال استعمال کیا ہو۔

واللہ اعلم بالصواب

### استخاف عمر ثانی اور استخارہ سلیمان

حضرت خواجه بن خلیفہ بیان کرتے ہیں کہ عبد المبارک کے روز  
خلیفہ سلیمان بن عبد الملک م ۹۹ھ ۷۱۷ء نے خز کے سبز کپڑے زریب  
نہ کئے اور آئینہ دیکھا تو کہنے لگا بخدا میں کیا خوب جوان رعنا بادشاہ  
ہوں۔ اس کے بعد وہ نماز جمعہ پر حاضرانے کے لئے جامع دمشق میں گیا  
وہاں سے بخدا آگیا۔ جب بخدا نثار اور حالت روز بروز بد سے بدتر  
ہوئی طغیانی تو اس نے ایک فرمان لکھ کر اپنے کمسن بیٹے ایوب کو ملی  
عہد بنادیا۔ حضرت رجاء کہتے ہیں کہ میں نے اس پر عرض کیا امیر  
المؤمنین آپ کیا کر رہے ہیں۔ ایوب کی عمر ہی ایسی کیا ہے وہ بار  
غفلت کو کھیل لیں۔ مزید براں جب خلیفہ زیر زمین ہو جاتا ہے تو  
اس کے بعد جو چیز اس کی یادگار رہ جاتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ کسی مرد  
ملاں کو اپنا جانشین بنانا چاہتا ہے۔

خلیفہ سلیمان کہتے لگا کسب استخیر اللہ فیہ وانظر ولم  
اعرف علیہ یعنی وہی مہدی دستار دہی کوئی چیز نہیں ہے۔ نہ میں نے  
اپنی کوئی یادگار دیکھا ہے۔ اس سلسلے میں خدا سے استخارہ کر دیا گا اور جو  
میں حکم ہوگا اسے بجالاؤں گا اس کے بعد ایک دور روز کے بعد اس نے

اس دستار کو چاک کر دیا۔ (طبقات ابن سعد جلد ۵ ص ۳۴۵)

بعد ازاں خلیفہ سلیمان نے اپنے دور کے رشتہ دار مرد صالح  
حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اپنا جانشین مقرر کر دیا۔ تاریخ تو اگرچہ  
خاموش ہے تاہم گمان غالب یہی ہے کہ سلیمان نے استخاف عمر ثانی  
کے سلسلے میں ہی ضرور استخارہ کیا ہوگا۔ حضرت عمر ثانی کا خلیفہ بن جانا  
ملت اسلامیہ کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوا اور یہ سب کچھ  
استخارہ کا مہربان منت تھا۔

### تقریر عبداللہ بن طاہر اور استخارہ مامون الرشید

۲۰۵ھ ۸۲۰ء کے ماورقان میں خلیفہ مامون الرشید (عبد  
۸۱۳ھ ۸۱۳ء سے ۸۱۸ء ۸۳۳ء) نے اپنے مشہور جرنیل طاہر بن  
حسین کے صاحب زادے عبداللہ بن طاہر کو بلایا اور کہا کہ عبداللہ!  
بے شک میں پورے ایک ماہ سے استخارہ کر رہا ہوں اور مجھے امید ہے  
کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے بھلائی اور تندرستی رکھے گا۔ استخاروں کے بعد  
میرا خیال یہ ہے کہ تمہیں معز کا والی بادشاہ اور نصر بن حبت کے خلاف  
خماز جنگ کی سربراہی تمہارے سپرد کر دوں۔

عبداللہ بن طاہر کہنے لگا امیر المؤمنین جو حکم دیں گے، بقدر  
حاضر ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں امیر المؤمنین اور تمام  
مسلمانوں کے لئے اپنی پسند اور انتخاب رکھے گا اور بھلائی عطا کرے  
گا۔ (کتاب بغداد جلد ۶ ص ۲۳)

### طاہر بن حسین اور نصیحت استخارہ

ابوالفضل احمد بن علی طاہر خلیفہ م ۲۸۰ھ ۸۹۳ء نے اپنی کتاب  
بغداد میں طاہر بن حسین م ۲۰۵ھ ۸۲۱ء کا ایک طویل مراسلت کیا ہے  
جو اس نے اپنے بیٹے عبداللہ بن طاہر م ۳۰۳ھ ۸۱۴ء کو دیا ہے۔ یہ  
گورنر بنائے جانے کے بعد لکھا ہے۔ خط اپنے مطالب و دعائوں کے  
اقتدار سے اصولی حکمرانی اور طرز و جہاں بانی کی اہم دستاویز ہے۔ اس  
میں نمن مقامات پر اس نے اپنے بیٹے کو ہر امر میں معاملے میں استخارہ  
کرتے رہنے کی تاکید کی ہے۔ جتنے جملے ذرا قارئین ہیں۔ اِنَّ وَرْدَ  
عَلَيْكَ اَمْرًا فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِاسْتِخَارَةِ اللَّهِ وَتَقْوَاهِ۔

یعنی تمہیں جب کوئی امر پیش ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ سے استخارہ  
اور پرہیزگاری کے ذریعے درجہ حاصل کر لیا کرو۔

### (د) استخارہ اور تعامل امت

ظہور اسلام کے وقت سے لے کر اب تک امت مسلمہ  
استخارہ پر عمل پورہ رہی ہے اور یہ تعامل امت جس پر عطا و تقبلا کا بھی انفاق  
ہے بذات خود جنت ہے کیوں کہ شارع علیہ السلام کے فرمان کے  
مطابق ساری امت کبھی ٹھہری پر انکس نہیں ہو سکتی لہذا اس پہلو سے  
بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ استخارہ کرنا ضروری ہے، بابر کمال اور دین کے  
ایک تقاضے کی تکمیل ہے۔

جہور اہل اسلام کا استخارہ پر عمل تو ظاہر ہے اور کسی خاندانی  
دلیل کا محتاج نہیں۔ ذیل میں چند مسلمان حکمرانوں کے استخارہ سے  
متعلق چند واقعات پر قلم و قریط اس ہیں جب حکمران کی چیز کو اہمیت  
دینا شروع کر دیں تو عوام از خود اسے اور زیادہ اہمیت دینے لگ جاتے  
ہیں۔ مشہور قول ہے الناس غلّیٰ ذین ملو کچھم۔

### حجاج بن یوسف اور عمل استخارہ

حجاج بن یوسف م ۹۵ھ ۷۱۴ء ماوراء در کا امیر جرنیل اور گورنر  
تھاس کے صوبہ خدمات میں قرآن پاک پر اعراب لگوانا اور مسلمان  
عورتوں کی بے حرمتی کا بدلہ لینے کی خاطر اسلامی لشکر کو سندھ بھیجا تھا

وَأَكْثَرُ اسْتِخَارَةٍ زَيْبُكَ فِي جَمِيعِ أُمُورِكَ  
یعنی اپنے تمام معاملات میں اپنے پالنے والے سے اکثر  
استخارہ کرتے رہا کرو۔ (کتاب بغداد جلد ۱ ص ۳۹۴)

## (ز) استخارہ اور شیعہ نقطہ نظر

قطب الاقطاب امام الامام سیدنا جعفر صادق خانوادہ رسالت  
مآب کے دیگر بارگاہی طرح ہم اہل سنت کے نزدیک واجب الاحرام  
ہستی ہیں چنانچہ اہل سنت محدثین نے ان بزرگوں سے صحاح ستہ میں  
روایات لی ہیں اور مذہب کتب کی ہیں۔  
شیخ محمد شین اور فقہاء نے اپنے طریق سے بالخصوص حضرت  
جعفر صادق سے استخارہ کے ضمن میں حسب ذیل احادیث و آثار  
جمع کئے ہیں۔

## استخارے کی حکمت و افادیت

### استخارہ خداندی

عمر بن ثابت کہتے ہیں کہ امام ابو عبد اللہ جعفر صادق نے فرمایا:  
صَلِّ وَكَعْبَتَيْنِ وَاسْتَخِرِ اللَّهَ غَرْ وَفَلَّ اللَّهُ مَا اسْتَخَارَ  
اللَّهُ مُسْلِمٌ إِلَّا خَارَ اللَّهُ لَلَّ الْبَيْتِ۔ (فروع کا جلد ۳ ص ۴۷۰ جلد ۲ ص ۱۵۹)  
ترجمہ: تم دو رکعت (نماز استخارہ) ادا کرو اور اللہ سے استخارہ  
(کیا) کرو۔ خدا کی قسم کوئی مسلمان خدا سے استخارہ نہیں کرتا مگر یہ ہے  
کہ خدا تعالیٰ ضرور اس کے لئے امر خیر کو چن دیتا ہے۔

### مشورت خداندی

بارود بن حاجب حضرت امام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ  
نے فرمایا: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ امْرَأً فَلْيَسْأَلْ فِيهِ أَحَدًا مَنِ  
النَّاسِ حَتَّى يَبْدَأَ فَيَسْأَلُ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ قُلْتُ  
مَا مَسْأَلَةُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَعَلْتُ فَيَذَاكَ قَالَ بَدَأَ  
فَتَسْتَخِيرُ اللَّهَ فِيهِ أَوْ لَا لَمْ تَسْأَلْ فِيهِ فَإِنَّهُ إِذَا بَدَأَ بِاللَّهِ  
تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَجَرَى لَهُ الْخَيْرَ عَلَى لِسَانٍ مَنْ يَسْأَلُ  
مِنْ الْخَلْقِ۔ (من لا يحضره الفقيه ص ۱۵۲)

### اہم کام

تاجیک روایت ہے کہ امام جعفر صادق جب کسی غلام، چوہا بچے  
کو خریدنے کا ارادہ کرتے یا کوئی معمولی ضرورت درپیش ہوتی یا تھوڑی

ی چیز کا معاملہ ہوتا تو اس میں سات بار استخارہ (طلب خیر کی دعا  
مانگا) کرتے اور جب معاملہ کوئی بہت بڑا ہوتا تو سو بار (دعا سے)  
استخارہ کرتے تھے۔ (من لا يحضره الفقيه ص ۱۵۳)

## استخارہ اور شرح صدر

حسن بن یحییٰ نے علی ابن اسحاق کی جانب سے ان کی موجودگی  
میں امام ابو اسحاق علی رضا سے دریافت کیا کہ آیا ہم مصری راستے سے  
جائیں یا بحری سفر کریں۔ حضرت امام نے ان سے فرمایا: آتِ  
المسجد فی غیر وقت صلوة الفریضة فَضَّلْ وَكَعْبَتَيْنِ  
وَاسْتَخِرِ اللَّهَ مَسْأَلَةً ثُمَّ انْظُرْ أَيُّ شَيْءٍ يَقَعُ فِي قَلْبِكَ  
فَاعْمَلْ بِهِ قَالَ لَهُ الْحَسَنُ التَّيَّارُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَقَالَ وَإِلَى۔  
(فروع کا جلد ۳ ص ۴۷۰ جلد ۲ ص ۱۵۹)

ترجمہ: تم نماز فرمائیے کہ علاوہ کی اور وقت مسجد جاؤ دو  
رکعت نماز (استخارہ) ادا کرو اور خداوند تعالیٰ سے سو بار (دعا سے)  
استخارہ کرو پھر دیکھو کہ (عمل اور ترک میں سے) کون کی چیز تمہارے  
دل میں پڑتی ہے۔ پس اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ (استخارہ کرنے کے  
بعد) حسن کہنے لگا: حضرت! مجھے تو ہری سفر زیادہ پسندیدہ (دکھاں)  
(دیتا) ہے۔ حضرت امام نے اس پر فرمایا کہ میرے نزدیک بھی وہی  
پسندیدہ ہے۔

## طریقہ استخارہ

اسرازم، امام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں  
نے فرمایا: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ شَيْئًا فَليُفَضِّلْ وَكَعْبَتَيْنِ ثُمَّ لِيُحْمَدِ  
اللَّهُ غُزْ وَجَلَّ وَلِيْنِ عَلَيْهِ وَلِيْضَلَّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَيَقُولَ  
”اللَّهُمَّ إِنَّ كَانَ هَذَا الْأَمْرُ خَيْرًا لِيْ فِي دِينِيْ وَدُنْيَايِ  
وَلَيْسَ لِيْ وَفَقْدُهُ لِيْ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ“  
ثُمَّ لِيُسْأَلِ سِرًّا مَنْ شَاءَ أَهْلًا أَوْ غَيْرَ أَهْلًا فَيَقُولُ ”إِنِّيْ سَأَلْتُكَ  
وَأَنْتَ تَعْلَمُ وَأَنْ تَشِئْتَ وَأَنْ يَشِئْتَ فَاصْرِفْهُ بَقَوْلِ اللَّهِ أَخَذَ وَقَالَ  
بِأَهْلِ الْكَافُرُونَ۔

(فروع کا جلد ۳ ص ۴۷۰ جلد ۲ ص ۱۵۹ جلد ۱ ص ۱۸۰ جلد ۲ ص ۱۵۹)  
ترجمہ: (من لا يحضره الفقيه ص ۵۲)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کا ارادہ کرے تو وہ  
دو رکعت نماز ادا کرے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے، رسول پاک

اور ان کی آل پر درود بھیجے اور یہ دعا مانگے۔

اے اللہ! اگر یہ کام میرے لئے میرے دین اور دنیا میں بخلا  
ہے تو اسے میرے لئے آسان بنادے اور میرے مقدر میں کر دے اور  
اگر یہ اس کے برعکس ہے تو پھر اسے مجھ سے پھیر دے۔

مزار کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ ان رکعتوں میں پڑھا  
کیا جائے ارشاد فرمایا جو (سورتن) یا جو وہ ان میں پڑھ لو اور اگر  
چاہو تو ان میں سورہ اخلاص اور سورہ کافرون پڑھ لو۔

اسـن جـابـر عـن ابـی جـعـفـر علیہ السلام قال کان  
علی ابن الحسین صلوات اللہ علیہما اذ ہم بامر حجّ أو  
عمرة أو بیع أو شراء أو عتی تطهر ثم صلی رکعتی  
الاستخارة فقرأ فیہما بسورة الحشر و بسورة الرحمن  
ثم یقرأ المعوذتین و قل ھو اللہ احد إذا فرغ و ھو جالس  
فی ذلک رکعتین ثم یقول ”إن کان کذا و کذا خیرا لّی  
فی دینی و دنیای و عاجل و آجله فضّل علی محمد و آلہ  
و یسّره لّی علی اخصّ الخیوہ و اخصّ الخیوہ۔ اللهم و ان کان  
کذا و کذا شرا لّی فی دینی و دنیای و عاجل و آجله  
انصرنی و آجله فضّل علی محمد و آلہ و اصرفہ عنّی ربّ  
صلّ علی محمد و آلہ و اصرفہ لّی علی رزقّی و ان  
کرھت أو ابغضت نفسی۔

(فروع کا جلد ۳ ص ۴۷۰ جلد ۲ ص ۱۵۹ جلد ۱ ص ۱۸۰)  
ترجمہ: امام باقر سے روایت ہے کہ (ان کے پدر بزرگوار  
امام علی زین العابدین جب کسی کام کا محتاج ہو، عمرہ، خرید و فروخت اور  
غلام کی آزادی (و غیرہ کا ارادہ کرتے تھے تو وضو کر کے دو رکعت نماز  
(استخارہ) ادا کرتے تھے اور ان دو رکعتوں میں سورہ حشر اور سورہ الرحمن کی  
قرأت کرتے تھے۔ پھر ان دو رکعتوں کو ادا کرنے کے بعد جب بیٹھے  
ہوئے ہوتے تو معوذتین (سورہ قلح اور سورہ والناس) اور سورہ  
اخلاص پڑھتے پھر یہ دعا مانگتے۔ اے اللہ! اگر فلاں معاملہ میرے لئے  
میرے دین و دنیا اور دنیوی زندگی اور اخروی زندگی میں بہتر ہے تو مجھ کو  
آل محمد پر درود بھیج اور اس کام کو مجھ کو عمدہ اور احسن طریقے پر میرے لئے  
آسان کر دے۔ اے اللہ! اور اگر فلاں کام میرے لئے میرے دین و  
دنیا اور میری دنیوی زندگی اور اخروی زندگی میں شر ہے تو مجھ کو آل محمد پر درود  
سلام بھیج اور اسے مجھ سے پھیر دے۔ اے میرے پاپن والے! انھو مجھ کو



## اہم نکات

- ۱۔ استخارہ خیرۃ ہے بنا ہے۔
- ۲۔ استخارہ کی مکمل صورت دو رکعت نماز استخارہ اور اس کے بعد دعائے استخارہ بار بار پڑھنا ہے۔
- ۳۔ تکرار استخارہ سے مراد باہم دعائے استخارہ کو بار بار پڑھنا ہے۔
- ۴۔ نماز استخارہ میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص یا سورہ خشر اور سورہ الرحمن پڑھنا مستحب ہے۔
- ۵۔ استخارے کے بعد میلانی قلب اور شرح صدر ہوتا ہے اور اس کا پانی رکھنا ضروری ہے۔
- ۶۔ استخارہ جنس دہا پر لینے سے بھی ہو سکتا ہے۔ شیعوں کے صحاح اور ابو میں استخارہ صحیح نہیں نظر سے نہیں گزرا۔

## ایک غلام کا شمار

ایک دفعہ خان میں نہایت زبردست قہر برپا ہوا۔ یہاں تک کہ لوگ ایک دوسرے کو گستاخت تھے حضرت شقیقؒ نے ایک غلام کو بازار میں نہایت خداداں اور خنداں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: "اے غلام! یہ خوشی اور مسرت کا کون سا موقع ہے؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ مخلوق خدا کی بھوک کی وجہ سے کیا حالت ہو رہی ہے؟" غلام نے کہا: "مجھے کیا ذرا ہے میں تو کسی کا غلام ہوں" اس کے بہت سے گاؤں ہیں اور کبھی غلام ہے، وہ درگتھ بھوکا کھائے گا۔" یہ سن کر آپ کی حالت متغیر ہو گئی اور کہا: "ابھی یہ غلام اپنے مالک کی وجہ سے جس کے پاس چند انار پٹلے کے ہیں اس قدر شاد ہے تو مالک مالک ہے اور ہمیشہ رزق دینے والا ہے، بھلا میں کیوں غم کھاؤں؟" اسی وقت آپ نے شقیقؒ دینا سے منع پھیر لیا اور توہ نصوح کی اور حق تعالیٰ کی درگاہ کی طرف متوجہ ہوئے اور توکل میں حکمال تک پہنچ گئے اور ہمیشہ فرماتے: "میں ایک غلام کا شمار ہوں۔"

\*\*\*\*\*

## مسائل استخارہ

سرگودہ ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہے۔ یفعل بعد الاستخارہ مابین شرح بہ صلوٰۃ یعنی استخارہ کرنے والے کو استخارہ کرنے کے بعد (اجازت و ممانعت کے) جس پہلو اور حق کا شرح صدر ہو جائے، اسی کو کر لے، اس پر امام موصوف نے حدیث انسؓ کو مدار استدلال بنایا ہے کہ جو حافظ ابن اثیری کے پاس موجود ہے۔ اس حدیث میں سات بار تک استخارہ کرتے رہنے اور پھر میلان قلب کے انتظار کرنے کا فرمان رسولؐ ہے۔

حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ یَا اَنَسُّ اِذْ خَشَعَتْ بِاَمْرِ فَاَسْتَجُوْا وَتَكَلَّمْتُ بِسَبْعِ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَنْظُرْ اِلَی الَّذِیْ یَسْتَقِیْ اِلَیْ قَلْبِكَ فَاِنْ اَلْخَبِرُ فِیْهِ یعنی اس شخص جب تک کسی کا کارادہ کر دے تو اس میں اپنے رب سے سات بار استخارہ کرلو پھر غور سے دیکھو (کہ کام کرنے یا چھوڑ دینے میں سے) کوئی چیز تمہارے دل میں مبتلا نہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بے شک اسی میں پسند خداوندی ہے۔

## موقف ثانی

علماء کرام میں سے ایک گروہ کا موقف یہ ہے کہ استخارے کا مقصود یہ نہیں ہے کہ کوئی بات اس کے ذریعہ سے معلوم کر لی جائے جس سے تردد رفع ہو اور اس کا سبب دونوں شقوں میں سے کسی ایک شق کی ترجیح ضرور قلب میں آجائے پھر راجح جانب پر عمل کیا جائے بلکہ استخارے کی حقیقت یہ ہے کہ استخارہ ایک دعا ہے، جس سے مقصود صرف طلب اعانت علی الخیر ہے۔ یعنی استخارے کے ذریعہ سے بندہ حق تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ میں جو کچھ کروں اسی کے اندر خیر ہو اور جو کام میرے لیے خیر نہ ہو وہ مجھے کرنے ہی نہ دیجئے۔ پس جب وہ استخارہ کر چکے تو اس کی ضرورت نہیں کہ سوچے کہ میرے قلب کا زیادہ رجحان کس بات کی طرف ہے کہ پھر جس بات کی

## (۱) کیا شرح صدر ضروری ہے؟

استخارہ کر لینے کے بعد فوری نتیجہ کا یقین اہم مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ استخارہ سے اس کام کے کرنے کی اجازت ہے یا ممانعت کا اشارہ ہوا ہے۔ لیکن اس مسئلے میں کسی قدر اختلاف بھی واقع ہوا ہے اور بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ اجازت و ممانعت کا استخارے سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لحاظ سے علماء کرام کے دو موقف اپنے دلائل کے ساتھ ہمارے سامنے آتے ہیں۔

وَلِلنَّاسِ فِیْہَا یَعِیْضُونَ مَذَہِبٌ

## موقف اول

علماء کرام اور مشائخ عظام کا مشہور موقف یہ ہے کہ استخارے سے مقصود استخارے یعنی خداوند تعالیٰ سے کام کے کرنے یا کرنے میں سے بھلائی والے پہلو کو دریافت کرنا۔ دوسرے لفظوں میں استخارے سے مراد کام کی اجازت یا ممانعت کے بارے میں اشارہ نہیں چاہنا ہے۔ اس لحاظ سے استخارہ کرنے کے بعد عام طور پر دل میں کسی ایک پہلو کی طرف میلان اور رجحان کا ہونا دل کی اجازت و ممانعت میں سے کسی ایک امر پر قرار چکنا اور فعل و ترک میں سے کسی پر شرح صدر ہو جانا لازمی بات ہے لہذا اگر ایک بار استخارہ کرنے سے کام کے کرنے یا نہ کرنے میں ترجیح پہلو نمایاں نہ ہو اور دل کا شرح کی شق پر نہ ہو تو پھر بار بار کرنا چاہئے۔ ایسی صورت حال میں سات بار تک استخارے کی تکرار کرنی چاہئے۔ اس دوران میں کام کر لینے یا چھوڑ دینے کے سلسلے میں جس جانب دل متوجہ ہو اسی کو اختیار کر لے اور اسی میں اپنی بھلائی مضمر سمجھے۔

المعنی الدین نووی ص ۶۷۲، ۱۳۵۵ھ۔ اس کتب خیال کے

آل محمد پر درود و سلام بھیج اور مجھے راہ راست اور ہدایت پر گزرنے کی توفیق دے خواہے میرے نفس یا پند ہی کیوں نہ کرے۔

۳۔ حماد ابن عثمان النساب کہتے ہیں کہ امام جعفر نے استخارے کے بارے میں فرمایا کہ آدمی نماز فجر (سنت) کی ہر رکعت کے آخری سجدوں میں ایک سو ایک بار استخارہ (کی دعا) کرے۔ وہ اس طرح کہ پہلی رکعت کے آخری سجدے میں چھاس بار دعائے استخارہ پڑھے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور نبی کریمؐ پر درود دیجیے۔ اسی طرح دوسری رکعت کے آخری سجدے میں اکیادین بار استخارہ (کی دعا) کرے، تحمید الہی کرے اور درود شریف پڑھے۔

(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۵۳)

۴۔ محمد القسری نے امام جعفر صادقؑ سے استخارے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رات کی نماز کی آخری رکعت میں جب تم سجدے میں ہو تو ایک سو ایک بار استخارہ (کی دعا) کیا کرو۔ راوی کے دعائے استخارہ پڑھنے پر فرمایا کہ اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہِ اَسْتَخِیْرُ اللّٰہَ بِرَحْمَتِہِ (کتاب مذکور ص ۱۵۲)

۵۔ معاویہ بن یسیر کہتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بندہ خدا سے استخارہ کرتے ہوئے ستر بار یہ دعائیں پڑھتا کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی پسند و انتخاب سے ضرور نواز دیتا ہے۔ وعایہ ہے یَا اَبَیْضَ السَّاطِرِیْنَ یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ یَا اَسْرَعَ الْعَاجِبِیْنَ یَا اَزْهَمَ الرُّاحِمِیْنَ اَلْحَکِمِیْنَ صَلِّ عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَ اٰہْلِ بَیْتِہِ وَخَیْرِیْ فِیْ خَلْقِکَ وَ اَعْزَا۔ (کنز الدقائق ایک کام کا نام لے)۔ (کتاب مذکور ص ۱۵۲)

۶۔ امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ میرے پدر بزرگوار نے ایک خط میں مجھے تحریر فرمایا جان پڑ جب تم کسی کام کا ارادہ کر دو تو رکعت نماز ادا کرو اور ایک سو ایک بار (دعائے) استخارہ (پڑھ لیا) کرو (پھر) جس بات کا عزم (پسند ارادہ) ہو جائے وہ کام کرلو۔ وعایہ بِرَاحِہِ اِلَّا اللّٰہَ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وَ رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ اٰہِ صَلِّ عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَ اٰہِ وَخَیْرِیْ فِیْ خَلْقِکَ وَ اَعْزَا۔ (کنز الدقائق ایک کام کا نام لے) یَا اَبَیْضَ السَّاطِرِیْنَ یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ یَا اَسْرَعَ الْعَاجِبِیْنَ یَا اَزْهَمَ الرُّاحِمِیْنَ اَلْحَکِمِیْنَ صَلِّ عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَ اٰہْلِ بَیْتِہِ وَخَیْرِیْ فِیْ خَلْقِکَ وَ اَعْزَا۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ص ۱۵۳)

۷۔ استخارہ ذات الرقاق۔

طرف رحمان ہوا پس کس کرے اور اس کے اندر اپنے لئے خبر کو قدر سمجھے بلکہ اس کو اختیار ہے کہ دوسرے مصارع کی بنا پر جس بات میں ترجیح دیکھے اس کی عقل کر لے اور اس کے اندر خبر سمجھے۔

مولانا شبیر احمد عثمانی م ۱۳۶۹ھ ۱۹۴۹ء فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں دل کے ایک طرف جبک جائے اور شرح صدر ہونے کا وعدہ نہیں ہے گویا وہ بھی سکتا ہے۔ دل کا پھیرنا اور خبر کو قدر کرنا خدا کا کام ہے جیسے وہ چاہے کرے، انسان کا کام تو ایسا کرنے کی بس دعا مانگ لینا ہے۔ لہذا دعا کے استعمار مانگ لینے کے بعد کام کرنے یا نہ کرنے کے جس پہلو کو پسند کرے، اختیار کر لے، چاہے تو کام کرے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ یہ حال جو کام بھی استعمار کے بعد ہو کر لگائے، اسی میں خبر ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے تو فیہ ہی خبر کی لے کی اور آسانی بھی خبری ہے کہ پہلو میں اس کے لئے پیدا کر دی جائے گی۔ لہذا استعمار کی دعا مانگنا ایک ایسا عمل ہے کہ جو خبر کو کوئی لحاظ سے لا کر موزن کرتا ہے۔

اس موقف کے مطابق ایک بار استعمار کر لینے کے بعد خود شرح صدر ہو یا نہ ہو مرضی ہو تو کام کر لینا چاہئے اور جی چاہے تو اسے چھوڑ دینا چاہئے۔ یہ نقطہ نظر سب سے پہلے صراحت کے ساتھ شیخ کمال الدین اثر لکھائی ۱۳۶۵ھ ۱۳۶۶ء میں لکھا۔ چنانچہ جمال الدین ابن قاضی اثر بردائی کا بیان ہے کہ قاضی قاضی القضاۃ ابن اثر لکھائی لکھا کرتے تھے۔

اذا فعلی الانسان و کتبى الاستعارة لا مبر فلیفعل بعدها ما بدله سواء انشرح نفسه ام لا فان فیہ الخیر وان لم ينسرح له نفسه قال ویس فی الحلیث انشراح النفس۔

ترجمہ: جب انسان کسی کام کے لئے درگت نماز استعمار پڑھ لیتا ہے (اور دعا مانگ لیتا ہے) تو وہ اس کے بعد کام کرنے یا نہ کرنے میں سے جس چیز کو بہتر سمجھے کرے خواہ اس کا نفس اس کے لئے انشراح محسوس کرے یا نہ کرے کیونکہ شرح صدر خواہ مذہبی ہو تو اس کام میں بھلائی ہی ہوگی۔ مزید یہ کہتے ہیں کہ حدیث شریف میں استعمار کے بعد شرح صدر ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے۔

اس اہم مسئلے پر کہ استعمار کرنے والا نفس استعمار کر لینے کے بعد کیا کرے، ایک اور شافعی عالم شیخ عز الدین ابن عبدالسلام م ۶۹۰ھ ۱۲۹۱ء کہتے ہیں۔ یہ فعل الماتق یعنی اس شخص کو کام کرنے یا چھوڑ دینے کے معاملے میں جس چیز کا اتفاق ہو وہ کرے۔ اس مسئلے پر انہوں نے



حدیث ابن مسعود کے بعض طرق سے استدلال کیا ہے جس کے آخر میں ہم (مجموعہ عز و کم لے) کے الفاظ ہیں۔  
عربی علماء میں سے امام ابن حجر عسقلانی م ۷۲۸ھ ۱۳۲۷ء اور ان کے شاگرد حافظ ابن قیم م ۷۵۱ھ ۱۳۵۰ء کی رائے بھی قریب نہیں ہے۔

مولانا شرف علی قانوی م ۱۳۶۲ھ ۱۹۴۲ء پہلے موقف اول کے قائل تھے اور یہی موقف عوام و خواص میں مشہور و مقبول ہے۔ بعد ازاں جب ان کی نگاہوں سے شیخ زکائی اور شیخ الاسلام عز الدین کے قول مگزورے تو وہ ان سے نہ صرف متاثر ہوئے بلکہ بدلہ دیا ان سے انہوں نے اس نقطہ نظر کو قبول کر لیا۔ اس سلسلے میں ان کے قلم سے مشہور موقف کے خلاف چند اعتراضات بھی لکھے۔ لیکن جب حدیث ابن انس کے سامنے آئی تو وہ سوچ میں پڑ گئے۔ اس حدیث کے راوی شاذان ابن عیسیٰ ابن البراء اور ابراہیم بن حبان حدیث کے نزدیک ضعیف ہیں لہذا سوال یہ تھا کہ اس ضعیف الاسناد حدیث کو استعمار کے بارے میں دل کی حالت کبھی مانگ جائے یا دوسری احادیث استعمار کے مقابلے میں اس کی تاویل کی جائے۔ زکائی غور و فکر کے بعد الہام کے تحت انہوں نے اس حدیث کو نہ صرف قبول کر لیا بلکہ شیخ زکائی والے موقف سے بھی رجوع کر لیا اور پہلے کی طرح استعمار سے شرح صدر کے قائل ہو گئے۔

ان کے اسے الفاظ میں حقیقت حال یہ ہے کہ دوسری صورتیں ہیں یا اس حدیث ابن انس کے ضعیف کی بنا پر تحقیق سابق شیخ شرح صدر مطلوب نہیں کو ترجیح دی جائے پھر اس حدیث کے الفاظ کی تاویل کی جائے۔ اولاً احقر کے ذہن میں یہی جواب آئے اور ان دونوں جوابوں کو ضبط (قلم بند) بھی کر لیا۔ اگر بعد ضبط کے شرح صدر نہیں ہو اور دینی دلیل و ذہن میں آئی تھیں وہ بجز جبر و اور خود شیخ معلوم ہویں۔ مگر حق تعالیٰ سے دعا کی۔ دعا کے بعد جو قلب پر وارد ہوا اس پر لکھتا ہوں اور وہ ہے کہ ظاہر الفاظ سے مدلل (روگردانی) کرنا خلاف اصول ہے۔ لہذا اس میں اس ظاہر (سات) بار تک استعمار کرنا اور پھر حقان قلب کو گھنٹا کا قائل ہونا بتی سختی ہے۔ بانی تحقیق نہ سبھی ترجیح کی تا جتنا امر تھے۔

(۱) یہ کہ اس حدیث میں اس انتظار کا ذکر نہیں۔  
(۲) دوسرے یہ کہ بعض اوقات کسی شیخ کی ترجیح خیال میں نہیں آتی

تو اس صورت میں استعمار عیب ہوا۔ مگر بعد تاویل ان سب بتا دل کا جواب سہل ہے۔

(۳) تیسرے یہ کہ اگر کسی شیخ (اجازت و ممانعت) کی ترجیح خیال میں آگئی تو اس پر عمل کرنا الہام پر عمل ہوا کہ جو شریعت میں حجت نہیں۔

(۱) اولاً یہ کہ اس کا حاصل روایات کا اس سے ساکت (ناخوش) ہونا ہے اور تاویل مقدم ہے۔ ساکت پر اور یہ حدیث ابن انس (کہ جو شرح صدر کی موید ہے) ناقل ہے۔

(۲) دوسری کہ یہ کہ بابت اقرار کر کے ہے اور اس کے خلاف ہار ہے۔

(۱) اکثر اوقات شرح صدر ہوتا ہے (اور لاکھڑے جھنجھٹا الکل اور السابیز کا الغلغلو۔ یعنی کم کثرت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ نہ کہ شاذ و نادر پر) کا اعتبار اکام بشرہ میں کیا گیا ہے تو اس سے عیب تو تلازم نہیں آتا۔

(۳) تیسری کہ یہ کہ الہام کا حجت نہ ہو یا اس مسئلے کے اس پر عمل واجب نہیں۔ یہ نہیں کہ جائز بھی ہوگا۔ بعض احکام میں ارشاد نہوت ہے۔ اسمت قلب (اپنے دل سے فتویٰ لو) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ

ادار علی القلب (اتفاق و الہام) پر عمل چاہئے اور یہ درود (القاد و الہام) اعد الشیمن (اجازت و ممانعت) کا سرخ (ترجیح دینے والا) ہے۔ البتہ یہ شرط ہے کہ دونوں شقیں شرعاً جائز ہوں۔ بانی را حدیث کا ضعف سواگر

قد اشرع ہوتا تو قوت سے ایک کو ترجیح دی جاتی ہے۔ یہ سب سے تعارض ہے یا نہیں جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ اتفاق اور ساکت میں تعارض نہیں ہوتا

اب (شرح صدر کے بارے میں) روایات قویہ ساکت ہیں تو حدیث ضعیف کو اعد الشیمن (اجازت و ممانعت) کیلئے مرجع ترجیح دینے والی

اور موید کہتے ہیں۔ اس کی تفسیر میں احکام میں کمبخت موجود ہیں۔ اس لئے اب اس باب میں قول مشہور یہ ترجیح معلوم ہوتی ہے۔

مولانا اشرف علی قانوی کے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ استعمار کے بعد کام کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں دل کے میلان (جھکاؤ) کا لحاظ نہ ضروری ہے۔

### شرح صدر کے دلائل

(۱) قرآن پاک میں ہے۔ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَجْعَلْهُ قَلْبُهُ ۶۳۔  
ترجمہ: اور جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے تو اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا

ہے۔ بقول امام رابع اس روایت قلب سے مراد تو قلبی اشیاء ہیں کہ جو مومن کے دل میں القاد کی جاتی ہے اور وہ اپنے مسائل میں اس سے رہنمائی حاصل کرتا ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا گیا ہے وَالَّذِينَ اخْتَفُوا زَانِعًا مِّنْهُمْ ۶۴۔

(۲) استعمار کے حکم جس سیاق و سباق (context) میں آیا ہے اور اس کا جو پس منظر (back-ground) ہے وہ ظاہر کرتا ہے کہ اجازت و ممانعت اور کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں رہنمائی ہوتی چاہئے۔

(۳) حدیث ابن انس کی روشنی میں مگر اگر استعمار کی ضرورت شرح صدر اور ایمان قلب کی خاطر ہے اور مگر احادیث استعمار کے مقابلے میں وہ ناقل (بے دلی) ہے لہذا اس حدیث کو قطعاً کافز حاصل ہے۔

(۴) اگر استعمار کے کوئی دعا کے معنوں میں لیا جائے تو پھر جس قدر شارع علیہ اصول و السلام نے استعمار کے لئے اہتمام فرمایا ہے وہ آخر دوسری عام دواؤں کے لئے نہیں ہیں۔

(۵) صحابہ کرام بائعین اور محدثین نے حصول تحقیق کی خاطر متعدد بار استعمار سے ہیں۔ اگر استعمار جملہ دعا کے معنوں میں ہوتا تو پھر بار بار استعمار کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔

(۶) بزرگان طریقت اور مشائخ عظام نے بالاطلاق استعمار کو اجازت و ممانعت معلوم کرنے اور شرح صدر کے معنوں میں لیا ہے جب کہ عام دعا کے معنوں میں ان کے ہاں استعمار بظاہر مشائخ ہے۔

(۷) استعمار کے بعد باہم اجازت و ممانعت سے متعلق رہنمائی ہوتی ہے اور اکثر شرح صدر نصیب ہوتا ہے۔ واقعات اس امر کی گواہی دیتے ہیں اور تجربات اس کے شاہد ہیں۔

### استعمار میں اعتبار شرح صدر کے شاہد

(۱) مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی حدیث جابر کے جملہ راویوں کی شرح میں لکھتے ہیں۔ ای اجمعلسی واضعاً بذلك الخیر الذی طلبہ منک و قلندرہ بان یحصل البیقین و انشراح الصدر من غیر شک و دغدغہ و هو الاصل المعتبر فی الباب۔  
ترجمہ: اور جو تو اسے مقدر کر دے تو تو بتو راضی بھی کر دے اور



راضی ہوتا ہے کہ لفظ حق کا درجہ حاصل ہو جائے اور ایسا شرح صدر میں آجائے کہ جس میں ذرہ فرج شک و شبہ اور تذبذب باقی نہ رہے، اس باب (استخارہ) میں بھی قابل اعتماد بنیاد ہے۔

(۲) شیخ حسن شربلانیؒ فرماتے ہیں۔ و اذا استخار مضی لعلہ یشترح لہ صلوٰۃ و یتبخی ان ینکرھا شیخ ترواہ فی ترجمہ: جب کوئی شخص استخارہ کرے تو جس بات کے لئے اسے شرح صدر ہو جائے اسے عملی جامہ پہنا لے۔ مزید اسے چاہئے کہ سات بار استخارہ کیا کرے۔

(۳) مولانا سید قیسیؒ فرماتے ہیں۔ و یتسبیح فیکوڑا الانیخارۃ فی الاضرع الواجد اذا لم یظہر لہ و یتبخی الصواب فی البقیل اذ الفکر قائم یشترح لہ صلوٰۃ لعلہ یفعل۔

ترجمہ: جب کام کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں درست اور صائب پہلوؤں کا نہ ہو اور اسے یہ شرح صدر بھی نہ ہو کہ وہ کیا کرے تو اس کیلئے ایک ہی کام میں بار بار استخارہ کرنا مستحب ہے۔

### شرح صدر میں ضروری شرط

محققین کے نزدیک شرح صدر کا اعتبار کسی ایسے پہلو میں نہیں کرنا چاہئے کہ جس پہلو میں استخارہ کرنے والے شخص کے دل میں پہلے سے رغبت اور خواہش موجود ہو بلکہ اس پر اس نفسانی خواہش کا غلبہ ہو چکا ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی کی زلف گرہ کر یا سیر ہو گیا ہے اور اس کی محبت کا رجحوت اس کے سر پر سوار ہے۔ ایسا شخص اگر اپنی محبوبہ سے شادی کرنے کی خاطر استخارہ کرے اور اسے شادی کی اجازت کے بارے میں بظاہر شرح صدر کی کیفیت حاصل ہو جائے تو بھی وہ شرح صدر مستحق نہ ہوگا۔ جب تک کہ وہ خواہشات نفسانی کو دل سے نکال کر لا حول و لا قوۃ الا باللہ العظیم کا متعدد بار ورد کر کے اور کسو کو ہر بار بار استخارہ نہیں کر لیتا، نتیجہ استخارہ صحیح نہیں ہوگا۔ البتہ غلبہ عشق کے باوجود اگر شادی کی ممانعت پر شرح صدر اسے ہوتا ہے تو وہ یقیناً درست ہوگا کیونکہ وہ اس کی خواہش کے خلاف امر ہے۔

امام خطابیؒ، شیخ شربلانیؒ کے قول معنی لیا مشعر شرح صدر کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ای قلبہ و هو یفیدانہ یحصل بعد الاستخارۃ احد الامورین لامحالة و العواد انہ یشترح صلوٰۃ

انشرحا خالیاً عن حوی النفس۔ یعنی شرح صدر سے مراد دل کا (کامل) انشراح ہے اور وہ اس بات کا اشارہ ہے کہ جب ایک استخارہ کے بعد (کام کے کرنے یا چھوڑ دینے کے) دو امور دل میں سے ایک امر ضرور حاصل ہو جاتا ہے تاہم انشراح صدر سے مراد خواہش نفسانی سے برائی شرح صدر ہوگا۔ شیخ الاسلام مدین سالمیؒ فرماتے ہیں۔ فلاذا انشروح صلوٰۃ اقبل ای انشرحا غیر نفسانی بلان لم یکن موجودا قبل الاستخارۃ۔

یعنی جب شرح صدر ہو جائے تو استخارہ کرنے والا شخص آگے بڑھ کر کام کر لے تاہم یہ انشراح نفسانی اور استخارہ کرنے سے پہلے سے موجود نہیں ہونا چاہئے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں۔ والمعمد انہ لا یفعل ما یشترح بہ صلوٰۃ و یمتد کان لہ فیہ حوی قوی قبل الاستخارۃ والی ذالک الاشارة بقولہ فی اخر حدیث ابی سعید ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

یعنی قابل اعتماد بات دربارہ شرح صدر یہ ہے کہ جس پہلو میں استخارہ کرنے سے پہلے ہی استخارہ کرنے والے کے دل میں خواہش نفس قوی ہو، اس پہلو پر شرح صدر بھی ہو جائے تو بھی اسے عملی جامہ نہ پہنائے۔ اسی حقیقت کی طرف حدیث ابی سعیدؓ کے آخر میں فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے لکے میں اشارہ ہے۔ قاضی محمد بن علی شاکانیؒ حنفی بھی یہی بیان فرماتے ہیں۔ فلا ینبھی ان یعمد علی انشراح کان فیہ حوی قبل الاستخارۃ بل ینبھی للمستخیر ترک اخبارہ و اسماً والا فلا یحکون مستخیر اللہ بل مستخیر الہوا۔

یعنی ایسے انشراح پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے کہ جس انشراح میں استخارہ کرنے سے پہلے ہی خواہش اور رغبت موجود ہو بلکہ استخارہ کرنے والے کو اپنی پسند اور اختیار کو یکسر ترک کر دینا چاہئے۔ درود اللہ تعالیٰ کی خاطر استخارہ نہیں کرنا ہوگا بلکہ اس کا استخارہ شخص خواہش نفسانی کی خاطر ہوگا۔

سلطان العلماء ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں۔ ویسمنی بعد

الاستخارۃ لیما یشترح صدرہ انشرحا خالیاً عن حوی النفس فالحکم یشترح بشیء فالذی یظہر انہ یکوڑ الصلاۃ حتی یظہر لہ قلب الی مسع موات۔

یعنی استخارہ کرنے کے بعد جس بات کے لئے شرح صدر ہو جائے وہ کر لے لیکن یہ انشراح نفسانی خواہش سے خالی ہونا چاہئے۔ اگر ایک دفعہ استخارہ کرنے سے شرح صدر نہ ہو تو ظاہر امر یہ ہے کہ کسی بار بار استخارہ دے حتیٰ کہ آخر (کا پہلو) اس پر ظاہر ہو جائے کہ کیا ہے یہ نواز استخارہ کی اور کتنی سات بار ضروری چاہئے۔

### استخاروں کے بعد شرح صدر نہ ہوتا کیسا کیا جائے؟

بعض اوقات کسی کام کے لئے متعدد بار استخارہ کرنے کے بعد بھی شرح صدر نہیں ہو پاتا تو گویا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ اس کی وجوہات جبرانی اور روحانی بنیادیں یا مثلاً تخریر معدہ، تساوت قلبی اور بات کے غلبہ اور ہوشی میں یا اس میں بھی کوئی مصلحت مضمر ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں کام کرنے یا چھوڑ دینے میں سے ہر پہلو کی اجازت ہے۔ حضرت فاضلؒ فرماتے ہیں استخارے کے بعد اگر کسی شخص کا رجحان قلب میں آہستہ آہستہ اس پر عمل کرے اور کسی کار رجحان نہ ہو تو جس حق پر چاہئے عمل کر لے۔

### (ب) کیا استخارے میں خواب میں دیکھنا ضروری ہے؟

عوام میں غلط طور پر شہود ہو گیا ہے کہ استخارہ کرنے کے بعد خواب کا دیکھنا لازمی اور لازمی امر ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا ہونا اور دیکھنے کے اندر ولایت کا مظاہرہ ضروری نہیں ہے۔ بس دل کا کسی بات پر مطمئن ہو جانا، کسی کام سے نفرت کرنے لگ جانا، استخارے کا نتیجہ ہے۔ بعض اوقات انکار کا بھی کوئی دلیل دست ضرور دے دیتا ہے اور دل اس پر جم جاتا ہے۔ دیکھنا کافی ہے۔ عزم میں قیور پیدا ہو جانا اس کام کے نہ کرنے کی ہدایت ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ استخارے ہر کام میں مستون

و ہمارے تاہم یہ ممکن ہے کہ جن سے ضروری نہیں کہ استخارہ کے بعد خواب یا واقعہ بیداری میں ایسا ظاہر ہو جو اس کام کے کرنے یا نہ کرنے پر دلالت کرے۔ بلکہ استخارے کے بعد دل کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اگر اس کام کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ ہے تو اس کام کے کرنے کی ہدایت ہے اگر توجہ اس قدر ہے کہ شرح صدر پہلے کی اور کچھ بھی نہیں ہو سکتی منع نہیں ہے اس صورت میں دوبارہ بار بار استخارہ کرے۔ تاکہ توجہ کی زیادتی کا پتہ چلے کہ کیا اس کا رجحان استخارہ کی حدت مبارک ہے۔ اگر استخارہ کرنے کے بعد پہلی ہی توجہ میں کسی واقعہ ہو جائے تو یہ امر ممانعت پر دلالت کرتا ہے۔ اس صورت میں بھی اگر استخارہ پھر کر لے۔ تو اس کی ممانعت ہے۔ ہر معاملے میں بار بار استخارہ کرنا بہتر ہے۔

حضرت حاجی العلامہؒ فرماتے ہیں در استخارہ مستونہ فحیٰ خواب و در غیر ضرورت فقط بطریقان کلی کی است۔

یعنی استخارہ مستونہ نہ کوئی خواب وغیرہ ضروری نہیں شخص دل کی تسلی کا ہے۔ مولانا نور شاہ کشمیریؒ (۱۳۵۱ھ، ۱۹۳۱ء) کہتے ہیں۔ لا انفسہ یوری رؤیاء او یکلمہ مکلم و لا امکن ذالک ابضاً۔

یعنی یہ غلبہ استخارے میں یہ شرط نہیں ہے کہ استخارہ کرنے والا (ضروری) کوئی خواب دیکھے یا کوئی کام کرنے والا (اتفاق نہیں) اس سے کلام کرے یا اگر چاہیہ ہو لیکن ہے۔ مولانا عبد عالم بریلویؒ (۱۳۸۶ھ، ۱۹۶۵ء) بیان کرتے ہیں کہ علماء متقدم و متاخرین نے متنبہ کیا ہے کہ استخارے میں یہ شرط نہیں ہے کہ استخارہ کرنے والا ضروری کوئی خواب دیکھے یا کوئی کام کرنے والا اس سے کلام کرے یا گویا یہ اس کے دل میں کسی چیز کا القا ہوگا تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے دل میں کام کے کرنے یا نہ کرنے میں سے کسی جانب میلان اور رجحان پیدا کر سکے۔ جس پر بعد از اس اسے شرح صدر ہو جاتا ہے اور اس بات پر اس کی رائے کو استخارہ حاصل ہو جاتا ہے۔ جس شخص طرف اسے کشش اور میلان ہو وہ اس جانب کو اختیار کر سکتا ہے۔

علامہ کرام کے مجدد بن علی بالآخر مردات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ استخارے کے بعد سرے سے خواب دکھائی نہیں دیتا بلکہ تمام علماء اور مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض اوقات استخارے کے بعد خواب

میں رہنمائی ہو جاتی ہے۔ بزرگان دین سے استعارے کے بعض ایسے طریقے نقل کئے گئے ہیں جن میں جواب اور رہنمائی باہم خواب میں مل جاتی ہے۔ ایسا استعارہ، استعارہ مناسبت کہلاتا ہے جس میں استعارے کے بعد جو جائے اور خواب کی توقع رکھنے کی مہارت ہے۔ استعارہ کرنے کے والے باہم خواب کے ذریعہ رہنمائی کے بڑے آرزو مند ہوتے ہیں۔ کیونکہ اسے وہ تسلی خاطر کاموں کا ذخیرہ تعبیر کرتے ہیں۔ بلاشبہ مردوں کے رویے صادق ایک زندہ دہانہ حقیقت ہیں۔ بعض ماہرین نفسیات مثلاً ڈاکٹر یونگ (JUNG) اس امر کے قائل ہیں کہ تحت اشعور یعنی حس کامر ہے اور خواب حال اور استقبال کے بارے میں رہنمائی اور پیش بینی کر سکتے ہیں۔

مولانا قاضی نانزی "استعارہ مناسبت کو تعبیر قرار دیتے ہیں اور خواب کے حجت ہونے پر احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔ پس خواب کے ذریعہ کام کی اجازت اور ممانعت کا اشارہ ہے اور اگر خواب واضح ہو تو اس پر عمل کر لیا جائے اور اگر خواب متنازع تعبیر ہو اور خود تعبیر نہ کرے تو کسی نیک شخص سے رجوع کر لیا جائے کہ جو تعبیر بتا دے اس سے علم فہم سے واقف ہو۔ علامہ ابن عابدین شافعی نے شرح الشرح کے حوالے سے لکھا ہے کہ مشائخ کرام سے سنا گیا ہے کہ استعارہ کرنے والے شخص کو چاہئے کہ دعا سے استعارہ پڑھنے کے بعد قبلہ رو ہو کر با وضو ہو جائے۔ پھر اگر خواب میں کوئی سفید یا سرخ چیز نظر آئے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ کام کر لینا بھلا ہے اور اگر سیاہی اور سرخی دکھائی دے تو وہ کام کرنا اس کے حق میں شر (برا) ہے۔ لہذا اسے اس کام کو کبھی جابہ پستانا سے اعتنا نہ کرنا چاہئے۔"

## (ج) استعارہ کے درست یا نادرست آنے کی علامات

استعارہ کے درست آنے سے مراد یہ ہے کہ جس کام کے کرنے کی خاطر استعارہ کیا گیا ہے۔ اس کے سرانجام دینے کی اجازت مل جائے اسی طرح نادرست آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کام کا کرنے میں خیر نہیں بلکہ شر ہے لہذا اس کی ممانعت اور اس کے چھوڑ دینے کا حکم ہے۔

## درست آنے کی علامات

(۱) دل اس کام کے کرنے کے ارادے پر جم جائے اور تذبذب

## (د) استعارے کے بعد فیصلہ خداوندی پر راضی ہونا لازم ہے

استعارہ کرنے کے بعد فیصلہ خداوندی کے بعد چلو یا رملے ہیں۔ اولاً یہ کام کرنے کے بارے میں کوئی اشارہ بھی ملے، دل کا جھکاؤ اس شے کی طرف ہو جائے، یا شرح صدر کسی پہلو پر ہو تو اس وقت اس اجازت و ممانعت کو قطعی طور پر فیصلہ خداوندی سمجھنا چاہئے۔ چونکہ استعارہ کیا گیا ہے اس لیے اس پر عمل کرنا یا چھوڑنا دونوں مباح اور جائز ہوتے ہیں لہذا اس میں سے ایک پہلو پر اتفاق اور الہام اور توفیق قلب اس شخص کے لئے جت ہے گو وہ سوں کیلئے اس کا حجت ہو ضروری نہیں۔ اس سلسلے میں مومن کا توفیق قلب پر عمل کرنا اور الہام و اتفاق پر عمل پیرا ہونا ہے۔ اجازت و ممانعت میں سے جس پہلو کی طرف استعارے کے بعد رہنمائی ہو اسے خیر سمجھئے ہوئے راضی برضا ہو جانا چاہئے۔ شیخ الشیخ سہروردی فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر اور اس کا نیاز مند بن کر اس سے استعارہ کرنا اور اللہ تعالیٰ اسے خواب میں کشف کے ذریعہ متنبہ کر دے تو اس وقت اس کا یہ حکم رخصت کے ذیل میں نہیں رہتا بلکہ وہ ایک ایسا حکم ہے کہ جس کو اگر بابت ہمت نہ بجالائے تو یہاں تک کہ یہ ظاہری حکم نہیں بلکہ اس کا تسلیل باطنی حالت سے ہے۔"

فیصلہ خداوندی کا دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ استعارہ کرنے کے بعد کام کے سلسلے میں جو کچھ فرما ہوا اسے حق میں سرایا نہ ہو ورنہ حکمت سمجھنا چاہئے اور اسے حق اور فیصلہ خداوندی مان کر اس پر ہر حال میں راضی رہنا چاہئے خواہ وہی لحاظ سے اور دنیاوی اعتبار سے بظاہر وہ کام ہو یا نہ ہو۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کام کی خاطر استعارہ کرتے ہیں اور نہیں کرنے کی اجازت مل جاتی ہے لیکن بعد ازاں وہ کام نہیں ہو پاتا یا اس کا انجام ہمارے حسب توقع نہیں ہوتا۔ ایسی صورت حال میں ہمیں کسی حکم یا مذمت کی کوئی شے میں جھکاؤ نہیں دینا چاہئے۔ جو کچھ بھی واقع ہوا ہے تقیبتاً اس میں بھی ہماری بھلائی پوشیدہ ہوگی۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری عقل یا ناراضی اس فیصلہ خداوندی کی حکمت اور مصلحت نہ آنے سے ناہم ہر حال میں اس ذات حق پر اعتماد اور ہمدرد رکھنا چاہئے۔ وہی ہماری بہتری کو بہتر جانتا ہے۔ آملی کا علم اسی علامہ الشیوہ ذات کو ہے۔ اس نے جواب ہمارے لئے مناسب بھی ہے اس کے عمل کی ہمیں توفیق دیدی ہے۔ استعارہ کرنے

والے کے لئے کوئی لحاظ ہے خبر کی ہر سانی کا خدا کی وعدہ ہر حق ہے۔ ہماری ذاتی پسند و ناپسند کا معیار ضروری نہیں کہ ہمیشہ درست ہی ہو۔ ہماری عقل اور شعور ہر حال ناقص ہیں۔ بعض اوقات ہم کسی چیز کو پسند کرتے ہیں حالانکہ وہ انجام کار ہمارے لئے سودمند ثابت ہوتی ہے مگر آن پاک اس حقیقت پر ان الفاظ میں روشنی ڈالتا ہے۔ غسسی آن فکسر خضوا فیشبنا وغیرہ فیکسر غسسی آن فیکسر فیشنا وغیرہ فکسر لکھم واللہ یعلمم وانتمم لا تعلموہ (۲۱۲:۴)

ترجمہ: تم نہیں جانتے کہ ایک چیز کو تم کو گوارا سمجھتے ہو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور ایک چیز جو تمہیں اچھی لگتی ہو، ہو سکتا ہے کہ اسی میں تمہارے لئے برائی ہو۔ (حقیقت تو یہ ہے کہ) اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو۔ خاصان خدا کی غولی ہے کہ وہ ذاتی پسند و ناپسند کو کسی لائق اعتنا نہیں سمجھتے بلکہ وہ ہمیشہ اپنے مالک یعنی کی پسند و ناپسند کو یاد رکھتے ہیں اور اسی کی رضا پر تسلیم کر رہے ہیں۔ پس عیبنا بقضاء وتسلیمنا یاقوم۔

سیدنا عمر فاروق فرمایا کرتے تھے۔ مَا أَبَالِي عِلْسِي أَمْ خَالِ أَفْصَحْتُ عِلْسِي مَا أَجِبْتُ أَوْ خَلْفِي مَا أَخْرَجْتُ وَذَلِكَ لِأَنِّي الْغَيْرُ الْخَافِرُ۔

ترجمہ: مجھے پروا نہیں کہ میں کس حال پر رہ سکوں یا نہ رہ سکوں۔ دو حال مجھے ذاتی طور پر پسند ہو یا ناپسند۔ پہلے سے کہ میں جس کو پسند کروں، اچھی پسند ہو یا پسند میں بھلائی کو سمجھتا ہی نہیں ہوں۔ (کیونکہ) دراصل خیر تو اس حال میں ہے کہ جو خدا کو پسند ہو) تجربہ شاید ہے کہ بعض اوقات استعارہ کرنے کے بعد کسی کام کو شروع کر دیا جاتا ہے اور انتظار میں اس کا نامی سے دوچار ہوتا پڑتا ہے۔ اس وقت تو طبیعت انسان کی قدر پریشانی ہوتی ہے۔ لیکن بعد میں واقعات چکواہے پیش آتے ہیں کہ وہ توفیق کا بھی مصلحت اور حکمت پر مبنی ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص نے بزم تجارت سڑکا استعارہ کیا۔ اجازت آگئی اور وہ سفر پر روانہ ہو گیا لیکن تجارت میں کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔ وہ شخص حیران ہو کر سوچنے لگا ہے کہ کیا یہاں ہوا ہے۔ جب گھر پہنچتا ہے تو اس پر یہ حقیقت کھلتی ہے کہ اس کے سفر پر جانے کے بعد اس کے گھر کی بوسیدہ چھت گھر پر دی کی لکھن اس کے بیوی کے کھنڈ رے کیونکہ بیوی اس کے سفر پر جانے کے بعد اپنے بچوں کے لئے کینے چلی گئی تھی۔ اگر وہ گھر پر بتا تو اس بات کا امکان تھا کہ مالی نقصان کے ساتھ جانی نقصان بھی ہو جاتا۔



## مستقل عنوان

حسن البہاشی ماضی دار المعلوم یونینہ



برخص خواہد و طسمانی دنیا کا خیر باد ہوا  
نہ ہوا یک وقت میں تین سوالات کے سہارا  
ہے سوال کرنے کے لئے طسمانی دنیا  
کا خیر باد ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

## روحانی ڈاک

## مختلف مفید سوالات

سوال از: کے عبدالباری ————— وائٹ ہاؤس  
عرض خدمت ہے کہ ”روحانی ڈاک“ کیلئے فی الوقت میرے مقیم  
ہوں چڑھ چکے ہیں کہ آپ کی کتاب طسمانی دنیا کے محبوب ایک  
ایک شخصیت کا سوال روانہ کیا تھا جس کے بعد ماہ ستمبر ۲۰۰۵ء کو بر نومبر  
۲۰۰۵ء اور اس ماہ کے رسالوں میں تلاش کے بعد باہمی کے ساتھ پھر ایک  
ایک شخصیت کی دیرینہ گزارش پیش خدمت ہے۔

میں اپنے ذریعہ معاش کے سلسلے میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس کے قریب  
پڑائے چند میں مقیم ہوں یہاں کی جماعت جامعہ مسجد کے امام و خطیب  
جو مسالوں سے خدمت کر رہے تھے جن کی گاؤں والے قاضی صاحب  
کے نام سے عزت افزائی کرتے ہیں۔ یہی کسی آپ کے طسمانی دنیا کے  
بے حد شوقین ہیں۔ یہ خود شہر مشہور جا کہ ہر ماہ پابندی سے خرید کر مطالعہ  
کرتے رہے ہیں۔ آپ کی اس کتاب کو اسی مسجد کے امام و خطیب حافظ  
نور احمد صاحب جادیہ کی زبانی پڑھا اور کلف اندوہ ہوئے ہیں کیونکہ قاضی  
صاحب دنیا میں ان کے انکھوں کی روشنی سے محروم ہونے کے باوجود بڑی  
بودہ سے آپ کی کتابوں کے شیدائی ہیں ان سے میری ملاقات کے  
نومیری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ طسمانی دنیا کے شوقین جو دنیا ہو کر بھی  
بڑے سے قاصر ہو کر بھی اتنے بڑے قاری ہیں۔ ان کی خواہش تھی کہ ان  
کے سوالات روحانی ڈاک میں شائع ہوں۔ ازراہ کرم استخارہ نمبر میں شائع

کہم خدا سے استخارہ کرتے ہیں اور اس کے بعد جو کچھ اس کا فیصلہ ہو اور  
جو کچھ واقع ہو، خدا کی قضاء و قدر پر راضی رہیں۔ اسی میں ہماری فلاح ہے  
اور اسی میں نجات۔

## پیل صراط کی دہشت

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیزؓ کی ایک کینر نے آپ کی بارگاہ  
میں حاضر ہو کر عرض کی۔  
”میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ جہنم دیکھا گیا ہے اور اس پر  
پیل صراط دکھ دیا گیا ہے۔ اسے میں اسوی خلفا ہو گیا۔ سب سے  
پیل خلف بن عبدالملک کو حکم ہوا کہ پیل صراط سے گزرو۔ وہ پیل صراط  
پر چڑھ کر آگاہ..... دیکھتے ہی دیکھتے دوزخ میں گر پڑا۔ پھر اس کے بیٹے  
سید بن عبدالملک کو لایا گیا وہ بھی اسی طرح دوزخ میں جا گیا۔  
کے بعد سلیمان بن عبدالملک کو حاضر کیا گیا۔ وہ بھی دوزخ میں گر گیا  
اس سب کے بعد یا امیر المومنین کو لایا گیا۔  
پس اتنا سننا تھا کہ حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیزؓ نے خوفزدہ  
ہو کر چیخا اور گر پڑے۔ کینر نے پکارا کہ  
”یا امیر المومنین! سنئے تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے دیکھا کہ آپ  
نے طسمانی کے ساتھ پیل صراط کو عبور کر لیا۔“

مگر سیدنا عمر بن عبدالعزیزؓ پیل صراط کی دہشت سے بے ہوش  
ہو چکے تھے اور اسی عالم میں ابھرا پھر ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔  
(کیا سوائے سعادت)



- ☆ ارشادات ربانی و سنت نبویؐ سے کنارہ کشی۔
- ☆ باطن حرام میں جن کرنا کوشش۔
- ☆ بلا جبریتہ داروں سے قطع تعلق۔
- ☆ حق بات کرنے سے گریز اور کسی پر کٹر چوٹی۔
- ☆ کسی کی خوشامد اور بغیر مشورہ سے کوئی کام۔



بہر حال استخارہ سے بعد کامیابی ہو یا ناکامی، مصلحت کچھ میں  
آئے یا نہ آئے راضی برضا رہنا چاہئے۔ استخارہ دراصل اپنے علم قدرت  
اور اپنی پسند انتخاب سے اظہار بیزارگی کے خدا کی پسند اور رضا کو طلب  
کرنے کا نام ہے۔ لہذا استخارہ کرنے کے بعد جب خدا کا فیصلہ نافذ کر دیتا  
ہے تو اسے دل و جان سے تسلیم کرنا اور اس پر راضی رہنا استخارہ سے کامیابی  
نقضاء اور اخلاص عمل کا حقیقی اظہار ہے۔ استخارہ کے ذریعے خدا کی پسند  
و انتخاب کو طلب کرنے کے بعد پھر اس پر راضی نہ ہونا خدا کے غیظ و غضب  
کو دعوت دینا ہے۔ امام العارفین ابن ابی مرہؒ کہتے ہیں کہ صوفیہ نے کرام کا  
نقطہ نظر یہ ہے کہ جو شخص کسی معاملے میں استخارہ کرتا ہے اور خدا اس کے  
بارے میں فیصلہ کر دیتا ہے اور پھر وہ شخص اس پر راضی نہیں ہوتا تو ایسا شخص  
گمناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایسے شخص پر تو بہ کرنا لازم ہے کیونکہ وہ خدا  
کے بارے میں بے ادبی کا مرتکب ہوا ہے۔

امام مہدویؒ اس قول کی تائید کرتے ہوئے مزید یہ کہتے ہیں کہ خدا  
سے اس کی پسند طلب کر کے اس پسند پر ناک قبول چڑھنا منافقت سے  
ملتی جاتی چیز ہے بلکہ یہی اصل منافقت ہے کیونکہ استخارہ کرتے وقت تو  
انسان اپنے فقر و احتیاج اور خدا کی پسند کے تسلیم و رضا کا اعلان کرے  
اور پھر بعد ازاں اس کے خلاف طر عمل اختیار کرے۔

ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **عَسَا غَضِبْنَا**  
**أَشَدَّ مِنْ غَضَبِنَا عَلٰی مَنْ اسْتَخَارَنِيْ فِیْ أَمْرِ فَفَضِّلْتُ لَهُ فَبِهِ فَضَّلْتُ**  
**تَحِيَّةٌ كَلَامٌ**

ترجمہ: مجھے سب سے زیادہ خدا اپنے شخص پر آتے کہ جو کسی کام  
کے بارے میں مجھ سے استخارہ کرتا ہے اور جب میں اس کے لئے اس  
معاملے میں اپنا فیصلہ کر دیتا ہوں تو وہ فیصلہ اسے ناکار کرتا ہے۔

امام غلطی و ایک حدیث نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ **أَنْذَا ذَاؤُذْ**  
**عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَنِيْ عِبَادُكَ أَتَبْصُرُ إِلَيْكَ قَالَ عَيْدُ اسْتَخَارَتِيْ فِیْ**  
**أَمْرِ فَخَوَّضْتُ لَهُ فَلَمْ يَوْضُ**۔

ترجمہ: تحقیق حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں  
عرض کیا پالنے والے! تیرے بندوں میں سے کونسا شخص تجھے سب سے  
زیادہ پائیند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا۔ وہ بندہ کہ جو مجھ سے کسی کام  
کے بارے میں استخارہ کرتا ہے، پھر میں اسے (اپنا پسندیدہ کام) چن دیتا  
ہوں تو وہ اس پر راضی نہیں ہوتا۔ بلاشبہ ہماری سعادت مندی اسی میں ہے

کے لئے درود آگے پیچھے پڑھ کر منافق عبد القادر جیلانیؒ فیضانِ اللہ ۱۰۱ مرتبہ پڑھنا ٹھیک ہے یا نہیں۔

دن میں اگر کسی ضرورت پر استخارہ دیکھا ہو تو کس عمل آزمودہ ہے ازراہ کرم عنایت کریں۔

## جواب

ہمارے لئے قابلِ شکر ہے یہ بات کہ ماہنامہ علمائے دین کا مطالعہ لوگ بھی کرتے ہیں جو دنیا کی لغت سے محروم ہیں۔ اس سے پہلے بھی حیدر آباد میں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی تھی جو دنیا سے اتنے ماہوں نے بتایا تھا کہ وہ ۱۹۹۶ء سے پابندیِ وقت کے ساتھ علمائے دینِ خدایتے ہیں اور دوسروں سے پرصوا کرتے ہیں اور اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ علمائے دین یا صرف مسلمان ہی نہیں پڑھتے بلکہ بعض غیر مسلم حضرات بھی پابندی کے ساتھ اس کا مطالعہ کرتے ہیں ہمارے علم میں کسی لوگ ایسے ہیں کہ جنہوں نے علمائے دین پڑھنے کی خاطر اردو زبان سیکھی ہے۔ ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں کہ جس نے ہمیں علمائے دین کا لکے کو توفیق دی اور جس نے علمائے دین کو قبولیتِ عامہ سے سرفراز فرمایا۔

ہم اپنے رب کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ایسے تمام افراد کی بھی قدر کرتے ہیں جو علمائے دین کو اہمیت دیتے ہیں اور جو پابندیِ وقت کے ساتھ اس کا اشتغال کرتے ہیں۔ اس کا مطالعہ کرتے ہیں اور اسی کے مضامین سے مستفیض ہو کر دوسروں کی رہنمائی کرتے ہیں ہاتھوں میں ان تمام حضرات سے قدرتی ان کا اظہار کرتے ہیں کہ جو دنیا کی جتنی لغت سے محروم ہو کر بھی علمائے دین دوسروں سے پرصوا کرتے ہیں اور اس رسالے کی اہمیت و افادیت کے قابل ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں مفید اور مجرب عملیات اور مغز فرائیں چھاپنے کی توفیق اور اصلاحات بخشے اور علمائے دین کی روحانی تحریک کو گھر گھر میں پھیلے تاکہ روحانی عملیات کے ساتھ ساتھ دین اسلام بھی بول بالا ہو۔

ابجد قمری، ابجد شمس اور دوسری ابجدیں جن کی تعداد ۲۸ ہے ان کا سلسلہ بحث اسلام سے پہلے سے چل رہا ہے۔ اسلام سے پہلے بھی لکھتے اور پڑھتے کا سلسلہ عام تھا۔ دیگر انبیاء کرام جو سرکارِ عالم خاتمِ امین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اس دنیا میں مبعوث ہوئے اور ان پر آسمانی کتابوں کا نزول ہوا۔ مثلاً حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور نازل ہوئی، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی اور حضرت ابراہیم پر اور دیگر انبیاء پر مختلف کتابوں کا نزول ہوا۔

ہوا۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام آسمانی کتابیں اصلاحی اور روحانی مضامین پر مشتمل تھیں اور مضامینِ اسلامی ہوں یا تعلیمی ہوں سکھاتے سے بننے ہیں اور لوگ ان جملوں سے بننے ہیں جیسے الفاظ پر مشتمل ہوتے ہیں اور الفاظ کو مرتب کرنے کے لئے حروف کا سہارا لیا پڑتا ہے۔ جب اسلام سے پہلے پابندیِ وقت کا، لکھنے پڑھنے کا اور کتابوں کا نزول کا سلسلہ موجود تھا تو پھر وہ حروف جن سے کلمات تیار ہوتے ہیں ان کا سلسلہ بھی یقیناً موجود ہوگا۔ چنانچہ مشہور واقعہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کا والدہ حضرت مریم علیہا السلام کی کتاب میں بغرض تعلیم داخل کرانے کے لئے لے گئے اور حضرت عیسیٰ استاد کے رو برو بیٹھے تو استاد نے حضرت عیسیٰ کی کم لکھ کر ماتے ہوئے کہا کہ پڑنا کوالف۔ حضرت عیسیٰ نے کہا کہ الف جب کہوں گا جب تم یہ بات کہو الف کے معانی کیا ہیں۔ استاد نے کہا کہ الف صرف ایک حرف ہے اس کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ یہ حرف دوسرے حروف سے مرکب ہوگا جب کوئی جملہ بنے گا اور اس جملے کے کچھ معانی ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا۔ جس حرف کے کچھ بھی معانی نہ ہوں اس کو پڑھنے پڑھانے سے کیا فائدہ۔ حضرت عیسیٰ کی عمر اس وقت تین چار سال کی۔ ان کی یہ بے باکی اور جرأت دیکھ کر کتب کا استاد ہوتا ہوگا۔ پھر حضرت عیسیٰ بولے تم الف کے کچھ نہ کچھ معانی ضرور دینا۔ ان آپ کو معلوم نہیں ہیں۔ استاد نے کہا کہ خود آپ ہی بتادیں کہ الف کے معانی کیا ہیں؟ حضرت عیسیٰ نے فرمایا۔ ایسے بتاؤں گا جب بتاؤں گا کہ جب تم احرار شام گردوں کی صف میں آکر بیٹھو اور مجھے مستند استاد پر بٹھاؤ کہ ایک استاد لا جواب ہو کہ طالب علموں کے درمیان آکر بیٹھ گیا اور حضرت عیسیٰ اس کی جگہ لے گئے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ نے الف پر فصیح و بلیغ گفتگو فرمائی اور بتایا کہ الف جن تعالیٰ کی وحدانیت کی علامت ہے اور یہ حرف مختلف ائمہ سے اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی بے نیازگی ثابت کرتا ہے۔ اس واقعہ میں یہ حکمت پوشیدہ کہ انبیاء و ائمہ کو ان باتوں سے ہوتا کیونکہ انبیاء و ائمہ کی قوم میں سب سے عظیم ہوتے ہیں۔ اگر ان کا کوئی استاد ہوتا تو پھر اس کا مقام نبی سے بڑھ جاتا۔ جو نظامِ قدرت میں ایک عجیب سی بات ہوئی اس لئے تمام انبیاء کو ان کی تہذیب و تمدن کی رو سے سرفراز کیا جاتا رہا تاکہ وہ اس اشتدادِ احترام کرنے پر اور استاد کے سامنے سر تسلیم کر کے نہ پڑ جائے بلکہ طالب علم کے لئے ضروری ہے مجبور ہوں۔ اگر حضرت عیسیٰ استاد کے سامنے بیٹھ کر الف کہہ لیتے تو استاد جس طرح دوسرے طالب علموں کا استاد تھا حضرت عیسیٰ کا بھی استاد بن جاتا اور

ان خالق کائنات کو پسند نہ تھی اس لئے ایک نئی قوت نے حضرت عیسیٰ کو کاف کہنے سے باز رکھا اور اس کے بعد حضرت عیسیٰ نے جو فصیح و بلیغ تقریر کی وہ بھی نئی قوت ہی کا نتیجہ تھی۔ بہر کیف اس واقعہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حروف اور ابجدوں کا سلسلہ پہلے ہی سے چل رہا ہے اس کے سلسلوں کو صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے دور کی محنت اور کوشش سمجھنا چاہیے۔ البتہ قرآن حکیم کے حروف سے یہ بات ثابت ہے کہ ابجد قمری کا سلسلہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مسعود سے شروع ہو گیا تھا اس سے پہلے کہ ابجدوں میں پ، ت، ج، ذ، ز، جیسے حروف بھی موجود تھے لیکن یہ حروف ابجد قمری میں موجود نہیں تھے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں جو حرف پر مشتمل ہے۔ اس میں کسی بھی آیت میں پ، ت، ج، ذ، ز موجود نہیں ہیں۔

اسی طرح ابجد شمس میں بھی مذکورہ حروف موجود نہیں ہیں۔ حالانکہ ابجد شمس ابجد قمری سے بالکل مختلف ہے۔ ابجد قمری کی رو سے تین کے اعداد ایک ہزار ہوتے ہیں جب کہ ابجد شمس کی رو سے تین کے اعداد صرف سو ہوتے ہیں۔ روحانی عملیات میں ابجد قمری زیادہ مستعمل ہے اور نقوش و زبر میں بھی ابجد قمری ہی کو اہمیت دی جاتی ہے۔ ماہرین فن نے فنِ حروف کی کتابوں میں ۲۸ ابجدوں کا ذکر کیا ہے۔ دراصل بھی ابجدیں چاند کی ۲۸ منزلوں سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ سب کی سب ۲۸ حروف ہی پر مشتمل ہیں۔ اس موضوع پر علامہ ابن خلدون جیسے مؤرخین نے بھی روشنی ڈالی ہے۔ کچھ اور مؤرخین نے بھی اعداد اور حروف کا ذکر کرتے ہوئے ۲۸ ابجدوں پر کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ کسی نے یہ بات کیا ہے کہ ان کی شروعات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک سے ہوئی کسی نے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کی شروعات ہوئی۔ کسی نے ان کا سہرا حضرت علی رضی اللہ عنہ جہ کے سر امداد ہا سے اور کسی نے اس کی شروعات کے لئے حضرت جعفر طوسیؒ کو مددگار قرار دیا ہے۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ جب یہ دنیا کی انسان نے بات کرنا اور اپنی بات دوسروں کو سمجھانے کی طرح ڈالی ہے اور جب سے خلقِ انسان کا سلسلہ شروع ہوا جب ہی سے حروف بنے اور انہوں نے پڑے اور جب سے لکھنے لکھانے کا سلسلہ شروع ہوا اور حق تعالیٰ نے رقم اور گاندھ کو پیدا کیا تب ۲۸ حروف انسان کے نوکِ قلم پر اور نوکِ زبان پر آئے۔ ترتیب کا انداز بدل رہا۔ اصطلاح بھی بدلتی رہیں۔ لیکن حروف و اعداد کی حقیقتِ صدیوں سے ہو چکی تھی البتہ ان حروف کی ہجرتوں کا انداز اس وقت ہوا جب بعض اصحاب رسولؐ نے علمِ جزئی کی بنیاد رکھی۔

۷۸۶

سلام	قولا	من	رب رحیم
۹۱۰	۳۵۹	۱۳۲	۱۳۲
۳۵۸	۸۸	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۳	۳۵۷	۸۹

دیکھ لیجئے اس نقش کا نوٹل ہر لائن میں ۸۱۸ ہوگا اور سلام قولاً من رب رحیم کے اعداد ۸۱۸ ہیں۔ اگر ہم اس نقش کو کسی اور چال سے پڑ کریں گے تو آیت کے جملے ایک ساتھ نہیں لکھ سکیں گے۔ اس لئے ماہرین فن نے نقوش و ذوالکبات کو ہوشِ آتشِ آبی سے لکھا ہے۔ نقوش میں چال کو خط و کھنکھار دے دی ہے۔ جب نقوش الپ لکھا جائے گا وہ تاثیر سے محروم ہوگا۔ نقوش کوئی بھی ہوا اس کو سچ چال سے مرکب کرنا جائے۔ جو لوگ نقوش لکھتے وقت جانوں کو اہمیت نہیں دیتے وہ تو لکھنے کے مرکب ہوتے ہیں ان کی نقل اور تقلید کرنا فنِ عملیات کے ساتھ زیادتی اور انسانی کرنے کے مترادف ہے۔

درکست نمازِ ریتِ استخارہ پڑھ کر اس کا ثواب حضرت عبد القادر جیلانیؒ کو پہنچا کر استخارہ اس طرح کریں۔ تین مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر تین مرتبہ سووہ کوڑم سن لے کر اللہ پر تھیں۔ یساعیسیٰ خیر نبیٰ علیہ السلام غلغلیٰ تین مرتبہ پڑھیں پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس دوران اپنے ہاتھ کوڑم کی من مر تھیں اور کسی سے بات نہ کیے بغیر پاک صاف ہستر پہ سو جائیں۔

استخارہ کا وہ طریقہ جس میں ایک سو ایک مرتبہ یا تین مرتبہ عبد القادر جیلانیؒ پڑھنے کی ہدایت کی گئی ہے ہم اس سے شش نشین ہیں۔ ان میں جیسے جیسے جو جملات حاصل کی جاتی ہیں۔ اگرچہ ان کو بھی ہر طریقہ ان میں کوئی خلافِ شرع بات نہ ہو نہ ہدائی کا جاسکتا ہے اور ایسے تجربات کی مخالفت نہ ضروری کی گئی نہیں ہے لیکن اس طرح سے جو کچھ بھی معلومات



حاصل ہوئی ہیں ان پر استخارہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ استخارہ درحقیقت اللہ سے مشورہ کرنے کا نام ہے اور اس کا مسنون طریقہ یہی ہے کہ بندہ مختلف دعائیں اور وظائف پڑھ کر سو جائے۔

طهرانی دنیا کی شائے میں جو مفید اور مؤثر استخاروں پر مشتمل ہے، استخارہ سے کہہ لیتے اور اس کے آداب درج کئے جاتے ہیں۔ نیز اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ بندہ کس طرح یہ بات سمجھے کہ اللہ کی طرف سے جواب ہاں میں ہے یا نہیں میں ہے۔ اس شائے کو فوراً فگر کے ساتھ پڑھیں۔ انشاء اللہ اس شائے سے مشکلات آپ کے استخارہ کے بارے میں صحیح رہنمائی کریں گے اور آپ کی بے شمار بھنوں کو رفع کر دیں گے، یہ شاعر خود بہ ثابت کردے گا کہ آج کل استخارہ کے جو طریقے شورش فیل کے ساتھ رائج ہیں وہ کتنے صحیح ہیں اور کتنے غلط۔

### عامل بننے کی خواہش

سوال: از دانش احمد۔

دیگر عرض خدمت اقدس اینکه میں افسانہ اللہ کے فضل و کرم سے حافظ قرآن ہوں اور چند سال مولوی کورس بھی کیا ہوں۔ اللہ بھر پائی سے دین کی خدمت کر رہا ہوں۔ بچوں کو تعلیم دیتا ہوں اور ایک مسجد میں خطیب کی حیثیت سے ہوں۔ آپ جناب والا ہی کے شاگردوں میں حضرت مولانا الیاس صاحب خطیب و امام مسجد بنگلور سے رابطہ کیا اور ان سے میں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ میں اہل دنیا چاہتا ہوں تو مولانا نے کہا میرے استاذاتم حضرت مولانا حسن الہاگنی صاحب سے خط و کتابت کے ذریعے سے رابطہ رکھیں۔ انشاء اللہ حسن الہاگنی صاحب آپ کی رہنمائی فرمائیں گے۔ آپ جناب والا اب گراؤں ہے کہ آپ میری رہنمائی فرمائیں۔ بات تو ظاہر ہے کہ میں کاغذی عامل بننے کی خواہش رکھتا ہوں۔ عملیات سیکھ کر خدمت خلق کرنا چاہتا ہوں، آپ دعا فرمائیے مجھے لہجیت اخلاص عطا فرمائے۔ انشاء اللہ جدوجہد اور کوشش کروں گا کہ آپ جو جوش و تپائیں گے وہ دہروں کا اور پوری ایماندار کی ساتھ آپ کی شاکردی میں آنا چاہتا ہوں۔

### جواب

عامل بننے کی خواہش ایک اچھی خواہش ہے۔ ہم آپ کی اس خواہش کی قدر کرتے ہیں۔ یہ بات دینیت کے قبیل سے ہے کہ آپ نے اپنی خواہش کا اظہار خطیب و امام مولانا الیاس صاحب سے کیا اور

### لاپرواہی کی باتیں

سوال: از دانش اندوری۔

میرا ہندوستان کے عامل و کمال بزرگوں کو نہایت مؤثرانہ سلام قبول کرتے ہیں، جس پر بوجھ دیتے ہیں، سوایں چھوٹے ہیں۔ میں درود شریف، آیت الکرسی، چاروں قل پڑھ پڑھ کر ہار گیا ہوں۔ خدا کے لئے مجھے بلائیں اور میرا پیچھا چھڑائیں۔

### جواب

یہ بات آپ کو کس نے بتائی کہ جنات آپ پر جادو کاستے ہیں اور مختلف انداز سے آپ کو ستارہ ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ آپ اس طرح کے اثرات کا ۱۹ سال سے شکار ہیں اور اب تک آپ نے شاید شہید کیا اور باقاعدگی کے ساتھ کسی عامل سے علاج نہیں کرایا ہے۔ سرکار اور سپین کا درو ایک معمولی یا بنیادی ہوتی ہے لیکن اس معمولی کی بنیاد سے بھی غفلت برتی جائے تو یہ بھی ایک دن کہ انسان کو بہت زیادہ پریشان کر سکتی ہے۔ اور یہ اثرات تو لی اور وارث ایک جیسے امراض ہوتے ہیں ان سے غفلت برتنا اور ان کا علاج نہ کرنا عاقبت نااندیشی کی بات ہے۔ اس خط میں بھی آپ نے یہ لکھا ہے کہ ہم آپ کو بلائیں اور ان کے اثرات سے آپ کا پیچھا چھڑائیں۔ گویا کہ آپ جب بھی ہمارے پاس آئیں گے جب ہم آپ کو باقاعدہ دیوبند آئی کی دعوت دیں۔ عزیمت ہمارے دعوت نامے کا انتظام نہ کریں اگر آپ اپنی ذات کے ساتھ انصاف کرنا چاہتے ہیں اور اللہ کی عطا کردہ زندگی کی قدر کرنا چاہتے ہیں تو پہلی فرصت میں کسی بھی بدھ کو دیوبند آکر ہم سے مل لیں۔

اس طرح کے اثرات میں جو غیر معمولی ہوں خود پڑھنے سے فائدہ نہیں ہوگا۔ ان اثرات سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ باقاعدگی کے ساتھ کسی ماہک توبہ یا بدھ سے پڑھیں گے تب اللہ کے فضل و کرم سے آپ کی تندرستی بحال ہوگی۔ اگر دیوبند یا مشکل ہو تو وہی جس کی اچھے عامل کو دکھائیں اور اس کی ہدایات پر عمل کریں۔

یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کو صرف دہم ہو لیکن اگر یہ واقعہ اوپر کی اور آئیں اثرات ہیں تو آپ کی جانی اور مالی صحت کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے کسی عامل سے روحانی علاج کرا نا

ماہگلو ق سے محبت کریں اور دوسروں کے درد اور کرب کو اپنے دل میں محسوس کریں۔ دوسروں کے کام آنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں اور مسلکی تعصب سے جو خدمت خلق میں ہمیشہ خارج ہوتا ہے خود کو دور رکھیں۔ مسلک کے پھیلنے سے لے کر ہی کچھ باتیں اور علاقائی تعصب میں نہ بندوں تک پہنچتے ہیں۔ نہ اللہ تک۔ اس لئے سب کو گناہ کبیرہ سمجھ کر ان سے باز جائیں اور فیصلہ کریں کہ آپ کو اللہ کے رہنمائی کی خدمت کرنی ہے خواہ وہ آپ کا دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ جب آپ اس طرح کی اچھی اور صاف ستھری سوچ و فکر کے ساتھ اس میدان میں قدم رکھیں تو اللہ کی مدد شامل حال ہوگی اور آپ کا سفر جو اگرچہ طویل ترین سفر ہے جلد پورا ہو جائے گا اور وقت میں خیر و برکت ہوگی۔

یہ بات یاد رکھیں کہ عملیات کا پہلا سہا پہن ہے ہی قلم کاغذ افشا کر توبہ ہی لکھتے ہیں جو خود غرض ہوتے ہیں۔ عقل کے اعتبار سے گورے اور طے کے اعتبار سے خرم ہوتے ہیں۔ آپ ایسے لوگوں کی غلطی دہرانے کی کوشش نہ کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ عالم نہیں چوں چوں کہ مرید بن کر رہ جائیں گے۔ جہاں تک پیسے کمانے کا تعلق ہے تو پھر قسمت سے ملے۔ آپ ایک فریبی نہ بنیں جو پڑھیں جب بھی اگر آپ کی قسمت میں پیسے ملے تو آپ پھر وصول کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن عزت، غفلت اور نااموری کی دولتوں سے آپ محروم رہیں گے۔ پیسہ چور چیکے بھی حاصل کر لیتے ہیں اور اہم ترین قسم کے لوگ بھی۔ پیسہ کمانا کوئی قابل توفیق بات نہیں ہے پیسے وہ عامل آج کل زیادہ کارہ ہے جسے جو اللہ کے نام سے نہیں جانتے اگر آپ کا مقصد صرف پیسہ کمانا ہے تو پھر تعلیم و تربیت کی کھجوت میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ دو کارخانہ خرید لیں اور کسی بھی قیمت کے نیچے چڑی باندھ کر بیٹھ جائیں اور کچھ گر تیاں جلا کر دھواں چاروں طرف پھیلا دیں لوگ آپ کو پیچھا ہوں انسان سمجھ کر آپ کے سامنے اڑاؤ ہو کر بیٹھ جائیں گے اور کاروبار شروع ہو جائے گا۔ اور اگر آپ کو واقعتاً ایسا ہی بنائے تو پیسہ کمانا اور باقاعدگی کے ساتھ کسی استاد سے رجوع کریں۔ کسی ایسے عامل سے رابطہ پیدا کریں جو اس فن کی ہدایت سے واقف ہو جو آپ کو آپ کی منزل تک پہنچانے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اگر آپ لاپرواہی میں مجبور ہوئے تو ایک دن انشاء اللہ کا مالی سے ضرور ہنگامہ ہواں گے۔

یاد رکھیں کہ اس لائن میں سیکھنا پھر عقائد کی حفاظت کے ساتھ خدمت کے میدان میں قدم رکھنا، اہل میں آپ کی اوزر ملتی کی بھلائی ہے۔

انہوں نے آپ کو ایک مفید مشورہ دیا کہ اس لائن کی مہارت حاصل کرنے کے لئے حسن الہاگنی سے رابطہ قائم کریں۔ ضروری نہیں کہ آپ اس لائن کی باقاعدہ تعلیم مولانا الیاس سے شروع سے مطابقت ہم سے ہی حاصل کریں۔ آپ اپنے ذوق اپنے فکری رجحانات اور اپنے مزاج کے مطابق اپنا ایک استاد جو خود سمجھتے ہیں لیکن ہاں یہ ضروری ہے کہ اپنی خواہش اور ذوق کی تکمیل کے لئے آپ کو باقاعدگی کے ساتھ شاکردی کا نظام جوڑنا ہوگا۔ یہی آپ کی خواہش کی تکمیل ہو سکے گی۔

روحانی عملیات کی لائن ایک مقدس بائبل اور ہمہ گیر قلم کی لائن ہے اس میں کچھ سناپاں بھی ہیں اور کچھ مشکات بھی ہیں۔ اس لائن کا سہارا کرتے ہوئے انسان کو ریاضتوں کا اہتمام بھی کرنا پڑتا ہے اور یہی وہ نگرانی کا بھی۔ اس کے بغیر اس لائن کی اچھے سے بھی واقفیت نہیں ہوگی۔ لیکن آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس لائن میں آج کل ہزاروں چند اور لالہ محکمہ کے انسان دھوئی رہ چکے ہیں اور ان کی روشنی میں انتہائی اطمینان کے ساتھ اللہ کے بندوں کو دھوئی بائوں سے لوٹ رہے ہیں۔ ان نام نہاد عالمین کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ نقش لکھنا تو درنہار یہ اپنا اور اپنی بیوی کا نام بھی صحیح الاما کے ساتھ نہیں لکھ سکتے۔ ایسے عالمین کو قرآن حکیم کی ایک آیت بھی صحیح تلفظ کے ساتھ یاد نہیں ہے۔ لیکن یہ لوگ کھنکھاپنے والے سیدھے طے، رعب دار قسم کے جنس فطری اور اخلاقی ولسانی نیز باہار پریکٹیکل کی بنیاد پر اپنی دکائیں چارے ہیں اور دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں۔ اسی لئے عملیات کی لائن پوری طرح بدنام ہو کر رہ گئی ہے اور شریف لوگ عالمین کے ذکر اور تصور سے دھشت محسوس کرتے ہیں اور روحانی عملیات سے بدظن ہوتے چارے ہیں۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں آپ جیسے لوگوں کا یہ خواہش کہ نہایت ہی خدمت خلق کرنے کی غرض سے باقاعدہ روحانی عملیات تعلیم حاصل کریں اور پوری ایماندار اور باقاعدگی کے ساتھ عملیات کے اصول و ضوابط کو سمجھیں اور اس لائن کی ریاضتوں کا حق پہچان کر کسی استاد کی رہنمائی میں اپنے ذوق کی تکمیل کریں۔ ایک قابل قدر بات ہے۔ لیکن مجرم یہ بات یاد رکھیں کہ روحانی عملیات کی لائن سوئی کا جلوہ نہیں ہے۔ حلق میں رکھنا اور پیچھے ہٹنا نہ کہ لو۔ اگر آپ نے اس لائن میں قدم رکھنے کا ارادہ کر لیا ہے تو کمر کس لیں۔ اولاً انچوں وقت کی نماز کی عادت ڈالیں اور ہر نماز کے بعد کسی نہ کسی دھننے کا ورد کریں اور غفلت میں بیٹھ کر تعالیٰ کی محنت و مروت و وحدانیت و یگانگی پر گھنٹوں کو فگر کریں۔ اللہ کی عبادت کرنے کے





کے ذریعہ سارے ہندوستان میں اپنے شاگردوں کو پھیلا دیجئے کہ یہ لوگ ان مشعلی پوسیوں کے تباہی کے علم کو سب کے انہیں کا خود بخود اور ایسی سزا میں دیں کہ یہ سب نے پھر بھی شریوں کی عزت سے کھیلنے کی جرأت نہ کر سکیں۔ دے ایسے طلسمانی دنیا کے ذریعہ روحانی عملیات سکھانے کی کوشش کرے ہیں مگر اچھا نہیں کیا خیال ہے کہ صرف کتابیں پڑھ کر عالم نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ استاد کے سامنے عملی طور سے نہ سکے اللہ میری دل تسانا آپ کے ذریعہ پوری کرے گا۔ آمین۔

### جواب

آپ نے طلسمانی دنیا کی روحانی جدوجہد اور باطنی روحانی مرکز کی روحانی خدمات کا جس عقیدت و احترام کے ساتھ ذکر کیا ہے اس کی ہم قدر کرتے ہیں اور آپ کے اور آپ جیسے ان تمام قارئین کے ہم شکر گزار ہیں جو طلسمانی دنیا اور باطنی روحانی مرکز کی کوششوں کو سراہتے ہیں اور ان کی روحانی اور تعلیمی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے مفید مشوروں سے ہمیں نوازتے رہتے ہیں۔ قارئین کے تو عملی خطوط نے نہ صرف یہ کہ ہماری حوصلہ افزائی کی ہے بلکہ ہمارے اندر خدمت خلق کرنے کی ایک نئی ترقی پیدا ہوئی ہے۔ ہمارا روحانی سفر جنوری ۱۹۹۲ء سے شروع ہوا تھا۔ جس وقت ہم نے اس روحانی کام کا یزید اٹھایا تھا وہ بہت مایوس کن وقت تھا ہمیں یاد ہے کہ بعض دوستوں نے اس وقت ہمارا مذاق اڑایا تھا ان کا جو بھی تھا کہ روحانی مضامین پر مشتمل رسالے زیادہ دنوں تک نہیں چل سکتے اور کوئی بھی شخص اس موضوع پر زیادہ دیر تک نہیں لکھ سکتا۔ کچھ دوستوں کا کہنا ہے کہ تھا کہ روحانی عملیات کی ان شان حد سے زیادہ عام ہو چکی ہے۔ اس لئے اس لائن میں ہم لکھنا خود کو جو حکم میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ہمیں یاد ہے کہ اس وقت ہمارا سامنا ایک ایسی جماعت سے بھی تھا جو توحید و سنت کے نام پر توحید کی گڑبگڑ کی مخالفت کرتی تھی عملیات کے خلاف تجربے بڑی کرتی تھی اور روحانی عملیات کو شرک سے تعبیر کرتی تھی۔ جب ہم نے طلسمانی دنیا کا آغاز کیا اس وقت ہر طرف جہالت کا دور دورہ تھا، ہر طرف خنالت اور مگر ایسے اندھے اندھے ہوئے تھے جو کچھ میں سامحو ناپ لوگ دینی دینے بیٹھے ہوئے تھے اور ان دہائے لوٹ مار میں مصروف تھے۔ کچھ لوگ اپنی نیت اور کردار کے اعتبار سے صاف سترے تھے یہ لوگ بھی روحانی خدمت میں مصروف تھے لیکن ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ روحانی عملیات کو اچھے سے بھی واقف نہیں تھے۔ یہ لوگ خود کو پائوں کی دوسرے تو دینے گئے کہ کرتے تھے اور خود کو عالم یا برادر کا کہنے کے بندوں کی

دعا کریں کہ رب العالمین جسم اور ایمان کی تندرستی اور سلامتی کے ساتھ ہمیں مزید جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے روحانی مشن کو سارے عالم میں پھیلنے بکھرنے اور پھیلنے کے مواقع عطا کرے۔ سچ تو یہی کہ جب تک خالق کائنات کی نصرت و مدد حاصل حال نہیں ہوتی اس وقت تک کسی بھی معاملے میں ایک معمولی درجے کی کامیابی حاصل کرنا ہمارے لیے بعض مشاہدات سے یہ ثابت ہے کہ ہماری خدمات باگاہ خداوندی میں مقبول ہیں۔ یہ شمار بشارتوں سے اعلاہ ہوتا ہے کہ رب العالمین نے ہماری فوٹی پھوٹی روحانی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازا ہے لیکن ابھی تک ہم اپنی منزل سے کسوں دور ہیں، دعا کریں کہ ہمارے بڑے قدم ایک دن منزل مقصود تک پہنچیں اور ایسا ایک وقت لیکن ہے جب اللہ کی مہربانی سے ہمارے ساتھ ساتھ آپ جیسے محسنین کا تعاون بھی ہمیں حاصل رہے۔

### اجازت حاضرات کی

سوال: از: عطاء الرحمن  
میں نے اس سے پہلے بھی آپ کو خط لکھے ہیں لیکن جواب سے محروم ہوں، میں آپ کے رسالہ کا خریدنا چاہتا ہوں اس کے لئے آپ تحریر فرمائیں کہ رسالہ خرچ روکش ڈاک سے کتنا ہوگا اور یہ بھی تحریر کریں کہ رقم چیک سے قبول ہوگی یا نہیں اگر چیک قبول ہو تو کس نام سے بنایا جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ باطنی صاحب کی کتاب تفتہ العالمین بذریعہ دینی سے بیچنے کی تکلیف گوارہ کریں میں گزارش ہوگی۔

آپ سے ہر بار میں اپنی ایک کتاب کرتا ہوں کہ مجھے حاضرات کی اجازت اور طریقہ روانہ کریں ایسی حاضرات جو چھوٹوں اور بڑوں پر کی جائے اور عالم خود بھی مستاہدہ کرے۔ اس سے پہلے میں جو اپنی لافانہ روانہ کر چکا ہوں، امید ہے وہ آپ تک پہنچ گیا ہوگا، حضرت میرے استاد کا انتقال ہو چکا ہے۔ آپ سے گزارش ہے میری رہنمائی کریں میری بات ہوگی۔

### جواب

اجازت بڑوں سے صرف برکت کے لئے حاصل کی جاتی ہے اور کسی بھی عمل کی اجازت لینے کا حق صرف ان ہی کو ہے جو عمل کی بھرپور اہلیت اپنے اندر رکھتے ہوں، کسی کتاب میں کسی عمل کو لکھ کر کسی سے اجازت طلب کرنا تقریباً بے معنی ہے۔

ہم تو ہر ایک کو اجازت دیتے ہیں لیکن کامیاب دینی لوگ ہوتے

ماہنامہ طلسمانی دنیا پریس کے خلاف اہتمام طلسمانی دنیا تھا کہ اپنے دلی جنگ لڑنے میں مصروف ہے۔ لیکن رب العالمین کا فضل و کرم یہ ہے کہ طلسمانی دنیا کی جدوجہد رنگ لاری ہے۔ آہستہ آہستہ گمراہی اور جہالت کے اندھے سے چھٹ رہے ہیں اور رفتہ رفتہ ان کے بندوں کا شعور بیدار ہوتا ہے وہ دیکھتے دیکھتے ہیں کہ کاشفے اور برے۔ ان کی بچکانہ کیا ہے اور روحانی عملیات کی ابتدا اور ابتدا کیسے کیجئے ہیں۔ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب امت مسلمہ کا شعور پوری طرح پیدا ہو جائے گا اور کبھی اللہ کے بندے کو عملیات کے نام پر چمکدہ دینا آسان نہیں رہے گا۔

آپ کی بات سنی صد درست ہے کہ اس طرح کے لوگوں سے لڑنے کے لئے جن کی تعداد لاکھوں سے تجاوز ہے ہمیں لاکھوں عامل ایسے پیدا کرنے پڑیں گے جو ان تمام عاملین کا مقابلہ کر سکیں اور اللہ کے بندوں کی صحیح خدمات انجام دیں گے۔ یقین کریں کہ باطنی روحانی مرکز کی جدوجہد جاری ہے اور بغیر شعور پانے بہت خاموش طریقے سے ہم روحانی مشن کے سلسلے کو دن بدن فروغ دے رہے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ اندھے راستے زیادہ ہیں کہ نہیں دور کرنے کے بلکہ ایک چراغ تھکا ناکائی ہے۔ دعا کیجئے کہ باطنی روحانی مرکز کی باقاعدہ عمارت تعمیر ہو جائے اور روحانی کالج قائم کر دینا ہمارا خواب شرمندہ تعمیر ہو جائے جو ہماری جدوجہد کا اہم مقصد ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ دیوبند کی سرزمین پر جو باقیین علم و معرفت کا گوارہ ہے ایک ایسا روحانی ادارہ قائم ہو جائے جہاں طلباء علم کو نہ صرف یہ کہ روحانی تربیت دی جائے بلکہ اللہ کے ان بندوں کی روحانی خدمت بھی کی جائے جو گزارا ہو سکیں چاہیں ہیں اور اپنا سب کچھ گوارا کرنا کی

اللہ اللہ۔ باطنی روحانی مرکز کے ذریعہ کیسے اور سکھانے کا سلسلہ یہ بدستور جاری ہے ہزاروں علماء اس لائن کی بنیادیں ریاضتیں ہماری رہنمائی میں انجام دے رہے ہیں اور بعض حضرات ہماری اجازت سے ملک کے مختلف مقامات پر اللہ کے بندوں کی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انشاء اللہ آہستہ آہستہ ہم اس کو مشن پوری فروغ دیں گے اور اس سلسلے کو اور بھی زیادہ پھیلائے گی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب ہر سال ایک بار سے زائد عالم ہمارا مرکز تارک کرنے میں کامیاب ہو جائیگا اور جو صحیح قسم کے عالمین معاشرے میں پھیل جائیں گے، بدکردار اور فراڈی عالمین کو اپنا زور پیر ستر یا ہٹا دینا پڑے گا۔

توجہ حاصل کرنے میں کامیاب تھے۔ یہ بھی ایک طرح کا فریب تھا۔ اس طرح کے حالات میں ماہنامہ طلسمانی دنیا کی شروعات ہوئی، کوئی کامیاب اندھروں میں اور جان بوجہ ان قسم کی تباہ کن آنکھوں کی موجودگی میں ایک چراغ جلایا گیا، لیکن اس بات کی امید کر سکتا تھا کہ آنکھوں میں اور دھند ترین اندھروں میں جلایا گیا ہے چراغ اندھا بن جائے کہ سکھ کا اور اس کی روشنی تارکیوں کا سینہ چرتے ہوئے سارے عالم میں پھیل جائے گی۔ جہالت کے اندھے سے اپنی ایک تھی اور بعض توفیقوں کی آغوش میں اس چراغ کو بجھانے پر کمر بستہ تھیں لیکن رب العالمین کے فضل لیکن اس نے اس چراغ کو زندہ رکھا اور اس کی روشنی کو دور دور تک پھیلائے کے دوسرا نیا پیدا کئے۔ چراغ کی کوئی یہ ہوتی ہے کہ نہ صرف یہ کہ وہ خود روشنی دیتا ہے بلکہ اس سے دوسرے چراغ بھی روشن ہو جاتے ہیں اور پھر چرخوں کا سلسلہ بدھتا ہی رہتا ہے۔ طلسمانی دنیا نے نہ صرف یہ کہ کاشفے کا نیا بیج لگائے، روحانی عملیات کی روشنی کو گھر گھر پھیلا دیا بلکہ اس نے دوسرے لوگوں کو بھی اس طرح کے چراغ روشن کرنے کی توفیق بخشی۔ آج مسلم معاشرے میں جتنے بھی روحانی مشن کے سارے شروع کئے گئے ہیں وہ سب طلسمانی دنیا کی روحانی جدوجہد کا مہو بن منت ہیں۔ تاقدیر کی بات چھوڑیں، قدر ان لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت طلسمانی دنیا اور باطنی روحانی مرکز کی خدمات کا کھلنے سے اعتراف کرتی ہے اور اس ادارے کو سلامتی اور اولیاء امت کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام نفاذ عالمین نے اپنی بے کرداری اور دنیا پرستی سے روحانی عملیات کی قلمی توفیق کی ہے اور اللہ کے بندوں کو ان کی روشنی میں دونوں باتوں سے لونا ہے اور نہ صرف یہ کہ ان کی جیتیں خالی کرادی ہیں بلکہ ان کے عقائد اور ان کے ایمان کو بھی زبردست نقصان پہنچایا ہے۔ آج بھی قلمی لوگ اپنے لوگ اپنے روحانی عملیات کے نام پر اللہ کے بندوں کا بے وقوف بنارہے ہیں جن کے پاس ”عقیدے“ کے سوا کچھ نہیں۔ یہ لوگ امت کی نادانی اور غصوبیت کا فائدہ اٹھا کر انہیں قلمی بھگڑا رہتے ہیں اور ناواقف لوگوں کو ابنا کر اپنا پسیدہ کار کرتے ہیں۔ جو اس دنیا میں کچھ بھی کر سکتے یا کرنا نہیں ہے وہ اپنے گھر کے دروازے پر ایک بورڈ لگا کر توحید کی گندے شروع کر دیتا ہے اور ایک دو لوگوں کا علاج کر کے خود کو مس مارخان سمجھ لگتا ہے۔ ایک سے ایک بڑا بڑا لائن میں نہاد ہا ہے اور خود کو سر تاپا بے وقوف ہونے کے باوجود اللہ کے ہزاروں بندوں کو بے وقوف بنانے میں کامیاب ہے۔ ایسے ہی بے کردار، عیار و دھار اور

ہیں جن میں عمل کرنے کی استعداد اور صلاحیت ہو، ایک ایسا مقرر مقرر کر کے پہلے صدر جلسہ سے تقریر کی اجازت لیتا ہے اس کے بعد اپنی تقریر شروع کرتا ہے۔ یہ طریقہ شاخگی، ادب اور حسن جذبہ کی علامت ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اگر صدر جلسہ مقرر کو اجازت تقریر کی نہ دیں تو مقرر تقریر نہیں کر سکتا اور یہ اس بات کی علامت بھی نہیں ہے کہ اگر صدر جلسہ تقریر کی اجازت دیدیں تو ہرگز وہ تقریر کر سکتا ہے، اجازت بڑوں کے ادب کو واضح کرتی ہے کہ تقریر کرنے والا اپنے بڑوں کا ادب کرتا ہے اور ان سے اجازت لینے کے بعد زبان کھولنے کی جرأت کر رہا ہے، اجازت کس نااہل میں اہمیت پیدا نہیں کرتی۔ اسی طرح عملیات کی دنیا میں اپنے بڑوں سے اجازت برائے برکت لی جاتی ہے اور اجازت طلب کرنا حسن شاخگی، حسن ادب اور حسن جذبہ ہے کو واضح کرتا ہے لیکن اجازت اپنے بڑوں سے اسی وقت حاصل کرنی چاہئے جب عمل کرنے کی استعداد اور اہلیت اپنے اندر پوری طرح پیدا ہوگئی ہو اور عمل سے پہلے کے تمام مراحل سے طالب علم گزرا ہو چکا ہو، سوچ کر اجازت لینا کہ چونکہ ہم نے ایک قابل شخص سے اجازت لے لی ہے اس لیے ہر چیز پار ہو جائے گا جسٹ خوش خیالی ہے اور اس طرح کی خوش خیالیوں نے لوگوں کا بہت وقت ضائع کیا ہے۔

ہم نہیں جانتے کہ آپ کے استاد نے آپ کو کس طرح کی ریاضتیں کرائی ہیں اور کن کن امور کی آپ مشتق کر چکے ہیں۔ اگر آپ نے سورہ یسین کے چلے کر لیے ہیں اور آپ نے حرف تہجی کی ذکوہ بھی دیدی ہے، آپ درود و حدیث کی یادیں لکھتے ہیں اور اگر آپ صاحبِ حاضران سے پوری طرح واقف ہیں تو پھر ہماری طرف سے آپ کو حضرات کے عمل کی اجازت ہے۔ آپ طلسمانی دنیا کے حاضرانہ میں سے پہلے کی ایسی حضرات پر تجرہ کریں جو بچوں پر کھلتی ہو اس کے بعد ایسی حضرات انھیں جو بڑوں پر بھی عمل کرتے ہیں اور جب ان دونوں حضرات میں آپ کا تجربہ مکمل ہو جائے تو پھر ایسی حضرات کی طرف توجہ دیں جو خود عامل پر بھی منکشف ہو جاتی ہے۔ ہمارے تمام بڑوں کا بھی طریقہ کار بار ہے کہ انہوں نے کسی کی منزل تک پہنچنے کے لیے اپنے سزا کا آغاز بنیادی باتوں سے کیا ہو ایک دم آخر کی منزل تک پہنچا گئے لہذا یہ خلاف عقل بھی ہے اور خلاف قاعدہ کا قانون بھی۔ اور اگر آپ نے ابھی تک بنیادی ریاضتوں سے خود کو غافل گزارا ہے اور اب بھی طے ہے ہماری رہنمائی چاہتے ہیں تو پہلے دو سو روپے کا فنی آڈر باقی روحانی مرکز کے نام روانہ

کریں، اپنے دوستوں کو بھیجیں اور اپنا نام اور اپنے والدین کا نام روانہ کریں پھر آپ کو جو بتایا جائے گا اسی پر قیامت کرتے ہوئے اپنے قدم آگے بڑھیں اس میں کامیابی کی امید کی جاسکتی ہے۔ پھر پھر اسکول میں داخلہ لینے بغیر لی ایسی ہی کے امتحان کی خواہش ایک ملکہ خواہش ہے اور اس طرح کی خواہش انسان کی غیر طبیعی ہے غیر معقولیت کو ظاہر کرتی ہے۔ طلسمانی دنیا کا سالانہ چند روزہ شرفِ ذاک سے پارو سو ہے۔ تحفہ العالمین کے لئے ۱۲۵ روپے روانہ کریں۔ وہی پی سے کس نامی باہم نہیں بھیجی جائیں۔ رقم آپ ذاک سے بھی بھیج سکتے ہیں اور بڑے روزانہ رائف بھی۔ اگر ذرافت بھگا میں تو باہنامہ طلسمانی دنیا کے نام ذرافت بھگا میں نام رسالے میں دے دیے ہوئے ہے اس ذرافت کو رجسٹری سے بھیجوا دیں روزانہ طلسمانی دنیا کے نام کی آڈر کریں۔

### اللہ الصمد کی ذکوہ کا طریقہ

سوال از: عبدالرزاق چشتی  
جواب  
”اللہ الصمد“ کا چلنا کھانا ہے اس کا طریقہ کیا ہے، کس وقت اور کتنی تعداد میں پڑھنا ہے۔ براہ کرم اس کا مفصل طریقہ باہنامہ طلسمانی دنیا میں شائع کریں، اس تقریر کو بھی دیکھو اور قارئین طلسمانی دنیا کو بھی کامد ہوگا اس کا مفصل طریقہ اور اللہ الصمد کا نام دہی تحریر کریں۔

### جواب

”اللہ الصمد“ کی ذکوہ کے کئی طریقے بزرگوں سے منقول ہیں۔ ہم جو طریقہ آسان اور موثر ہے وہ آپ کے لئے اور تمام قارئین کے لئے نقل کرتے ہیں۔

نوچندی، ہجرات سے اس طے کی شروعات کریں۔ پہلے دن گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ایک سو ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد درود کرتے نماز پڑھیں اور چلنے کی نیت سے قلم درویشہ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورہ ”اللہ الصمد“ پڑھیں۔ ”اے کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ”اللہ الصمد“ کی نقیض بنائیں اور اپنے پاس حفاظت سے رکھ لیں۔ یہ عمل عشاء کی ذکوہ کے بعد کرتا ہے۔ نوچندی، ہجرات بدھ گزرنے کے بعد سے شروع ہو جائے گی۔ گویا کہ پہلے دن جب آپ عمل کریں نوچندی بدھ گزرنے کے بعد کریں۔ پہلے دن آپ کو سورہ ”اللہ الصمد“ پڑھنا ہے اور ایک نقیض بنانا ہے۔ دوسرے دن دوسرے مرتبہ ”اللہ الصمد“ پڑھنا ہے اور دوسری

### استخارے کا طریقہ مطلوب ہے

سوال از: محمد ایاز احمد  
استخارہ کا کوئی آزمودہ اور مجرب عمل بتائیں جس کے ذریعہ ہم خود اپنے اہم مسائل کے لئے آزاد ستارہ کر سکیں۔ عمل ایسا بتائیں کہ جزو زیادہ مشکل نہ ہو۔ امید ہے کہ ہمارے اس سوال کا جواب آپ ماہنامہ طلسمانی دنیا کے استخارہ نمبر میں دے کر شکر یہ کاموقودیں گے۔

### جواب

”استخارہ نمبر“ میں استخارے کے بہت سے آزمودہ اور مجرب عمل دیئے گئے ہیں ان میں سے آپ کی بھی ایسے عمل کو جو آپ کو آسان لگے کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ کو صحیح جواب مل جائے گا اور آپ کے اہم مسائل میں بروقت غائب اللہ رہنمائی ہو جائے گی۔ بطور خاص آپ کو یہ طریقہ بھی بتایا جا رہا ہے آپ چاہیں تو اس طریقے کو اپنے لئے تجربہ میں لاسکتے ہیں اور امید ہے کہ دوسرے قارئین بھی اسی طریقے سے فائدہ اٹھائیں گے۔

طریقہ یہ ہے کہ سونے سے پہلے مندرجہ ذیل آیت کو اول و آخر گیارہ گیارہ درود شریف کے ساتھ پانچ مرتبہ پڑھیں اور مندرجہ ذیل نقیض بھیجے کے پیچھے رکھ کر سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں خواب میں رہنمائی مل جائے گی۔ خود خواستہ پہلی رات جواب نہ ملے تو کئی بار تین راتوں تک یہ عمل کرنا چاہئے۔ تیسری رات تو قیضا آپ کی رہنمائی حاصل ہو جائے گی آیت یہ ہے۔ اَلَمْ نَجْعَلِ الْيَوْمَ لَكَ خُفًّا مِّنْ طَلٍّ (سورہ فرقان کا آیت نمبر: ۲۵)۔ پھر: نقیض یہ ہے۔

”اللہ الصمد“ کا نقیض یہ ہے۔

۴۸۶

۵۰	۶۲	۶۰	۵۷
۶۱	۵۶	۵۱	۶۳
۵۵	۵۸	۶۲	۵۲
۶۵	۵۳	۵۳	۵۹

ذکوہ کی ادائیگی کے بعد ”اللہ الصمد“ سورہ روزانہ پڑھتے رہیں اور کہے کہ ایک نقیض روزانہ لکھتے رہیں، آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا نہ بھولیں۔

۴۸۶

۵۸	۵۱	۵۶
۵۳	۵۵	۵۷
۵۳	۵۹	۵۲

اس نقیض کی رفتار یہ ہے۔

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲



اس نقش کو کبھی بغیر منسلک ہی سے لکھ کر اپنے سر ہانے لگے۔ لیکن ایک استارہ کے لئے ایک نقش استعمال میں لایا جس کی استارہ میں پہلی رات یا دوسری تیسری رات میں کامیابی مل جائے تو پھر اس نقش کو کبھی میں بھادری یا زین میں بھادری۔ ایک نقش سے کئی کئی استارہ کرنے کی غلطی نہ کریں۔

## دینے کی بات

سوال از: عبد الرحمن  
الحمد للہ امید کرتا ہوں کہ حضرت خیریت سے ہوں گے۔ عرض ہے کہ میں چند سال آپ کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں اور اس امید کے ساتھ کہ انشاء اللہ جواب دے کر عنایت فرمائیں گے۔ آپ کا بہت بڑا احسان ہوگا۔ مقام درنگ میں ایک جگہ میں دینے ہے۔ اس کی کسی طرح سے جانچ کی جائے اور اس کو حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے کہ آپ حضرت کے طلسمائی دنیا میں جگہ ٹیکہ یعنی کسی کتاب میں آپ نے قصور اشارہ کیا ہے لیکن میں پوری جانکاری چاہتا ہوں انہیں آپ کو مل دیا ہے تاکہ شکر یہ کاموقعہ عنایت فرمائیں۔ زندگی بھر احسان مند رہوں گا اور طلسمائی دنیا میں کسی بات کو آپ پر شہید نہیں کر رہے ہیں۔ ہر بات کو شائع کر کے اس قوم مسلمان کی رہبری کر رہے ہیں یہ ایک بہت بڑا احسان عظیم ہے۔ آپ کے پاس علم ہی نہیں ایک بڑا خزانہ ہے، جو زندگی بھر بانٹنے پر مست نہیں ہو سکتا ہے۔ میں طلسمائی دنیا جانچ سالوں سے مطالعہ کر رہا ہوں اور حیدر آباد میں کتاب آنے کے بعد ایک اسٹال پرچ نماز کے بعد حاضر رہتا ہوں اس وقت کہ انداز کتاب اور پیسہ کو جمع کرتا رہتا ہے۔ اب تو دو کتابیں میں ایک ساتھ لیتا ہوں طلسمائی دنیا شریک جات۔

اب ماشاء اللہ میری لڑکی طلعت جمال جو بارہوی دیوبند کی اسٹوڈینٹ ہے مختلف پھولوں کی خوشبو بہت شوق سے پڑھتی ہے۔ پھر وہ اپنی اسی کو سناتی ہے۔ پھر روحانی ڈاک پڑھتی ہے اب چار مہینے سے میری بیوی جو بالکل جاہلی تھی ایک شوق امیر کر اور بیٹی سے نورانی قاعدہ قسم کر کے دو دن قبل قرآن شروع کر دیا ہے اور طلسمائی دنیا سے ایک دو دعا بھی یاد کر لی ہے اور اردو قاعدہ سکھ رہی ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا میری بیوی عشرت کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو میری اردو پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور طلسمائی دنیا کی قادی بن جائیں۔ جس سے ہماری اولاد کے اندر دینداری کا آغاز ہو جائے۔

اس کا جواب اگلے شمارے میں دینے کی زحمت عطا فرمائیں اور آپ کے استارہ نمبر اور تقویم کا بہت سے انتظار ہے۔ آپ حضرت حیدر آباد شریف لائیں۔ مگر میری دوستی جو کہ آپ سے نہ مل سکی ایک روز جاکر چند کتابیں اور موسیقی لے کر آیا مگر دوسرے دن نہ جاسکا کہ آپ سے ملنے کی خواہش دل میں ہے۔

## جواب

قابل شکر ہے یہ بات کہ ماہنامہ طلسمائی دنیا کے روحانی مضامین سے استفادہ کرنے کے لئے آپ کی ذہنی محنت ہے۔ اردو پڑھنے کی شرعاً بات کی۔ بالکل اسی طرح کچھ دیگر حضرات نے بھی جن میں کسی کی غیر مسلم بھی ہیں انہوں نے طلسمائی دنیا پڑھنے کے لئے باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کا عزم کیا اور ان لوگوں سے رابطہ پیدا کیا جو تعلیم بالغان کے پروگرام چلا رہے ہیں۔ یہ شخص رب العالمین کا فضل و کرم ہے اسی کی عطا جو کے بغیر اس دنیا میں زندگی مؤثر ہو سکتا ہے نہ مقبول۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اور آپ کے کئی اہل خانہ اسی طرح طلسمائی دنیا سے خود بھی استفادہ کرتے رہیں گے اور دیگر افراد کو بھی طلسمائی دنیا کے مطالعہ کی ترغیب دیتے رہیں گے انشاء اللہ یہ جدوجہد کے نتیجے میں اگر وہ آپ کے حق دار قرار پائیں گے کیونکہ طلسمائی دنیا صرف تعلیمات ہی کا رسالہ نہیں ہے بلکہ یہ رسالہ انسانیت کے پرچار کے ساتھ ساتھ دین اسلام کی خاموش تبلیغ کا کام بھی انجام دے رہا ہے۔

آپ کا سوال خاص طور سے دینے سے متعلق ہے۔ آج غائب سے گزارش ہے کہ ہم دینے کالے کفن سے واقف نہیں ہیں۔ اور نہ اس کام میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس بارے میں اگر آپ اگر کسی اور سے رابطہ کریں تو بہتر ہے۔ یہ ایک الگ لائن ہے۔ پھر اس لائن کے شعور بھی آگاہی ہیں۔ اس بارے میں ہمیں قطعاً ناقابل تمحیص۔ ہاں اگر کوئی ایسا عالم ہمیں کسی نظر آیا جو اس دینے کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ دینے کالے کفن اہل بھی ہو تو ہم آپ کو ضرور بتائیں گے اور آپ تک اس کو پہنچانے کی کوشش بھی کریں گے۔

الحمد للہ تقویم چھپ کر روانہ ہو چکی ہے اور آپ کے سوال کا جواب استارہ نمبر میں دیا جا رہا ہے۔ اللہ آپ کو اور ہمارے تمام قارئین کو حفظ و امان میں رکھے اور اس عرصے حیات میں ہم سب کو اور تمام قارئین کو خدمت خلق کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

\*\*\*

# 2006ء علم نجوم کی روشنی میں دنیا بھر کے لئے کیسا رہے گا؟

## ☆ پر اسراریت، غیر متوقع اور عجیب و غریب واقعات کا سال ☆

اس برس یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے کہ ہم ابھی مشتری اور یورینس کے زمرہ میں ہیں۔ یہ ہم میں سے ہمیری پیدا کرتے ہیں جس کے نتیجے میں ہم مستقبل سے غافل ہو جاتے ہیں۔ 1920ء کی دہائی میں بھی ایسا ہوا تھا جب امریکہ معیشت کی بدتر حالی اور گریٹ ڈپریشن سے دوچار ہوا۔ یہ تبدیلی صرف ان لوگوں کو متاثر کرتی تھی جنہیں اقتصادی "کریکیشن" کی ضرورت ہوتی ہے۔ لوگوں کو غیر ضروری قرضوں میں نہیں پھنسانا چاہئے کیوں کہ اس کے رد و خاک اقتصادی نتائج برآمد ہوں گے۔

## امریکہ کے لئے برساں

ماہرین نجوم کا خیال ہے کہ امریکہ کے لئے یہ سال اچھا نہیں ہوگا اس کی معیشت ماحولیات سے متعلق اس کی پالیسیاں اور اس کی کرنسی کے لئے یہ اسحاق نظر نہیں آتا۔ اگر امریکہ 1929ء کے ڈپریشن سے ہونے والے "کریکیشن" کی صورت حال سے بچنا چاہتا ہے تو اسے مینجمنٹ کو بہتر بنانا ہوگا۔

اس وقت دنیا بھر میں ایک اجتماعی بے لگاری یا دوش مندی کا فقدان نظر آتا ہے اور 21 ویں صدی کی پوری پہلی دہائی میں یہ جاری رہے گا جس سے سب کو خطرات لاحق ہوں گے اور امریکہ بھی خطرات سے دوچار رہے گا۔ یہ ایک ایسا مالی پولس مین بن گیا ہے جس کا اس کی اپنی معیشت پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے متعدد مسائل کا سامنا رہے گا کیوں کہ یہ سال بازیگر اور شہید ہوا ہے۔ اس لئے اچانک ہی کچھ ہو سکتا ہے۔ نتیجتاً عالمی اقتصادی ترقی بھی متاثر ہوگی۔ اس میں امریکہ کاملاً موجود ہیں کہ اس وقت دنیا میں ہے جس قدر پیدا کرنے والے جو قارئین مستقبل اور غور نظر آ رہے ہیں وہ 2006ء میں ہی طرح رنگت سے دوچار ہوں گے۔ گویا سال عالمی کے دوران یہ ختم ہو جائیں گے اور دنیا کے بہت سے عوام ان عالمی

(تخصیص و ترجمہ..... عظیم ابرار)  
عام طور سے دیکھا گیا ہے کہ سال کے اختتامی اور ابتدائی مہینوں میں حادثات و قدرتی آفات بدتر ہیں اور بیماریاں جانی نقصان ہوتا ہے۔ یہ شخص ضرور خود اور اقوام بھی ہو سکتا ہے اور مختلف لوگ اپنے حالات کے مطابق مختلف تعبیرات و تفسیرات بھی پیش کر سکتے ہیں۔ علم نجوم قدیم ترین انسانی علوم میں سے ایک ہے۔ حساب کتاب کا طریقہ یعنی اپنے انداز سے حالات کا تجزیہ پیش کرتا ہے، اس میں انسانی دلچسپی ہمیشہ رہی ہے۔

مغربی ماہرین علم نجوم حساب لگاتے ہیں کہ 2006ء پر امرات اور عجیب و غریب غیر متوقع واقعات کا سال ہوگا۔ گویا کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ خواہوں اور فریب نظر کا سال ہے کیوں کہ اس سال پر سب سے گہرے اثرات نیچیون کے ہیں۔ اس بارے کی خاص بات یہ ہے کہ یہ براد راست اثر انداز نہیں ہوتا یعنی ٹھل کر سنا نہیں آتا۔ دیگر سیاروں کے ساتھ اس کا جوتعلق یا رابطہ قائم ہوتا ہے انہی کے پیش نظر یہ اثرات مرتب کرتا ہے۔ رابطہ دلاتا رہتا ہے تو اس کے اثرات بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ اس سال خاص طور پر زحل (جو سخت و اعد و سولہ) و پلٹن اور اہل اصل میں غم (اکبر) اور مشتری (جو مسعدا کہہ رہے) سے اس کا تعلق رہے گا۔

اس برس سب کچھ ایسا نہیں ہوگا جیسا بظاہر نظر آئے گا۔ کوئی ناخبرہ بد قسمتی نہ جائے گی جب کہ خوش قسمتی آفریں نتائج میں بد قسمتی ثابت ہوگی۔ اس سال عامی رہنماؤں کو خصوصیت سے چوک لگنی اور احتیاطی رہنا ہوگا۔ اس مشکل یا پیچیدہ سال کے شہیدوں سے بچنے کے لئے انہیں کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہئے لیکن ماہرین علم نجوم کا کہنا ہے کہ صرف برطانیہ اور چین ہی اس برس بھرتے آنے والے موانع سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اس برس زندگیاں زیادہ خوش اور محفوظ بنیادوں پر استوار کریں۔

تختیوں کے خاتمہ پر خوش گوار حیرت سے دوچار ہوں گے۔ دنیا بھر کے عوام ان امتحانات و قواعد و ضوابط کے خلاف کھڑے ہوں گے اور ان سے لڑیں گے۔ بعض اوقات اس لڑائی کے چاہ کن نتائج بھی برآمد ہوں گے۔

اس برس فراڈ اور دغا بازی میں اضافہ ہوگا۔ دوسری جانب مذہبی احساسات بہت شدید ہوں گے۔ دغا بازی اور دھوکہ دہی سیاست و حکومت میں بھی اس طرح درآئے گی جس طرح یہ جرائم دنیا میں ہے۔ مذہبی جذبات اسی طرح شدید رہیں گے جس طرح 2005ء میں رہے اس اعتبار پسند اور دنیا پرست دونوں ہی سیاست پر بالا دستی کی کوشش جاری رکھیں گے۔ 2006ء کا ایک نئی پہلو یہ ہے کہ ملکی ضروریات پر توجہ دینے میں ناکامی ہوگی۔ ہم اس برس بھی کھوکھلے منصوبے دیکھیں گے، دنیا کو بھانے کے بڑے بڑے منصوبے پیش کئے جائیں گے لیکن یہ بھی پہلے کی طرح شخص وعدے ہی رہیں گے، ان پر عمل درآمد بھی نہیں ہو سکے گا، یہ منصوبے فراموش کرنے کے لئے بنائے جائیں گے چنانچہ انفرادی طور پر بھی اگر آپ اس سال کے اختتام پر پتہ چکے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو یہ سمجھنا چاہئے، اس برس کامیابی کے لئے سب سے بڑا تقاضہ تفصیلات و جزئیات کا جائزہ لینا اور کام کو خوب مکمل کرنا ہے۔ انفرادی سطح پر بھی جو لوگ اطلاعات کریں گے اور عملاً کچھ نہیں کریں گے وہ بھی سیاست دانوں کی طرح غیر موثر ہو کر رہ جائیں گے اور اس برس انہیں حاصل شدہ مواقع ضائع ہو جائیں گے۔

جیسا کہ بتایا گیا ہے یہ سال غیر متوقع ثابت ہوگا لہذا ایک جانب تو نجوم کی رو سے عالمی کشیدگی کم ہونے کی نشان دہی ہے اور دوسری جانب ایسے متعدد نجومی اشارے موجود ہیں جو پورے سال تنازعات کی نشان دہی کرتے ہیں۔ ان علامات کا آغاز مشتری، مریخ اور عطارد کے درمیان تعلق سے ہوتا ہے، جو تصورات و نظریات میں سنگین تصادم کی علامت ہے۔ عوام اور حکومتیں ایک دوسرے میں ملوث ہو سکتی ہیں جس کا سبب عدم برداشت اور باہمی غلط فہمیاں ہوں لیکن خوش قسمتی سے یہ صلیبی جنگیں نظریات کی حد تک ہی رہیں گی اور عام طور پر یہ کیفیٹوں فوجی تصادم کی صورت حال جنوری سے جون تک رونما ہونے کا خدشہ زیادہ ہے۔ چنانچہ زیادہ تر ترقی یافتہ ممالک سال کے پہلے نصف میں رونما ہوگی۔

فریقوں سے مسائل حل کرنا چاہے گا۔ اس برس کچھ خدمات کا بھی خدشہ ہے لیکن سے امریکہ خارجہ پالیسی میں تبدیلی پر مجبور ہو جائے۔ 28 فروری کا یانا چاند 7 ستمبر کا چاند گرہن زیادہ بڑے خطرات لاسکتا ہے۔ اس سال امریکی حکومت کی ترقیات میں بڑی تبدیلیاں نظر آتی ہیں۔ اس کے مغربی ساحلی علاقوں کو سیلاب اور زلزلوں کے خطرات کا سامنا ہوگا۔

**روسی:** یہاں زیادہ توجہ گیر اور آمرانہ پالیسیوں کا خدشہ ہے۔ قوم پرستی بڑھ سکتی ہے، اس ملک کا زوال جاری رہے گا لیکن 2010ء تک طاقتور اور دولت مند ملک بننے کی کوشش جاری رہے گی۔ ششتری اور پینٹون کے زیر اثر ولادی میر پوتن آمرانہ اقدامات جاری رکھیں گے، پھر رفتہ رفتہ یہ جدید جمہوریت بن جائے گا۔ اس سال یہاں تصدد کا خدشہ 14 جنوری کے پورے چاند کی چاندنی میں ہے۔ اس طرح کا بحران جون کے آخر اور پھر جولائی کے آغاز پر ممکن ہے۔

**چین:** 30 برسوں سے اس ملک کا زناچہ بہت سے ممالک کے لئے جنگ کے خطرات کی نشاندہی کرتا رہا لیکن پھر اس کی علامات ظاہر ہو گئیں۔ یہ مدت کسی بڑی جنگ کے بغیر گزرنے کی ممکن 2006ء میں ایک مرتبہ پھر چین کا زناچہ فوجی تصادم کی نشان دہی کر رہا ہے۔ پہلی چینی و وسطی جنوبی چین میں ممکن ہے۔ ہو سکتا ہے تائیوان، کوریا، ویتنام اور جاپان کا ہدف بنیں۔

**جاپان اور کوریا:** جاپان کے معاملات بالکل ٹھیک نظر آ رہے ہیں۔ کوریا میں درمیانی درجے کے مسائل کا خدشہ ہے لیکن ویتنام کو بہت سے خطرات لاحق ہیں، یہاں وسط جنوبی سے کشیدگی ممکن ہے۔

**مشرق وسطیٰ:** یوں لگتا ہے کہ مشرق وسطیٰ کا بحران ٹھیک عرصے تک جاری رہے گا۔ اسرائیل زناچہ وسط جنوبی، اوائل فروری اور جون میں تصدد کی نشان دہی کرتا ہے۔ 29 مارچ کا گرہن بہت نازک وقت ثابت ہو سکتا ہے لیکن یہ اسرائیل کے لئے بہتر ہوگا اور اس مرحلہ پر امن کے لئے اسرائیل میں جرأت مندانہ فیصلے کرنے کی صلاحیت آ سکتی ہے۔

عراق کے معاملے میں امکان ہے کہ 2006ء میں یہاں سے امریکی افواج جلی جلی گئیں لیکن یہاں عدم استحکام جاری رہے گا۔

خاندان جنگی کی وجہ سے اس ملک پر سخت حکومت ممکن نہیں ہوگی۔ لیبیا کے رہنما محمد قذافی ممکن ہے کہ امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات کی نوعیت کو کم تر تبدیل کر دیں۔ ایرانی حکومت سال کے آغاز ہی پر سخت و باؤں میں ہوگی۔ جون اور پھر سال کے اختتام پر بھی اسے شکایات کا سامنا ہوگا۔ ایسی علامات بھی ہیں کہ وہاں موجود حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ امریکہ کو یک طرفہ نفاذ کرنا اس کے لئے شکایات کا باعث ہوگا۔

## جنوری: تصادم اور عدم استحکام

بچوں کے حقوق اور تعلیمی نظام پر زور رہے گا، خیالات و نظریات میں سنگین تصادم رہے گا، جو کام اور حکومتوں میں جاری رہے گا مختلف ممالک میں ساری زلزلے آتے رہیں گے اور انقلاب برپا ہوں گے، عدم استحکام کے نتیجے میں متعدد حکومتیں ختم ہو سکتی ہیں۔ کیا با اور مشرق وسطیٰ میں اس کے خطرات زیادہ ہیں۔ اسرائیلی اور فلسطینیوں میں لڑائی شروع ہو سکتی ہے۔ یہودی آباد کار اپنی اسرائیلی فوج سے لڑ سکتے ہیں روس میں حملے ہو سکتے ہیں، لیکن یہ سبھی جنگ پھر شروع ہو جائے۔ چین ایک پر تصدد اور میں داخل ہو سکتا ہے۔ آسٹریلیا کی حکومت فراڈ اسکینڈلز سے مل سکتی ہے۔ برطانیہ میں اقتصادی معاملات سرفروٹ رہیں گے، پاؤنڈ کی قیمت میں کمی ہو سکتی ہے، الیکٹرونک کے لئے حالات بگڑ رہے ہیں، یوں ملک کی مجموعی معیشت متحکم رہے گی، اس مادہ کے آخر میں کسی شہزادی کے بارے میں سننے افسانہ گات ممکن ہیں۔

## فروری: امریکہ کی نئی جنگ

اقتصادی طور پر صورت حال بہتر رہے گی، ایشیائے تیش پر افراجات میں اضافے کا رجحان ہوگا، خفیات اور عریاں فملوں پر افراجات میں اضافے پر تشویش ہے، منظم جرائم کے خلاف ہم تیز ہوگی اور ان سے حاصل دولت ضبط کی جائے گی۔ برطانیہ میں ایسے جرائم سامنے آئیں گے جن سے قوم ہل کر رہ جائے گی اور اسکولوں میں سزاؤں کا نظام نافذ کرنے پر زور ہوگا۔

28 فروری کا یانا چاند متوقع حالات کی نوید لائے گا۔ جنگ کا خدشہ بڑھ جائے گا۔ دہشت گردوں کے حملے ہو سکتے ہیں۔ قدرتی آفات سے بڑے پیمانے پر تباہی کا خدشہ ہے۔ سیاسی کے ساتھ ارضیاتی زلزلے بھی آسکتے ہیں نجوم کی بعض علامات ظاہر کرنے کی کہ



اگر حقیقی مسائل کا سامنا کیا جائے تو اس مذکرات کا سیلاب ہو سکتے ہیں۔ امریکہ میں بہت بڑے غیر متوقع شوک کا امکان ہے، اسے پالیسی کی سمت بدلنا ہوگا۔ ممکن ہے اس کے پاور پلانٹ یا ایٹمی توانائی کے مراکز پر حملے ہوں۔ امریکی شہروں میں بڑے بڑے ہنگامے بھی متوقع ہیں۔ اس بات کا انتہائی خطرہ ہے کہ امریکہ کوئی نئی جنگ شروع کر دے گا۔ ممکن ہے اس مرتبہ شرقی یہود اس کا میدان جنگ ہو۔

### مارچ: برطانیہ میں اسکیٹل

14 مارچ کا پورا چاند برج سنبلہ میں طلوع ہو رہا ہے اور یہ دسواں گھر ہے۔ یہ کوئٹہ کی قانون سازی کی علامت ہے تاہم برطانوی حکومت مسودہ قانون کے معاملے میں غیر متوقع تنازع اور مخالفت کا سامنا کرے گی۔ منظم جرائم کے خاتمے کی تجاویز مشکلات سے دوچار ہوں گی۔ یہاں کوئی نوآبادیاتی دباؤ یا بازمالیاتی ادارہ کسی بڑے فراڈ یا بھرتہ سرگرمی میں ملوث قرار دیا جائے گا جس سے کابینہ پر بہت بڑے اثرات مرتب ہوں گے۔ چینی حکومت میں تبدیلیاں پورے شرقی ایشیا میں دوئل کا سبب بنیں گی۔ منگولیا خبروں میں رہے گا۔ ممکن ہے کہ اس کا سبب یہاں آنے والی کوئی بہت بڑی قدرتی آفت ہو۔ کسی حکومت کی تبدیلی اس خطے میں طاقت کا توازن بگاڑ سکتی ہے۔ 29 مارچ کا چاند برج سنبلہ میں طلوع ہو کر برج حمل میں طلوع ہوگا جو دسواں گھر ہوگا۔ برطانوی حکومت کی پوزیشن خراب ہوگی اور وہ مشکلات سے دوچار ہو سکتی ہے۔ عطارد اور یوہن کا اشتراک کیونڈیشین نیکالوئی میں انقلاب لاسکتا ہے۔ زہرہ اور شیون کا اشتراک مصوری اور فنون لطیفہ میں عوامی دلچسپی بڑھا دے گا۔ اس ماہ کے اختتام پر تاجہ کبیر سیلاب اور تودے گرنے کے واقعات رونما ہو سکتے ہیں۔ غالباً فلپینا اس کا نشانہ ہوگا۔

### اپریل: زلزلوں کی پیشین گوئی

13 اپریل کا پورا چاند میزان میں طلوع ہوگا۔ برطانوی حکومت کے اخراجات میں اضافہ کی توقع ہے۔ ممکن ہے صحت کی سہولتوں پر اخراجات بڑھا دیے جائیں۔ سیاسی محاذ پر بڑی گرما گرمی اور کشیدگی رہے گی۔ آلودگی بڑھنے اور قدرتی ماحول کی تباہی کے سبب بڑے واقعات بھی خطرہ ہے۔

چین الاقوامی صورت حال بڑی تشویشناک ہوگی۔ بیرون ملک

گو ایزر نو فیم لے گا۔ روس میں دہشت گردوں کے حملے ہوں گے۔ وسطی ایشیا کی سابق سوویت ریاستوں میں لڑائی ہو سکتی ہے۔ 25 جون کا چاند سرطان میں طلوع ہوگا۔ یہ خوش حالی کا دورہ ہوگا لیکن مذہبی جنگ کا خطرہ رہے گا عالمی مسائل افسانہ سراہی کاری کے ذریعہ حل ہو جائیں گے، امریکہ کے مغربی ساحلی علاقے جراثیم کی شدید پھیلنے سے دوچار ہوں گے۔ ممکن ہے اس مرتبہ دہشت گردی نہ ہو۔

### جولائی: لیبیا کے لئے خطرات

11 جولائی کا مکمل چاند برج جدی میں طلوع ہو رہا ہے۔ برطانوی حکومت رائے عامہ کے جائزہ میں متبادل قرار پائے گی۔ خلیجہ جراثیم، پراسرار موت اور غیر متوقع اسکیڈل کا دور دورہ رہے گا، کسی دباؤ کے خطرات تو محسوس ہوں گے لیکن یہ خطرہ حقیقت نہیں بن سکے گا۔ نیلی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤں رہے گا جو شرق وسطی میں عدم استحکام کی وجہ سے ہوگا۔ لیبیا کے لئے خطرات زیادہ ہوں گے۔ ممکن ہے یہاں کے خوام پمپوریت کا مطالبہ کرنے لگیں۔ سریبا میں حکومت تبدیل ہوگی۔ کیوبا بھی تبدیلی کے دباؤ میں ہے، اس پر امریکی دباؤ بہت بڑھ جائے گا۔

25 جولائی کا چاند ثور میں طلوع ہوگا۔ یہ شخصی آزادی پر زور دینے کا دور ہوگا۔ انڈونیشیا کو بڑی اقتصادی کامیابی حاصل ہوگی۔ یہ ایشین ناچگیر سرمایہ کاروں کی جنت بن جائے گا۔

### اگست: امریکی حکومت کی تبدیلی

9 اگست کا پورا چاند دلو میں ہوگا۔ یہ آبیہ علوم اور مستقبل پر یقین کا دور ہوگا۔ ساتھ ہی ساتھ اوجھاد اور کنفیوژن بھی رہے گا۔ فراڈ اور اسکیڈل سے ریکل اسٹیٹ انجنس زیادہ متاثر ہوں گے۔ برطانیہ میں جائیداد کی قیمتوں میں بڑا اضافہ ہوگا۔ بعض علاقوں میں سیلاب آئے گا۔

دنیا کے سیاسی شعبے میں انقلاب کا دور ہے۔ امریکہ میں بھی پرانے نظام کو پانے کی خواہش بڑھ چکی۔ ممکن ہے اعلیٰ ترین سطح پر حکومت کی تبدیلی واقع ہو۔ جراثیم ناؤس کا علاقہ خصوصاً اعلیٰ زلزلے اور آتش فشاں سے متاثر ہو سکتا ہے۔

23 تاریخ کا چاند برج سنبلہ میں ہوگا۔ یہ صحت کے مسائل

کی نشان دہی کرتا ہے۔ برطانیہ میں سیلاب اور آلودگی کے خطرات بڑھ جائیں گے۔

### ستمبر: امریکی خارجہ پالیسی کی تبدیلی

7 ستمبر کا پورا چاند برج حوت میں ہوگا۔ یہ اس وقت خوش حالی کے عموماً طوری پانچواں دور ہے۔ لیکن جرائم بڑھیں گے بڑے آن لائن بینکنگ فراڈ میں ہیں۔ لیکن جرائم پیشہ افراد پر قابو پانے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال بھی ہوئے گا۔ کسی تباہ کن قدرتی آفت کی بنا پر لوگوں میں خیراتی اداروں کی مدد کا رجحان بڑھے گا۔

امریکہ میں تبدیلیاں آسکتی ہیں جس کے نتیجے میں خارجہ پالیسی کی تبدیلی ہو جائے گی۔ دنیا بھر میں حکومتوں کا تخت الٹنے کی خوشحالی کی جائے گی۔ مغربی افریقہ خصوصیت سے متاثر ہوگا۔ کھانا عدم استحکام سے دوچار ہوگا لیکن اس خطے میں نیکالوئی کے دور کا آغاز بھی ہوگا۔ یہ کیپیوڈ شیلڈ میں نیکالوئی کا مرکز بن سکتا ہے۔

22 ستمبر کا گرہن زہدہ چاند برج سنبلہ میں ہوگا جو اس بات کی علامت ہے کہ سیاست کا ایک پورا دور ختم ہو گیا ہے، برطانوی حکومت کی اعلیٰ ترین قیادت تبدیل ہو سکتی ہے۔

### اکتوبر: جنگ کے شدید خطرات

17 اکتوبر کا پورا چاند برج حمل میں ہوگا۔ برطانیہ میں مالیاتی بحران ممکن ہے۔ نئے شعبے عام کرنے پر مظارے ہوں گے۔ چین الاقوامی سطح پر جنگ کے شدید خطرات ہیں غالباً اس مرتبہ وینزویلا تبدیل کی مرکز ہوگا۔ یہ انتہائی کشیدگی کے دور سے گزر رہا ہے ممکن ہے امریکہ یہاں حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرے۔ عدم استحکام کو کمایا کو بھی پلٹ میں لے گا۔ فاک لینڈ کے مستقبل پر ارجنٹائن سے مذاکرات ممکن ہیں۔

22 اکتوبر کا چاند میزان میں ہوگا۔ یہ غیر معمولی متحرک دور اس کے عمل میں کامیابی کی نشان دہی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تودہ بھی جاری رہے گا۔ گویا یوں کے انتظام کا بھی امکان ہے۔ ممکن ہے ابتدا میں کوئی معاہدہ ہو۔ آسٹریلیا سے بادشاہت کے خاتمے اور وہاں مذہبی چلک قائم کرنے کی کوشش ہو سکتی ہے۔

### نومبر: حکومتوں کی تبدیلی

5 نومبر کا پورا چاند برج ثور میں ہوگا۔ چین الاقوامی عدم استحکام

جاری رہے گا۔ اس کے لئے منعقدہ کوئی بڑی بین الاقوامی کانفرنس دہشت گرد حملے کی وجہ سے متاثر ہوئی۔ کئی ممالک میں حکومتوں کی تبدیلی کا امکان ہے۔ دس 2006ء کے آخری بحران سے گزرے گا۔ ممکن ہے قیادت تبدیل ہو جائے، ممکن ہے ایران سے اس کے گہرے تعلقات امریکہ کو اس سے ناراض کر دیں اور دس امریکہ بحران پیدا ہو جائے۔ امریکہ میں لوگوں کو جمہوریت سلب کئے جانے کا خطرہ ہوگا۔ حکومت کے خلاف جذبات شدید ہوں گے اس سے ری پبلکن پارٹی کو نقصان ہوگا۔

20 نومبر کا نیا چاند برج مقرب میں ہوگا۔ یہ پرامیدی کی علامت ہے۔ یہ خطرات بھی ہوں گے کہ اقتصادی بہتری، دراصل حقیقت نہیں تھی بلکہ شخص دابہ، چھین بڑے گھیر موڈ میں ہوگا۔ تائیوان پر قبضہ کی کوشش کرے گا جس پر امریکہ سے اس کی حمایت آرائی ہوگی۔

### دسمبر: قدرتی آفات میں اضافہ

5 دسمبر کا پورا چاند برج جوزائش ہوگا۔ اس مرتبہ ٹرانسپورٹ پر زور ہوگا۔ ہوا بازی کی صنعت میں ترقی ہوگی۔ ایندھن کا کوئی نیا ذریعہ متعارف ہوگا۔ جدید ٹرینیں اور کاریں متعارف کرائی جائیں گی۔ ایران اب بحران کے شدید دور میں داخل ہوگا۔ مذہبی رہنماؤں کی حکومت کو خطرہ لاحق ہوگا، سرکوں پر مظاہرے ہوں گے، یہاں تک کہ حالات بگڑنے پر فوج داخل کر دی جائے گی۔

20 دسمبر کا نیا چاند برج قوس میں ہوگا۔ یہ انڈورولہ یا نیا اور مذہبی انتہا پسندوں دونوں ہی کی سرگرمیوں میں شدت کا دور ہوگا۔ بہت سے دہشت گرد حملے ہوں گے یا پھر قدرتی آفات بڑھ جائیں گی۔ یوں دنیا مالیاتی بحران سے دو چار ہوگی۔ کسی بڑے بینک یا انشورنس کمپنی کا دھولیا نکل جائے گا۔

کیڈنا شورش و انتشار میں مبتلا ہوگا۔ اس کا صوبہ کیونیک آزادی کا مطالبہ کرے گا۔ نئے سال کے آغاز پر اقتصادی صورت حال بہتر ہو جائے گی۔



### ہر مقصد کے لئے

ہر طرح کے جائز مقصد کے پورا ہونے کے لئے جو کوئی سورہ کوڑا اشراق کی نماز پڑھنے کے بعد لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اس کی تمام جائز حاجات جلد پوری ہوں گی۔ جہاں بھی جائے گا لوگ اس کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آئیں گے۔

اگر کسی کو ناحق قید میں ڈال دیا گیا ہو اس نقش پاک کی برکت سے جلد رہا ہو جائے گا۔ اپنے پاس رکھنے سے رزق میں ترقی ہوگی۔ دشمن نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوست بہن جائے گا۔

اگر چاہے تو جانے کے مینے کی پہلی جمعرات کو سوا چار ماہ چاندی کی گھنٹی پر کسی نیک شخص سے باخوش حالت میں یہ سورہ کندہ کرے اور اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں پیچے۔

\*\*\*

### اچانک مشکل کا حل

اگر کوئی کسی اچانک مشکل میں مبتلا ہو گیا ہو مشکل کے حل کی کوئی صورت دکھائی نہ دیتی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ سورج نکلنے کے وقت باخوش حالت میں قبلہ رو بیٹھ کر ایک مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا لگائے۔ ہر روز یہ عمل کرے اس وقت تک کہ مشکل حل نہ ہو جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد مشکل حل ہو جائے گی اور آسانی پیدا ہوگی۔

\*\*\*

### آفات و بلیات کے لئے

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ وہ آفات و بلیات سے محفوظ رہے کسی بھی معیبت میں جتنا نہ ہو وہ ہر نماز کے بعد سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔ اللہ تعالیٰ سورہ فاتحہ کی برکت سے اس پر اپنا فضل و کرم نازل فرمائے گا اسے اپنی حفظ و امان میں رکھے گا۔ ہر طرح کی آفات و بلیات سے بچاؤ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر ہماری فرمائے گا۔



## منفید اور مجرب فال

۲	۹	۳
۷	۵	۳
۶	۱	۸

فال دیکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول تین بار درود شریف پھر بسم اللہ اور الحمد شریف ایک بار اس کے بعد سورہ اخلاص تین بار پڑھ کر بیاض غلیظ یا خضیر انخیری سات بار۔ پھر درود شریف تین بار پڑھ کر اپنے کام کا دھیان کر کے کندہ شہادت کی انگلی ان خانوں پر چھیں جو بھی نمبر آئے اس کے آگے اپنی فال کا نتیجہ دیکھیں۔ انشاء اللہ صحیح پائیں گے۔

(۱) بلند مرتبہ اور روزگار ملے، کسی بزرگ یا حاکم وقت سے فائدہ بخش کر کھت ہوگی۔ شرکت میں کام کرو گے تو کامیابی ہوگی۔

(۲) غائب کی خبر ملے گی، غم و دگر دور ہوں گے، محسوس کے بادل چھٹ جائیں گے، کشائش کار و بار اور حصول زرو مال ہوگا اور سفر میں کامیابی ملے گی۔

(۳) کشائش رزق ترقی کار و بار و شکرات دور ہوں گے۔ دشمنوں کا خوف باقی رہے گا اور کوئی چیز کھوئے گا امکان ہے۔

(۴) مگرے سے نئے کام نہیں لگے گا، کار و بار میں کامیابی حاصل ہوگی، دل سیر و تفریح کی طرف مائل رہے گا، ہو سکتا ہے کوئی پاس کا سفر کرنا پڑے۔

(۵) غائب کا خط آئے یا پھر وہ خود آئے، کار و بار اور خیر و فروخت میں فائدہ کسی پرانے دوست کی ملاقات سے خوشی ہوگی اور گھر میں بھی کوئی خوشی ہونے والی ہے۔

(۶) عشق و محبت میں کامیابی، قیدی کو قید سے خلاص حاصل ہوگی، عقد و نکاح مبارک ہوگا، پیسے کا اچانک فائدہ ہوگا۔

(۷) کام کا انجام اچھا ہوگا، غائب کی خبر ملے گی، سفر میں کامیابی حاصل ہوگی، ہنر و ریاست زندگی پوری ہوں گی، ہاں قرض کا لین دین نہ کریں۔

(۸) رنج و تکلیف کار و بار میں نقصان بنائے، کام مگر جائیں گے، کسی سے جھگڑا اپنے غصے پر قابو رکھئے ورنہ بات آگے بڑھ سکتی ہے۔

(۹) چوری کا اندیشہ، اندرونی بیماری سے تکلیف، دشمن کی طرف سے نقصان نگر و پریشانی زیادہ ہو، کہیں پر دل نہ لگے، مقدمہ میں ناکامی ملے۔

\*\*\*





# ایک منہ والا دراکش

## پہچان

دراکش ہیز کے پھل کی جھلی ہے۔ اس جھلی پر عام طور پر قدرتی سیدی لائیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے دراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

## فائدہ

ایک منہ والا دراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے دراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے کی اس انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہنچنے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی ٹکلیوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا دراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہنچنے سے بھی طرح کی پریشانیوں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا دراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا دراکش پہنچنے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرتی ایک نوت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نوت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر فائدہ کے نفع سے دو گنی ہو گئی ہے۔

## خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا دراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا۔ ایک منہ والا دراکش بہت جیتی ہوتا ہے اور بہت کم ہلتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاج کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریہ دار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصل ایک منہ والا دراکش ہونا ضروری ہے جو کہ خیال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا دراکش رکھنے میں رکھنے سے کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالعالی، دیوبند

## فلاس کے خواب کی تعبیر کیا ہے؟

اگر کسی کے خواب کی تعبیر معلوم کرنی ہو تو خواب دیکھنے والے کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد برآمد کریں۔ جس دن اور جس تاریخ میں خواب دیکھا ہو وہ اعداد بھی شامل کریں اور جس دن اور جس تاریخ میں تعبیر معلوم کر رہے ہوں وہ اعداد بھی شامل کریں۔ تعبیر معلوم کرتے وقت جو نام ہو وہی ملحوظ رکھیں۔ اس کے بعد حسب قاعدہ مستحصلہ برآمد کریں۔ اور ذیل کے نقشے سے تعبیر کا اندازہ کریں۔ اگر مستحصلہ ایک برآمد ہو تو تعبیر اچھی ہے بہت جلد کوئی فائدہ ہونے والا ہے۔ اگر ۲ برآمد ہو تو خواب مبارک ہے۔ مغرب کا دربار میں کوئی فائدہ ہوگا۔ اگر ۳ برآمد ہو تو خواب مبارک ہے۔ عہدے سے متعلق ہوگی مرتبہ بڑھے گا۔ اگر ۴ برآمد ہو تو تعبیر اچھی ہے عزت ملے گی لیکن مبر و مضبوطی کا راست اختیار کر دے۔ اگر ۵ برآمد ہو تو تعبیر یہ ہے کہ مغرب کوئی سفارش ہوگا۔ اگر ۶ برآمد ہو تو خواب اچھا نہیں ہے کچھ صدمہ قد کر دے۔ اگر ۷ برآمد ہو تو لڑائی جھگڑے کا خطرہ ہے۔ اگر ۸ برآمد ہو تو تعبیر یہ ہے کہ لڑائی جھگڑے اور اختلافات کا اندیشہ ہے۔ لیکن اس کے بعد خوشی ملنے کا بھی امکان ہے۔ اگر ۹ برآمد ہو تو کچھ بچھڑے ہوئے لوگوں سے ملنے کی امید ہے یا کوئی گمشدہ چیز ملنے کا امکان ہے۔ مثلاً زید ابن خالد نے ۱۵ ارجون ۵۰۰ کو خواب دیکھا تھا۔ اس نے اس کی تعبیر ۲۰ دیکھ کر ۲۰ کو شام ۳ بجے معلوم کی۔ تو اس کا سوال اس طرح قائم کریں گے کہ زید ابن خالد کے خواب کی تعبیر کیا ہے؟

- (۱) زید، خالدہ ۶۲۱
- (۲) بقیہ حرف سوال کے اعداد ۱۳۸۰
- (۳) خواب دیکھنے کی تاریخ ۱۵ ارجون ۲۰۰۵
- (۴) تاریخ تعبیر ۲۰
- (۵) ماہ عبیدی دیکھ ۱۳
- (۶) سن عبیدی ۲۰۰۵
- (۷) تاریخ قمری ۱۷
- (۸) ماہ قمری ذی قعدہ ۱۱

## اعداد کا جادو

حسن الہامی  
فاضل دارالعلوم دیوبند

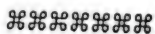
۳	۵۱۳۲۶	(۹) سن عبیدی ۱۳۲۶ھ
۵	۵	(۱۰) تاریخ عبیدی
۹	۹	(۱۱) ماہ عبیدی پود
۱	۲۰۲۳	(۱۲) سن عبیدی عبیدی ۲۰۲۳
۹	۹	(۱۳) تاریخ عبیدی
۶	۶	(۱۴) ستارہ مشتری عدد مثنیٰ
۳	۱۲	(۱۵) منزل قمر صفر

آئیے اب ان کا مستحصلہ برآمد کریں

۳	۶	۹	۱	۹	۵	۳	۲	۸	۷	۲	۱	۳
۹	۶	۱	۱	۵	۹	۶	۱	۶	۱	۵	۳	۷
۶	۷	۲	۶	۵	۶	۷	۷	۷	۷	۸	۷	۷
۳	۹	۸	۲	۳	۵	۵	۳	۵	۶	۹		
۳	۸	۱	۳	۶	۹	۱	۹	۹	۲	۶		
۳	۹	۵	۱	۶	۱	۱	۹	۲	۸			
۳	۵	۶	۷	۷	۲	۱	۲	۱				
۸	۲	۳	۵	۹	۳	۳						
۱	۶	۹	۵	۳	۶	۶						
۷	۶	۵	۸	۹	۳							
۳	۲	۳	۸									
۶	۶	۳										
۳	۹	۵										
۳	۵											
۸												

۸

۸ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لڑائی اور جھگڑے کا اندیشہ ہے۔  
(باقی آئندہ)











باز رہنا تبار سے حق میں مفید نہیں ہے۔ اگر علیحدہ رہے گا اور اپنا بھید کسی سے نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔

(د) اگر حرف ذال (ذ) کا آرمہ ہو تو دعویٰ اللہ مخلصین لہ الذین ہ فال ہے جو ہر قسم کی بشارت اور کامرانی کی دلیل ہے۔

(ذ) حرف ذال (ذ) کا آرمہ ہونا دلیل ہے۔ ذ لک مخلصیم فی النورۃ و مخلصیم فی الانجیل ہ اسے صاحبِ نالِ نورت اور اربار کے دن گزرنے کے بار بار ثانی و کامرانی کا زمانہ ہے۔ انشاء اللہ اپنی مراد کو پہنچے گا۔

(ذ) حرف ز (ز) کی فال آیت کریمہ وَتَسَاءَلُنَا فَسَاءَلْنَا وَاَنْ لَّمْ يَغْفُرْ لَنَا زُحُورًا سے تعلق رکھتی ہے۔ جو حالات کرتی ہے کہ صاحبِ نال اپنے نفس پر ظلم کر رہا ہے۔ لازم ہے کہ کب کام اور مقاصد خدا کے سپرد کر دیے جائیں۔ تاکہ تکلیف سے دوچار نہ ہوتا پڑے۔ صدقہ بھی کرتا ضروری ہے کیونکہ صدقہ کرنے سے مستحبتیں دور ہو جاتی ہیں۔

(ز) آیت لِنَاسٍ حُبِّ الشَّقَوَاتِ مِنَ الْيَسَارَةِ آیت سے یہ تعلق ہے۔ صاحبِ نال کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس ارادے سے باز آجائے۔ گناہوں سے توبہ کرے و صدقہ دے اور کم کرتا چھوڑ دے تاکہ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

(ص) سلام عَلَیْکُمْ طِبْمَ فَاذْخُلُوْہَا عَلَیْدِیْنَ بشارت ہے ہر طرح کی کامیابی اور شادمانی کی۔ سب مطلب پورے ہوں گے۔

(ش) یَغْفِرُ وَنَضَاعَ الَّذِیْ اَنْتَ اِلَیْہِ الْفَرَان سے اس فال کا ماحذ ہے جو ہر طرح کی کامیابی کی دلیل ہے۔ مراد پوری ہوگی۔

(ص) اَصْحٰو الْفَرَانِ ذِی الدِّخْرِ سے اس فال کا تعلق ہے جو بہت مبارک ہے۔ دل کے تمام مطالب پورے ہوں گے۔ خدا پر محروسہ کر کے تیر کرتے رہو۔

(ض) حَضَرْتُ لَنَا مَقَدًا وَنَسِیْتُ خَلْفَہٗ صاحبِ نال، یہ فال درمیانہ حکم رکھتی ہے۔ عہد کار پر تیرے لئے لازم ہے۔ اگر اُنیسیت میں ذرا صبر سے کام لے گا تو کامیابی کی امید پختہ ہو سکتی ہے۔ صدقہ مستحق لوگوں کو تقسیم کرو۔ تاکہ تکلیف کا خاتمہ ہو۔

(ط) اگر حرف ط کا لفظ طوطہ ہا مَانَزَلْنَا عَلَیْکَ الْفَرَانَ لِنَفْخِہٖ فَاِنْ تَجَوَّزَکَیْ لَدَاتِ بِلَدِیْ بِنْتِ اور بشارت پر ہے۔ امید پوری ہوگی۔ شادمانی کا کندہ یکتا نصیب ہوگا۔

(ظ) عَلَیْہِ الْفَرَانِ فِی الْوِیْرِ وَ الْبَحْرِ ہ صاحبِ نال بہتر ہے کہ

اس ارادے کو ترک کر دو ورنہ مہر کر۔ اگر صبر نہ کر دے تو نہایت تکلیف ہوگی ابھی ستارہ غوست میں ہے اور وقت قریب ہے جب خاک میں ملتاچھوڑے گا خاک اسیر بن جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

(ع) عَبَسَ وَتَوَلَّی مَا اَنْ جَاءَہُ الْاُفْخٰی ہ دلیل ہے اس امر کی کہ صاحبِ نال کو بڑے کاموں سے بچنا چاہیے اور خدا پر توکل رکھنا چاہیے، ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ عہد قے کہ بہتری کی صورت پیدا ہوگا ساتھ ظلم و ستم سے باز رہو ورنہ کام خراب ہو جائے گا۔

(غ) غَفَرَ اَنْکَ وَنَا وَ اَلِیْکَ الْمُصْبِرِ ہ نہایت مبارک فال ہے۔ خوشخبری سے بھرا، متاخذ میں کامیابی ہوگی۔ دل خوش ہو جائے گا۔

(ف) فَوَقَّعَہُ اللّٰهُ شَرًّا ذٰلِکَ الْوَجْہُ وَ لَقَاہُمْ فَاَلِیْہِ مَیْمٰنِیْہِ۔ صبر ضروری ہے۔ اس نیت سے باز رہنا اچھا ہے۔ جلد بازی ابھی نہیں کرو ورنہ کام خراب ہو جائے گا۔ صدقہ دینا ضروری ہے۔ تاکہ کامرانی کا کندہ یکتا نصیب ہو۔ گناہوں سے توبہ کر۔

(ق) اس حرف کا تعلق ق حِو الْفَرَانَ الْمَجِیْد سے ہے جو بہت مبارک فال ہے۔ کامیابی ہوگی۔ کسی کے ملنے کی خوشی پہنچے گی۔ کسی بزرگ سے یکجہو ملے گا۔ دشمن زیر ہوں گے۔

(ک) کَلَّا بَلْ رَاٰنَ عَلٰی قُلُوْبِہُمْ یَمَآ کَلَّا یَبْکُیْہُ فَاِنْ اَسَیْ فَاَلِیْہِ مَیْمٰنِیْہِ اور خوشی کی دلیل ہے۔ پریشانی دور کر دو اور برکت کے امیدوار رہو۔

(ل) لَنْ تَقَالُوْا الْوِیْرَ حَتّٰی تَنْفَقُوْہُ چند روز صبر ضروری ہے۔ عہد قے بھی لازم، کیونکہ دشمن دور پے آزار ہے، سستی واجب نہیں۔ سرفے پہنیز کرو۔ فرما کر ادا کرنا کہ کڑے کام درست ہوں۔

(م) مَمْلُکَ الْمَلِکَ تَوَلَّی الْمَلِکَ مِنْ تَسَاءَلِ ہ نہایت مبارک اور بابرکت فال ہے۔ ہر طرح کی کامیابی اور فائدہ دہی فائدہ ہے۔ دشمن مجبور اور امید پوری ہوگی۔

(ن) نَوَ الْقَلَمَ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ہ ہر طرح کی کامیابی، بشارت کی دلیل ہے، امید پوری ہوگی، خدا کا مژہ شکر یہ ادا کرو۔

(و) اس حرف کا تعلق آیت کریمہ وَیَقُولُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ سے ہے اور اس امر کی دلیل ہے کہ کام پورائیں ہوگا۔ چند روز تک اور مہر کر۔ ابھی بہتر گزشتہ وقت میں ہے عہد قے۔ انشاء اللہ چند دنوں کے بعد دن بھر جائیں گے اور پھر ہر کام میں کامیابی

ہوگی۔

(ہ) اَلْہٰذِہٖ جَنَّتِہٖمُ الْیَمٰی کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ سے اس حرف کا تعلق ہے جو درمیانِ نال ہے صدقہ دے، اطاعت میں مشغول رہو تاکہ دین و دنیا میں نجات نصیب ہو۔ جو بد نیت سے باز رہو وقت آنے والا ہے جب تیری قسمت سدرہ جاتے گی اور ہر کام میں کامیابی نصیب ہوگی۔ اس وقت صبر اور اطاعت لازم ہے۔

(ی) لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سَخِطَ اَنْتَ خُتْمٌ مِّنَ الْمَخْلُوْطِیْنَ سے اس حرف کا تعلق ہے جو بہت نیک اور بابرکت فال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام نعم والہ سے تم کو نیکل دیا ہے۔ خوش رہو اور کامیابی کا کندہ یکتا نصیب چاہو۔

(ی) اس حرف کا تعلق یس حِو الْفَرَانَ الْحَکْم سے ہے جو نہایت مبارک اور اچھا ہے۔ ہر قسم کی بدواں اور مصیبتوں سے نجات کی پرواہ نہ کرو۔ کام سب خواب پر ہے۔ ہوں گے۔



### دور و شریف بھیجے کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی چاہے دفعہ دور و شریف بھیجے، اللہ جل شانہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گی میں اور اس کی دس خطائیں معاف فرمائے گی میں اور اس کے درجہات بلند فرمائے گی۔ (نسائی)

### استغفار پڑھنے سے غم سے نجات اور تنگ دستی دور ہوتی ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی استغفار کو لازم کر لے تو اللہ جل شانہ اس کیلئے ہر غم سے نجات اور ہر غمی میں فرخی کا راستہ نکالیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی عنایت کریں گے جہاں سے اس کو دھم و گمان بھی نہ ہو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

### اذان کے کلمات دوسرے ان کا اجر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مرف سے تھے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اذان دینی، جب دو غاموش ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی مؤذن کے کلمات کے جواب میں وہی کلمات یقین سے ساتھ کہے تو جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری)

### اذان اور اقامت کے درمیان دنیا اور آخرت میں صافیت کی دعا مانگو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان و اقامت کے درمیان دو رکعت کی جاتی۔ سب از رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہم اس وقت نہ ہوا، انیس سال قبل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے دعا، آخرت میں نیکی کی دعا مانگو۔ (ترمذی)

### گھر میں وضو کر کے مسجد جانے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص بھی اپنے گھر سے وضو کر کے اللہ کے گھر میں سے کسی گھر یعنی مسجد جائے گا اللہ کے گھر میں سے فرشتے بھی فریاد ادا کرے۔ تو اس کے ایک قدم پر پڑھا معاف کی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر پڑھا پلٹ کر آتا ہے۔ (مسلم)

### مؤذن کی اذان اور اقامت کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے بارہ سال اذان دی اس کے لئے جنت واجب ہوگی اور مؤذن کے لئے روزانہ اذان کے بدلے میں ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں گناہی جائیں گی۔ (ابن ماجہ)





# رہنمائی حاصل کرنے کا

## حیرت انگیز طریقہ

مندرجہ ذیل نقش کو کسی کاغذ پر بڑے بڑے خانوں کے ساتھ نقل کر لیں، نقل کرتے وقت ایچہ ہوز کی ترتیب کو ملحوظ رکھیں۔ یعنی خانے بنا کر الف لکھیں پھر ب پھر ج پھر د۔

اس کے بعد قحقی سے تمام حروف کاٹ لیں۔ یعنی ہر خانہ الگ کر لیں۔ پھر ان حروف کو ایچہ ہوز کی ترتیب سے اوپر نیچے رکھ لیں، سب سے پہلے الف کو رکھیں پھر اس کے نیچے ب پھر اس کے نیچے ج کو اس طرح آخر میں سب سے نیچے خ ہوگا۔

ان حروف کی گندی بنا کر ایک بڑے سے ٹپٹ میں پانی بھر لیں اور اس گندی کو اس پانی میں چھوڑ دیں، جو کاغذ بہتا ہوا تیزی سے چلے اس کو اٹھالیں پھر دیکھیں کہ اس پر کون سا حرف تحریر ہے۔ مثلاً اس پر "ن" تحریر ہے تو "ن" کو ملحوظ کر لیں، ملحوظی ہونے کے بعد یہ "ن" ہو جائے گا، اب اس کے آگے آئیں بڑھادیں تو اب یہ ہو جائے گا "نو" یا "نیل"۔ ان کے اعداد و ملحوظی ۱۰۶ ہیں، رات کو سوئے وقت "یا نو" یا "نیل" ۱۰۶ مرتبہ پڑھیں اور جس مقصد کے لئے پڑھ رہے ہوں اور رہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہوں اس کو اپنے ذہن میں رکھیں، انشاء اللہ پہلی رات میں در نہ تیسری رات میں رہنمائی حاصل ہو جائے گی۔

واضح رہے کہ ایک عامل کو نہ گورہ عمل صرف ایک بار کرنا ہے پھر جو حرف نکل آئے گا زندگی بھر اسی کے پڑھنے سے رہنمائی حاصل ہوتی رہے گی۔ یہ رہنمائی حاصل کرنے کا ایک حیرت انگیز طریقہ ہے اور قدیم کتب میں اس کی تعریف میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اس کے ذریعہ عجیب و غریب انداز سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

نقش یہ ہے۔

ا	د	ہ	و	ح	ط	ک
ز	ب	ج	ع	ص	س	ر
ی	ل	ن	م	ف	ظ	ض
خ	ث	ت	ش	ق	ذ	غ



# لاثنائی فالنامہ

(د) اتھاراستارہ گردش سے نکل چکا کہ سیالی کے آثار پورا ہو چکے ہیں اگر لٹائی چاہتے ہو تو سنو! آج تم نے کسی خوبصورت چیز کو دیکھا ہے۔

(ه) بہت اچھی فال ہے۔ ہر کام میں سیالی کے آثار ہیں جو ارادہ ہے پورا ہوگا، مقدمہ سے قوی، بیماری ہو تو شفاء، خوش رہے تو مہارک تمہارا ایک دشمن دوستی کے لباس میں ہے اس سے بچتا۔

(و) تمہارے گھر میں تمہاری یا تمہارے گھر کے کسی فرد کی جلد شادی ہوگی تمہارے گھر میں دھن کے گونے میں ایک سانپ ہے اس کو مارنا نہیں ورنہ نقصان ہوگا۔ وہاں کچھ دیکھ رہی ہے مگر تمہیں ملنے والا نہیں۔

(ز) مختصر یہ تم کو کسی بڑے امتحان میں کامیابی ملے گی جس کی وجہ سے تمہیں دنیا میں ترقی حاصل ہوگی۔ فال نیک ہے تمہارے اپنے مقاصد میں انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

(ح) خبردار کسی پر بھروسہ مت کرنا تمہارے ظاہری دوست باطن میں دشمن ہیں۔ کچھ دن مہر کر لو تمہارے سر میں آج درد ہے۔

(ط) غفلت مت کرو، وقت ہوشیاری کا ہے تمہاری کامیابی کا وقت قریب آچکا ہے، ایک مہینہ اور آٹھ دن اور خوشی کے باقی ہیں۔ اس کے بعد تمہاری کامیابی یقینی ہے۔

(ی) ابھی ٹھہرو زمانہ صاف نہیں، جس سے امید ہے وہ قابل اعتماد نہیں۔ نہ فی الحال تجارت میں کامیابی کی امید ہے چار مہینے اور سات دن تم پر منت ہیں۔ اس کے بعد کامیابی ہے۔

(ک) جلدی نہ کرو ایک ماہ بعد کامیابی یقینی ہے، مگر کام بن جائیں گے۔ آج شاید تمہارا کسی سے جھگڑا ہوا ہے یا پھر تمہیں کوئی سزا دینا ہے۔

(ل) (سز میں نقصان ہے، ملازمت جلد ملے والی ہے، جلد خوشی حاصل ہوگی، تم اس وقت کسی بات پر افسردہ ہو۔

(م) تمہیں کوئی بیماری نہیں، آسپ کا اثر ہے، روحانی علاج کراؤ۔ تمہیں اپنا کچھ کوئی نقصان ہونے والا ہے جس سے جان کا بھی خطرہ ہے،

یہ فالنامہ ہزاروں مرتبہ کا تجربہ شدہ ہے، جب بھی اس کے ذریعہ فال نکالی گئی ہے ہر دور کا عالم کے فضل و کرم سے صحیح رہنمائی حاصل ہوئی ہے۔ طریقہ فال نکالنے کا یہ ہے کہ جب کسی سلسلہ میں رہنمائی حاصل کرنی ہو تو سب سے پہلے وضو کرے پھر قبلہ رو بیٹھے اور سورہ فاتحہ تین مرتبہ اور درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور اپنی شہادت کی انگلی پر دم کرے۔ خدا کو حاضر باظر اور عالم الغیب جان کر اپنی شہادت کی انگلی نقش معظم کے کسی بھی خانے پر آگے بند کر کے رکھتے ہوئے پوری یکسوئی کے ساتھ اپنے مقصد کا خیال کرے اس کے بعد ذیل میں دی گئی تفصیلات میں اپنا مطلب تلاش کرے انشاء اللہ جواب باصواب پائے گا۔

ا	ب	ج	د
ه	و	ز	ح
ط	ی	ک	ل
م	ن	س	ع
ف	ص	ق	ر
ش	ت	ث	خ
ذ	ض	ظ	غ

(الف) فال نیک ہے، کسی سے ملنے کی خواہش ہے یا کسی چیز کی تلاش ہے، کامیابی کے آثار ہیں۔ تا امید نہ ہو۔ لٹائی طلب کرتے ہو تو دیکھو تمہاری باتیں آگے میں مری ہے۔

(ب) فال اچھی نہیں ہے، اگر بیماری سے متعلق بات ہے تو مریض بہت دیر میں بیماری سے نجات پائے گا یا خطرہ ہے کہ فوت ہو جائے۔ سفر کا سوال ہے تو نقصان ہوگا۔ چار ماہ کے بعد کامیابی یقینی ہے انشاء اللہ۔

(ج) اس کام کی ابتدا میں بہت مشکلات ہیں۔ دشمنوں سے ٹکٹ کھاؤ گے۔ جو ارادہ تمہارے دل میں ہے اس کے پورا ہونے کی امید نہیں تمہارا مستقبل نہایت شادمانہ ہے مگر وقت ابھی اچھا نہیں۔

ہے تمہاری ران پر تپ ہے۔

جس قدر ممکن ہو خیرات کرو۔

(ن) تم کو مغربی ہی کسی حاکم سے نفع ہونے والا ہے۔ جس کو تم چاہے ہو جلد ملے والا ہے۔ تمیں روپے کا تیل مسجد کے چراغ میں ڈال دو۔  
(س) فال بہت اچھی ہے جو چاہے ہو تم کا تم اپنے مقصد میں کامیاب ہونے والے ہو تمہارے سینے پر ایک ست ہے۔  
(ع) اللہ کا نام لے کر تیار ہو جاؤ کامیابی تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ مگر دشمنوں سے ہوشیار رہو دشمن ہر وقت تمہاری تاک میں ہیں تمہاری فکر میں لپکا کا درد ہے۔  
(ف) فی الحال دن اچھے نہیں تمہارا ستارہ گردش میں ہے صبر کرو اللہ پر بھروسہ رکھو۔

(ص) برے خیالات دل سے نکال دو صبر کرو جھوٹے دن باقی ہیں بھروسہ ہو کر کام بن جائیں گے دیکھو تم کس رخ میں بیٹھے ہو اس سمت میں بیٹھے حرف ہیں اس اتنے بیٹھوں کے بعد حالات اچھے ہو جائیں گے انشاء اللہ۔  
(ق) فال اچھی ہے لڑکا ہوگا کاروبار میں نفع ہوگا جلد ہی کوئی خیر باہر آئے والی ہے۔  
(ر) بھول کر بھی ایسا خیال نہ کرو وقت نازک ہے ستارہ گردش سے نکل چکا ہے کچھ دن اور صبر کرو۔  
(ش) اللہ پر بھروسہ رکھو گھبرانے سے کچھ نہیں ہوگا دشمن تمہارا مال بھی دیکھ نہیں کر سکتے صحت خیرات کرو۔

(ت) وہ جو سب سے اس کی باتوں میں مت آواز نہ نقصان اٹھاوے جو دم اٹھاوے گے سوچ بچ کر اٹھاؤ دنیا و حق کے بازے تمہارا مستقبل شاندار ہے تمہاری پیشانی پر تپ ہے۔  
(ث) گھبراؤ نہیں صبر کرو تمہارا ستارہ اس وقت ٹھیک چل رہا ہے  
(ج) تم جس کو چاہتے ہو وہ تم سے منحرف ہے اس کا قابو میں آنا مشکل ہے۔ بانی کا مہنہ جائیں گے تیس سال کا کچھ تم بلی گے۔  
(ذ) تمہارے دوست سے تم دن دن ابھی باقی ہیں انکے بعد انشاء اللہ کامیابی مقدم میں لکھی ہوئی ہے۔ مغربی غیب سے راحت و عزت کا دروازہ کھلنے والا ہے تمہارا مستقبل بہت اچھا ہے۔

(ض) اس کام سے باز آؤ ذلت ہوگی تمہارا ستارہ گردش میں ہے اس وقت تکلیف ہی تکلیف ہے صبر کرو جلد ہی غیب سے انتظام ہونے والا

## اقوال مس زویں

● شادی کرنے والا ہر انسان پاکی ہوتا ہے یا شادی کے بعد ہو جاتا ہے۔  
● محبت پائیدار نہیں ہوتی۔ شادی بھی پائیدار نہیں ہوتی، البتہ محبت کے مقابلے میں شادی بیکچورن زیادہ چل جاتی ہے۔  
● لڑکے باتوں کی لڑکیوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں، یا دوسری قسم کی؟ کیا دوسری قسم کی بھی ہوتی ہے؟  
● ادا کار وہ ہے جو بے لگن خود کو بھی نہیں۔  
● خیر دار کو کسی سیاست دان سے شادی مت کر بیٹھنا۔  
● وعدے بے شمار کرے گا۔ ایسا ایک بھی نہیں ہوگا  
● کافی باؤس جل گیا۔ تیس ادیب و شاعر ہمیشہ کے لئے بے گھر ہو گئے۔  
● آج کا ماہر معاشیات وہ ہے جو بتا سکتا ہے کہ کل کے ماہر معاشیات نے کیا غلطیاں کی تھیں۔  
● زندگی ایک بار ملتی ہے اور کچھ لوگوں کے لئے ایک بار بھی بہت ہے۔

۹۹۹۹۹۹۹۹۹۹۹۹

## انظہار حیرت

اصلاحی کاموں میں حصہ لینے والی ایک خاتون نے ایک صاحب کو شراب خانہ سے نکلے دیکھا تو بولیں "کتنے افسوس کی بات ہے کہ میں آپ جیسے انسان کو اس قسم کی جگہ سے نکلے دیکھ رہی ہوں۔" وہ صاحب حیرت سے بولے "تو خاتون..... آپ کا کیا خیال ہے..... کہ میں ساری رات اندری ہی بیٹھا ہوتا۔"

ماہنامہ طلسمانی دنیا پوری

استخارہ ۱۵۹ نمبر

جنوری فروری ۲۰۰۶ء

# ابجد کی فائز نامہ

تمہارے حوصلے و جہانمندی نے سب کو نچا کھلایا ہے اگر یقین نہ ہو تو دیکھو تمہاری کلمی پر تپ بڑا رخ و ذیل کا نشان ہے۔  
(د) تم کو گھر اپنا نہیں چاہئے۔ چند یوم میں سب کام درست ہونے والے ہیں جس شخص کی تم کو خواہش ہے۔ تمہارا کام اللہ رحمت سے کرے گا اور تم کو روپیہ کا فائدہ ہوگا۔ لیکن ہے کہ چند یوم میں تم کو وطن کا سفر بے غمت پیش آئے۔

(د) صاحب فال تمہارے ایام ناقص ہیں جس شخص سے تم ملاپ کا ارادہ رکھتے ہو اس سے تم کو چند دنوں کا فائدہ نہ ہوگا اور تمہارے گھر میں ہر وقت دنیاوی معاملات میں بھگنا ہوتا رہتا ہے۔ دنیا کی اورنگ ہے تم کو پریشان کر رہا ہے صحت و تندرستی کے لئے دیکھو تمہاری چھاتی پر تپ اپنا ستارہ اس وقت چل رہا ہے۔

(ز) اے صاحب فال تمہارے وصل کے درمیان کچھ کام میں بڑی ہوئی ہیں درپردہ جو خوش تم کر رہے ہو اس کا سراغیہ مت وقت سے ہوگا مگر خیال رہے کہ تم کو دولت کا فائدہ اور روزگار میں ترقی کے اسباب پیدا ہو رہے ہیں۔ چند روز کے بعد تمہاری تعلقات دروہوں کی تلی کے لئے تم کو اس وقت پیشاب کی خواہش ہو رہی ہے۔

(ح) اے صاحب فال زمانہ کی رفتار بگڑی ہوئی ہے جس شخص پر حصول دعا کا بھروسہ رکھتے ہو وہ تم کو تلبس میں ڈالتا ہے اس لئے

(۱) تم حصول دعا کے لئے اپنے دل میں اس قدر پیچ و تاب کھا رہے ہو کہ جس سے تمہارا دل بے قرار ہو رہا ہے۔ مغربی تمہاری بہتری کے لئے پروردہ غیب سے ایک ایسا وسیلہ پیدا ہو جائے گا جس کے ذریعہ تمہارے روزگار میں ترقی اور مایوسی امیدوں میں کامیابی ہوگی۔ اگر یقین نہ آوے تو دیکھو کہ تمہارا خیال ایک شخص کی طرف لگا ہوا ہے۔

(ب) تم ہر وقت ایک شخص کی فانی کو یاد کر کے دل میں حیران ہو رہے ہو اور حصول مراد کیلئے عجیب و غریب تدابیر سوچ رہے ہو تمہارے دل میں چیز سے بدست رفت باز دست کی آید کا جو خیال ہے امید ہے خدا پوری کرے گا۔ ایام ناقص گزر گئے۔ مغربی ہی مقدر برائے گا۔ اگر یقین نہ ہو تو تمہاری کان کے پاس ذیل یاقین کا نشان ہے۔

(ج) ترقی روزگار و مدد کام کو خیال لگا ہوا ہے۔ دشمنوں سے تم ہمیشہ خوفزدہ رہتے ہو، نیکی کا بلکہ تم کو بڑی سے ملتا ہے۔ اب جس امید کے لئے تم دریافت کرتے ہو وہ دو تین ماہ کے بعد کا فائدہ ہوگا۔

(د) تمہارے خیالات اس وقت منتشر ہو رہے ہیں جس کام سے تم فائدہ اٹھانا چاہتے ہو وہ کام کبھی دیر سے انجام پائے گا یہی معلوم ہوتا ہے کہ دشمنوں کی کارستانیوں سے تم کو کڑھوتہ وقت میں تکلیف پہنچی ہے مگر

ا	ب	ج	د	ه	و	ز
ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش
ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ





# معتبر فالنامہ

ہوتی ہے، تدبیر سے کام لے اور اپنے راز کو پوشیدہ رکھو۔

● اگر (۳) بچے تو امید کو توڑ دو اور اس خیال سے باز آ جاؤ ورنہ نقصان اٹھانے اور زلت الگ ہوگی۔

● اگر (۴) بچے تو بیماری ختم ہے مگر انشاء اللہ جان محفوظ رہے گی، کم دیش دو ماہ تک بیماری کا سلسلہ چلے گا۔ علاج اور پرہیز جاری رکھو۔

● اگر (۵) بچے تو ذرا ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ جس شخص پر اعتبار ہے اسی سے نقصان بچنے کا اندیشہ رہے، ابھی کامیابی میں دیر ہے، کسی کی سفارش کرنا تو کام چلے ہوگا۔

● اگر (۶) بچے تو تم نے دوسروں کے چکر میں آ کر نقصان اٹھایا ہے، تم پر بیزبجی واقع ہوئے ہوا سلسلہ بنایا رہا ہوئی ہیں تم انشاء اللہ غریب اچھے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

● اگر (۷) بچے تو سفر میں فائدہ کم ہوگا فی الحال سفر کرنے سے ستر نہ کرنا بہتر ہے ورنہ تمہارے دوست کو نقصان پہنچے گا قریباً تین ماہ کے بعد انشاء اللہ اچھا وقت آنے والا ہے۔

● اگر (۸) بچے تو اچھا وقت آگیا ہے سب کام انشاء اللہ درست ہو جائیں گے، ایک دوست سے مدد حاصل ہوگی، اگر کچھ نہ بچے تو تبدیلی یا سفر کا امکان ہے۔ چھوڑے ابھی یوں ہی رہیں گے، ایک شخص سے نہیں نفع ہوگا، موجودہ چیزیں اچھا گزارو گے۔

(نوٹ) اگر دوسرے کے لئے فال نکالی جائے تو اس کے نام کے اعداد ابھی شامل کر لیں اور اس سے کہیں کہ اپنے مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے باضابطہ کرکشی خانہ میں انگلی رکھو۔

یہ بھی یقین دل میں جاگزیں رہے کہ ہر حال میں اور ہر صورت میں عالم الغیب ہر اشیائی کی ذات ہے اور اسی سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے آپ فال نکال رہے ہیں وہ اگر مدد نہیں کرے گا تو اس فال سے صحیح رہنمائی حاصل نہیں ہوگی۔



# فالنامہ حکیم طم طم

ارادے سے باز آؤ ورنہ نقصان ہوگا۔

(۸) نیک نیتی اختیار کر اور صبر و اطمینان سے خوش رہ جلد ہی تیرا مددگار ہوگا۔

(۹) تیری امید ضرور پوری ہوگی، اگر سفر کا ارادہ ہے تو اس میں بہتری کے اسباب ہیں چنگ سڑک کو اختیار کر۔

(۱۰) تو جس سے خوف کھاتا ہے وہ بات تیرے حق میں اور تیرے حسب نفاذ ہوگی۔

(۱۱) تیری آرزو نیک ہے۔ تیری خواہش کے مطابق دل کی آرزو برآئے گی۔

(۱۲) جس کام کا ارادہ ہے وہ توجہ دینی تاخیر بعد پورا ہوگا دل مضبوط رکھو۔

(۱۳) اپنے دل کی اس خواہش سے باز آؤ خواہش تیرے لئے اچھی نہیں ہے۔ آریسا کرے گا تو نقصان اٹھائے گا۔

(۱۴) تیرے لئے یہ فال مبارک ہے تو کامیاب ہوگا۔ مایوس نہ ہو خیرات تو کر۔

(۱۵) یہ درست ہے کہ دشمن تیرے بہت ہیں لیکن تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

(۱۶) جس کوشش میں تو لگا ہے اسے جاری رکھنا انشاء اللہ تو کامیاب ہوگا۔

(۱۷) دل کا راز کسی پر ظاہر نہ کرنا گریبا کرے گا تو تیری مراد نہ پوری ہوگی۔

(۱۸) اس خیال کو ترک کر دے یہ بہت مشکل کام ہے تیرے لئے تجھ سے سراپناج نہ ہوگا۔

(۱۹) جس چیز کا ارادہ ہے وہ پورا ہوگا۔ لیکن اس میں تیرا بھلا نہیں۔ خواہ اس پر عمل کرنا نہ کر۔

(۲۰) ممکن نہ ہو صبر کا اجر پانے کا اگر غم و شہ کرے گا تو بہت



اس کا طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر مندرجہ بالا کسی خانہ پر انگلی رکھ کر پناہ طلب روایات کر سکتے ہیں۔

(۱) سائل کی آرزو ضرور پوری ہوگی لیکن چند یوم کی دیر ہے۔ خدا کے فضل سے تا امید ہو نا بد آگاہ ہے۔

(۲) یہ فال سعد ہے خداوند مسبب الاسباب ہے۔ تھوڑے دنوں میں کامیابی حاصل ہوگی۔

(۳) خیال فائدہ ہے عمل میں نقصان ہوگا۔

(۴) سائل کی گھبراہٹ بیکار چند دن بعد کامیابی ہے۔

(۵) تیرے دل کی جو خواہش ہے وہ ضرور پوری ہوگی۔ مایوس نہ ہو فدا پر بھروسہ کر۔

(۶) یہ تمنا جو تیرے دل میں ہے۔ بنو بیکار راست۔ اور تو اس میں خواہ خواہ پریشان ہے۔ اس کو دل سے نکال دے۔ تیرے لئے یہی بہتر ہے۔

(۷) یہ کام تیرے بس کا نہیں ہے۔ اس میں خطرہ ہے۔ اس

۷۸۶

۳۷۹	۳۳۳	۱۷۲	۱۱۳
۳۲۱	۳۳۳	۲۱۵	۱۵۱
۱۰۸	۳۱۵	۳۱۸	۲۳۱
۳۲۳	۳۳۳	۱۷۲	۳۵۹
۳۷۱	۲۱۴	۳۵۲	۳۸۱
۵۷	۳۱۳	۳۳۳	۲۱۹
۱۱۷	۳۷۱	۲۵۲	۳۷۵
۳۳۵	۲۹۹	۱۷۲	۱۶۲
۶۱۳	۳۱۵	۱۱۸	۲۰۲

● اگر (۱) بچے تو تمہارا کام انشاء اللہ جلد ہونے والا ہے ابھی تک وقت ایسا نہیں تھا انشاء اللہ اب پریشانیاں ختم ہونے والی ہیں۔ تم جس سے ملنا چاہتے ہو وہ تم سے ملے گا خود مشتاق ہے۔

● اگر (۲) بچے تو کام تو ہو جائے گا مگر حسب نیتا نہیں ہوگا۔ ایک شخص برابر تمہاری مخالفت کر رہا ہے۔ اس کی مخالفت برابر اثر انداز بھی



پریشان ہوگا۔  
(۲۱) یہ تیری امید کے مطابق سرانجام پائے گا مگر نہ کر دل سے کوشش کر۔  
(۲۲) دے دیے سے تیرے رزق میں برکت ہوگی۔ تنگ دستی کے دن جلد قسم ہوں گے اندیشہ نہ کر۔  
(۲۳) کسی قسم کا فکر غم دل میں نہ رکھ جو تو چاہتا ہے وہ تجھے حاصل ہوگا۔  
(۲۴) تیرے دل کا سوال خالی نہ جائے گا۔ ضرور مقصد پورا ہوگا۔ تیری بہتری ہے۔  
(۲۵) آرزو داچی نہیں ہے۔ خوش رہو اس خواہش کو دل سے نکال دو اللہ ہمارے کر۔  
(۲۶) جو کوشش کی جا رہی ہے اسے جاری رکھو انشاء اللہ تم کامیاب ہو کر رہو گے۔  
(۲۷) تیرا کام پورا ہوگا کسی کی منت سہاوت کرنا اور فریاد کر کے اپنا وقت ضائع کرنا فضول ہے اپنے خدا پر بھروسہ کرو۔  
(۲۸) اس کام کی امید نہیں ہے۔ اس میں پریشانی ہے۔ کوشش رائیگاں جائے گی۔  
(۲۹) یہ خواہش ٹھوڑے دنوں تک پوری ہو جائے گی۔  
(۳۰) یہ خیال تاج محل سے نکال دے۔ تیری قسمت اچھی ہے۔ ایسے خیال سے دل کو صاف کر۔  
(۳۱) یہ خیال رکھ کر تیرے حاسد تیری مخالفت کریں گے۔ اور اس کام کو نہ ہونے دیں گے تجھے چاہئے کہ اپنے اور غیروں پر بھروسہ نہ کیا کر۔  
(۳۲) تیری کوشش کامیاب ہوگی۔  
(۳۳) خداوند کریم تیرے دل کی آرزو پوری کر دے گا اللہ پر بھروسہ رکھ۔  
(۳۴) دل کی مراد برائی ہے۔ عزت اور آبرو میں ترقی ہوگی۔  
(۳۵) یہ ترک کر تیری صحت اس عمل سے خراب ہو جائے گی۔  
(۳۶) حسب خواہش دل کی مراد پوری ہوگی۔ خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کر۔  
(۳۷) اپنے اس عہد پر اعتبار کر جو تیرے سچے دوست ہیں کام آئیں گے۔

(۳۸) نیک نیت اور حسن سلوک سے رہا کر برائی سے دور رہا کر تو ایسا کرے گا تو انشاء اللہ کامیاب اور ہمارا ہوگا۔  
(۳۹) چند روز میں میں ان ایام میں میرا روادار حیات کر تیرا کام پورا ہوگا۔  
(۴۰) حصول مطلب کے واسطے جلدی نہ کر اگر جلدی کرے گا تو کامیاب نہ ہوگا۔  
(۴۱) اس کام میں مشکلات ہیں وہ حل ہو جائیں گی۔ تجھے بے حد سہولت ہوگی۔  
(۴۲) پیچیدہ خاطر نہ ہو خداوند دل میں نہ رکھ، دہم نہ کر دہم کا علاج نہیں۔ خداوند کرے گا۔  
(۴۳) اپنے ارادے پر پختہ رہنا پابند رہ، ہمت اور کوشش، صبر و استقامت تیرے لئے کوشش راہ ثابت ہوگی۔  
(۴۴) اس خواہش سے پرہیز کر یہ تیرے لئے باعث نقصان ہے۔ اس آرزو کا پورا ہونا محال ہے۔  
(۴۵) ایسے کام میں بجز یاس و حسرت کا فائدہ کی گہرزن امید نہیں۔  
(۴۶) خدا کے فضل و کرم سے مایوس نہ ہوا کسی ذات پر بھروسہ رکھو یہ مراد پوری کرے گا۔  
(۴۷) تو صاحب قسمت ہے اور تیرے سب کام حسب خواہش پورے ہوں گے۔ غم و راد اور کجی سے پرہیز کر خدا کو برا لگتا ہے۔  
(۴۸) اگر زرخیز کرے گا تو اس کام میں کامیاب ہوگا ورنہ صبر کر نیز خدا پر بھروسہ رکھ۔  
(۴۹) تیرے دل کا راز ظاہر ہو جائے گا۔ ٹھوڑے دنوں تک تیری خواہش پوری ہو جائے گی۔  
(۵۰) اس کام کا انجام اچھا ہے مگر نہ کر نیز خدا پر بھروسہ کر کے اس کام کو انجام دے۔  
(۵۱) دن اچھے نہیں ہیں چند دن مزید صبر کر پھر تیرا انشاء اللہ حسب خواہش کام ہو جائے گا۔  
(۵۲) نیت تو تیری خراب ہے۔ اس لئے کامیابی ناممکن ہے۔ نیت صاف کر کے کامیابی کا انتظار کر۔  
(۵۳) اگر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے گا تو تیری آرزو پوری ہوگی ورنہ ہرگز نہیں۔  
(۵۴) یہ کام فضول ہے اس کے پیچھے اپنا نقصان نہ کر ایسا کرے گا

## کلونجی آئل

### طب نبوی کی اہم ترین یادگار

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ کلونجی میں موت کے سوا ہر مرض کے لئے شفا ہے اور آج یہ بات تجربات سے ثابت ہے کہ کلونجی کا تیل بے خوابی، دردِ سر، دردِ کان، خشکی اور سوجن، امراضِ جلد، دردِ دانت، سانس کی تالیوں کے درم، خرابی خون، پیچھے، پتھری، سیکل، مہاسے، دردِ گھٹیا، پتھری، مٹانے کی جلن، دردِ عظم، ورم، السر، کینسر، ہستی اور تھکان وغیرہ جیسے موذی امراض کو دھونے کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔

### کلونجی کا تیل دوا بھی ہے اور غذا بھی

ہزاروں لوگوں کی فرمائش پر ہاشمی روحانی مرکز نے طب نبوی کی اشاعت عام کا بیڑہ اٹھایا ہے، کلونجی کا تیل اسی اقدام کی پہلی کڑی ہے، آپ کسی بھی مرض کا شکار ہوں "کلونجی آئل" کا استعمال کریں اور اپنی آنکھوں سے قدرت کا کرشمہ اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی سچائی کا مشاہدہ کریں۔

وزن: پچاس M.L. قیمت: 70/- (علاوہ محصولِ لاک)

ہمارا پتہ:

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی



### ضروری اعلان

- (۱) عجیب و غریب داستان۔
- (۲) برجِ جدی۔
- (۳) انسان اور شیطان کی کشمکش۔
- (۴) دستخط لولے ہیں کی قطعی اسکے شمارے میں پڑھیں۔

(قارئین سے سعادت کے ساتھ)

منیجر

طسمانی دنیا و دیوبند

# فالنامہ اکبری

عالم الغیب پر پھر سے کرتے ہوئے صدق دل سے آنکھیں بند کر کے کسی بھی غائب سے پیرہے ہاتھ کی شہادت کی انھی کچھ کر بیچے تجھے کاش کریں۔ انشاء اللہ صحیح رہنمائی حاصل ہوگی۔

۵	۸	۱۲	۱۷
۱۰	۳	۶	۱۹
۱۳	۱۶	۱۵	۱
۱۳	۹	۱۱	۴
۷	۱۸	۲۰	۲

- (۱) روزگار میں ترقی ہوگی، امیدیں پوری ہوں گی۔
- (۲) جس چیز کی خواہش ہے وہ جلد ملے والی ہے۔
- (۳) مختصر یہ کہ دل مراد پورے گی اور غم دور ہوگا۔
- (۴) تہمت میں ترقی ہوگی اور جسمانی تکالیف سے نجات ملے گی۔
- (۵) کسی عزیز سے ملاقات ہوگی کہ وہ کام مسطور کا بیٹھنے۔

سفر سے فائدہ ہوگا۔  
(۶) ایک عرصے سے تم پریشانی اٹھا رہے ہو لیکن بفضل خداوندی اب اطمینان آنے والے ہیں۔  
(۷) دل میں کسی کی محبت کا چراغ روشن ہے۔ اچھائی کے بدلے ہمیشہ برائی ملتی ہے، وہ سادگی پریشان کرتے ہیں۔ انشاء اللہ جلد ہی سکون و عافیت نصیب ہوگی۔

- (۸) جس سے تم امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہو اس سے کچھ ملے والا نہیں ہے البتہ کسی اور کے ذریعہ مسئلہ ہوگا۔
- (۹) تکالیف کا زمانہ گزر گیا، راتوں کا دور آنے والا ہے، عجب نہیں مگر زمین سے کوئی فزیت ہاتھ لگ جائے۔

(۱۰) تم جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہو فائدہ کے بجائے نقصان اٹھاتے ہو۔ ایمان رکھو چند روز کے بعد حالات بدلے آئے ہیں۔

(۱۱) اسے صاحب فال اگر عرصے پر تجھ پر فحوت سوار ہے، تو اس میں جس کام کا بھی ارادہ ہوتا ہے وہ اچھا و نیک رہتا ہے۔ اب جلد فحوت و روزی و مالی ہے۔

(۱۲) کسی کی محبت ٹھک کرتی ہے، بعض اوقات رات کو نیند بھی نہیں آتی۔ کبھی دل ٹھہرتا ہے۔ جو کام کرتے ہو اور سوار رو جاتا ہے۔ انشاء اللہ ایک ماہ میں بخیرہ رہیں گے۔

(۱۳) مال کا نقصان ہے۔ مگر میں پریشانیوں میں ابھر و شیطا سے کام لیا۔ ابھی مسائل کھلے ہوئے ہیں وقت گئے گا۔

(۱۴) دشمن تمہارا پیچھے نہ رہے ہوئے ہیں۔ بزرگوں کی خدمت گیا کرو، کسی حین سے ملاقات ہوگی۔ اس وقت جو سوال تمہارے ذہن میں ہے انشاء اللہ جلد پورا ہوگا۔

(۱۵) غیبت و دھوکے چھوڑ دو اور خدا سے ڈرو۔ جو رحمت تمہیں نواز کر دے گا اللہ سے پناہ مانگو۔ تب ہی مقاصد میں کامیابی ہوگی۔

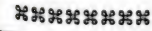
(۱۶) قرضوں سے پریشان ہو، دشمن بھی زیادہ ہیں جو بات پوچھتا چاہتے ہو وہ پوچھ کر سے کے بعد پوری ہوگی۔

(۱۷) کسی کے عشق میں مبتلا ہو جاؤ، جدائی برداشت نہیں ہے، صداقت کرو۔ مقدمہ میں کامیابی ہوگی۔

(۱۸) گمشدہ چیز مل جائے گی کسی سے محبت کا سلسلہ بڑھے گا۔ دشمن پر قابو آئے۔

(۱۹) خدا کا شکر ادا کرو، بہت اچھا دور آنے والا ہے۔

(۲۰) عبادت میں سستی بری چیز ہے اس سے احتراز کرو۔ غریبوں کی مدد و کتب سے مراد پوری ہوگی۔



# فال نامہ قرآنی

جو شخص اپنے حقیقی دل و گھٹن پاتے تو اس کے سے بڑھ کر وہ خود اپنے دل سے کہتا ہے کہ وہ خود اپنی طرح کچھ نہیں کہہ سکتا ہے۔ اپنے مقدمہ دل میں سوچے کہ آپ کس شخص میں فائز ہیں جو ہے جس کے ذہن میں مقدمہ صاف اور مرئوس ہو جائے ہیں کہ عقلی بات کے سوا اس میں آپ کو عقل اور جان دور نہیں ملے۔ جو دل دیکھنے کے لیے اس امر کو یاد رکھیں کہ کسی سوال کے بارے میں ایک ہی دفعہ دل دیکھی جائے۔ بار بار دل دیکھنے سے آپ پر زوال آ سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ کبھی فائز کوئی جواب دے گا، اس سے شرت بھی ہوتے ہیں۔ جو کہ بار بار دل دیکھ کر کما کا ہے۔ کسی ایک سوال کے بارے میں بار بار دیکھنے سے اپنے دل میں غلطی پانے والی اور غلط فہمیاں گھٹن گھٹنے کو اس دل کا مستعمل کر لیں۔

دل دیکھنے سے پہلے ہاتھ اور کب سے پینے تین مرتبہ شریف ال میں پائیں۔ اس کے بعد اپنے مقدمہ دیکھیں کہ میں اب ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھاؤں۔ اس کے بعد ایک مرتبہ قرآن مجید پڑھیں، بعد از سورۃ فاتحہ میں پائیں۔ سورۃ فاتحہ پڑھاؤں۔ اب اپنے مقدمہ کو ذہن میں رکھتے ہوئے ذیل میں دینی دیکھاؤں گا کہ پڑھتے۔

الْقَلْبُ اِنْسِي نَرُحْلَتُ عَلٰنِكَ وَ نَدْلَتُ نَكْرِكَ  
فَاَنْزِلْنِيْ مِنْ هٰذَا السَّكْنُوْدِ مِنْ سَرَكِ لِسْكُوْنِ هٰذَا عَلٰنِكَ  
اَلْقَلْبُ اِنْسِي نَرُحْلَتُ اَنْزِلْ عَلٰی الْحَقِّ نَحْنُ مُنْجِلُوْنِ الْحَقِّ  
بِرُحْمَتِكَ بِسْمِ اَرْحَمِ الرَّحْمٰنِ بِرُحْمَتِكَ بِسْمِ اَرْحَمِ الرَّحْمٰنِ

## تشریح فال

الف - اسے صاحب فال نے فال باعث رحمت و غفری ہے۔ غم و اندوہ کے دن بیت چاہیں گے اور غم خالی اپنا دامن بچیلے سے تیری زمین میں آئی ہی ہوگی۔ رکے ہوئے و ملاقات میں

اب ایک بار پھر گیارہ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھیں اور دل نیت و نیت سے ہوتے صدق دل سے اور ذات پرانی قوی پر عقل بیان دیکھتے ہو تو ان شریف کو احترام سے کہیں۔ اگر اس وقت دل کو



توبہ فکر کل پر کہ تجھے کامیابی ملے گی اور سفر میں مال و اسباب نصیب  
صحت کاملہ نصیب ہوگا۔ اگر کوئی غائب ہے تو جلد آجائے گا۔ اگر کوئی  
بنیادی ہے تو اسے تنگ باری تعالیٰ صحت ہوگی۔ اگر نیت پیوند اور فریاد  
فروخت کی ہے تو تیرا کام اچھا ثابت ہوگا۔ یہ سعد و مبارک قال ہے۔  
اپنا راز دل کی سے مت کہہ ای میں تیری یہودی ہے۔

**ف:** اے صاحب فال! اقبال ہے اور آگاہ ہو جا کہ تیری  
فال میں حرف ت آیا ہے۔ اس نیت میں چند روز مہربان رہا جائے۔  
تا کہ جملہ کام بخوبی انجام پا جائیں کیوں کہ یہ فال حضرت یعقوب علیہ  
السلام کی ہے جو کہ تیری طالع میں لگی ہے اور اہل علم ہوتا ہے کہ تم کو  
کسی چیز کا خوف ہے۔ اس خوف کو دل سے نکال دے، یہ کسی سے مت  
ڈر۔ اللہ تعالیٰ تجھے خوش نصیب کرے گا۔ اگر کوئی شخص بنارہے تو  
اسے چاہئے کہ اللہ کی راہ میں حسب توفیق صدقہ دے۔ سلمہ کی راہ  
حسب توفیق کبریٰ کا گوشت کسی غریب کو کھلائے تاکہ جلدی صحت یابی  
ہوئے اگر غریب سے اور مال کی طلب ہے تو ایک سر غنائی جان پر وار  
کر صدقہ کر۔ تیری عقلی ختم ہو جائے گی۔ اگر کوئی غائب ہو گیا ہے تو  
جان لے کہ وہ بہت دور نکل گیا ہے جہاں سے اس کی واپسی جلد ممکن  
نہیں۔ یادہ کی زحمت میں مبتلا ہے۔ اس کے لئے دعا کر اور اللہ کی راہ  
میں صدقہ و خیرات کر تا کہ اس کی مشکل دور ہو۔ تاہم اس سے ملاقات  
حال ہے۔ بس اللہ بر توکل رکھ۔ اگر کوئی چیز کم ہوگی ہے تو جان لے کہ  
کسی لالچی کے ہاتھ لگی ہے جو داپس نہیں لوٹائے گا۔ اس چیز کی طرف  
سے مہربان شکر کر، اللہ تجھے اس کے بدلے کچھ اور دے گا۔ مہربان رہنا  
ہی ہر کام میں بہتر ہے اور زبان کو برا کہنے سے نگاہ سے اچھا رکھنا اچھا  
ہے۔ تاکہ ستر نہ پہنچے۔ سزا کا ارادہ ہے تو یہ بنکر بھی تعالیٰ کی ممانعت  
ہے۔ سفر میں کل خرابی ہوگی اور کسی نقصان کا بھی احتمال ہو سکتا ہے۔  
اگر کوئی لڑائی جھگڑا چل رہا ہے یا مقدمہ بازی کا معاملہ زیر غور ہو تو جان  
لے کہ یہ ساعت اچھی نہیں ہے۔ تیرا دشمن تجھ سے فائدہ اٹھا جائے گا۔  
اس فال کو کہنے کے بعد اگر کوئی خواب دیکھے تو وہ کسی سے نہ کہہ بلکہ  
اتھو لوں کی آمد پر یقین رکھنا۔ اللہ بڑا کارساز ہے۔

**ف:** اے صاحب فال! یہ جان لے اور آگاہ ہو کہ حرف بٹ  
تیری فال میں آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے میزان اور معتدل حالات  
پر۔ تیرے سب کام انجام تک پہنچیں گے۔ بیش و حد رحمت اور عزت  
تجھے حاصل ہوگا۔ کسی نوع کی پریشانی اور پشیمانی تجھے دیکھنا نہ پڑے

یا آسانی ملے ہوں گے اور حال اچھا مستحق ہوتا ہے اس فال سے ثابت  
ہے۔ بزرگوں اور امراء سے ترقی و ترقی پہنچے گی۔ سزا مبارک ثابت ہوگا۔  
اگر بیمار ہے تو جلدی شفا پائے گا۔ کچھ نہ کچھ صدقہ ضرور دے۔ ہر کام  
میں دلالت ہوئے مستقبل ہوگا اور ایک صاحب علم سے تم کو راحت پہنچے  
گی۔ ایک بزرگ سے بھی دروازہ فتح و نصرت کا تیرے دل پہ کھلے گا  
اور دشمن تنگ باری تعالیٰ مغلوب ہوگا۔ اپنے دل کا پیچیدگی سے نہ کہنا  
کہ موجب نقصان ہوگا۔ درود و روح سید عالم ﷺ اور آتم پوچھنا  
رہو۔ ہمیشہ خوشی سے دین اور دنیا میں راحت پائے گا۔

**خ:** اے صاحب فال! اقبال ہے اور آگاہ ہو کہ حرف رخ  
تیری فال میں آیا ہے۔ ستارہ و طارود سے نقل رکھتا ہے۔ سعادت کا ہاتھ  
کشادہ رکھ اور صدقہ و خیرات حسب مقدور دیا کر حال تیرا خیر و  
عافیت گزر جائے گا اور تجھے فائدہ پہنچے گا۔ اندیشہ فکر دل میں جک نہ  
دے کیوں کہ اب محنت دل ہو جائے گی اور جو نیت تیرے دل میں  
پوشیدہ ہے میں دن میں تجھے اس شخص میں خبر ہوگی۔ جو خیر شہرہ کے دن  
تو اپنے راز کی آگاہی پائے گا۔ تو کل خدا رکھنا تیرے حق میں بہتر ہے  
تا کہ سب امور بخوبی انجام پا جائیں اور کچھ دن میں انشاء اللہ تیرا  
کھوپا برفور واپس لوٹ آئے گا۔ اگر تے دل میں واپس نہ لوٹا تو پھر  
کبھی کے بہت دیر ہے۔ سزا کا نکاح کر یا اللہ ایک نیک شہنشاہ ہے۔  
اپنے دل کا پیچیدہ اپنے دل میں چھپا کر کہ کیوں کوئی ایسا ہے جو تجھے  
نقصان پہنچائے گا خواہش مند ہے۔ مگر حق قیام کرنا جملہ مراد کا  
حصول ہو۔

**د:** اے صاحب فال! اقبال ہے اور آگاہ ہو کہ حرف د تیری  
فال میں آیا ہے۔ جمعیت اور دل کشادہ کہ جس کام کی تیرے دل  
میں طلب و خواہش ہے اس کا ہونا مبارک ہوگا اور ہرگز ہاتھ اس کام  
سے مت اٹھا کیوں کہ وہ بخوبی اللہ کے حکم سے پورا ہونے والا ہے۔  
افسردہ اور امراء تیرے حق میں بہتر ہیں۔ وہ تجھے کو فائدہ دینے  
والے ہیں۔ تیری عزت و دولت میں اضافہ ہونے والا ہے۔ اگر بیمار  
ہے تو جان لے کہ شفا پائے گا اور بھلا چکے کیلئے پھرے گا۔ اگر سفر کا  
قصد ہے تو کل پڑا اس میں تجھے ہر حال میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ملے  
گا۔ خالی نہیں جائے گا۔ اگر غریب و فروخت کا ارادہ ہے تو یہ فکری سے  
کر لے بہت مبارک وقت ہے۔ بنکر بھی تعالیٰ فائدہ دے گا۔ فائدہ ہوگا۔  
اپنے دل کا راز کسی سے مت کہہ کہ کوئی تجھے نقصان نہ پہنچائے۔ ایک

تھیں۔ یہ قدر بہت جلدیہ۔ جس میں اچھا نہیں ہے۔ اس سے ذرا ہوشیار رہو۔ اگر کسی کم شدہ کی تلاش ہے تو حوصلہ رکھ دو خوشی و امانی لوٹ آئے گا۔ اس کی آج کو بھی سب بن جائے گا۔ کوئی شکوئی ہے تو دل جانے کی گزرا دہرے سے کام لے۔

۵ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ حرف ذ تیری فال میں آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے پیش و عقبی پر۔ تجھے جس چیز کی ہوس ہے وہی ہے بازو میں موجود ہے۔ بس ذرا اپنی آنکھیں کھول کر دیکھ۔ وہ تجھے نظر آجائے گی۔ تمام جملہ کام جلد ہی سرانجام پانچا میں گئے۔ بہت باندھ کر کام میں جبارو۔ جس کام میں ہاتھ ڈالنے سے تو خوف نکھتا ہے اس میں سب دابہ اور اندیشہ ہے بنایا ہیں۔ اللہ کا نام لے اور اس کو کم کو تر کر۔ کامیابی تیری ہوگی۔ اپنے آپ کو سنبھال۔ ذرا درستی بات پر خوف زدہ نہ ہو جا کہ بے شک اللہ اپنے بندوں پر ان کی استطاعت کے مطابق ہی ہوجاتا ہے۔ عینا وہ روز کے ساتھ تیرا بدل جانے ہو گا جو اللہ کے ہاتھ میں کوئی تیرا کچھ نہیں بناؤ سکے گا۔ پیار سے تو خوش ہو جا کہ اللہ نے تیرے لئے گاہ بجا دے ہیں اور اب تجھے سخت اور تندرستی سے نوازنے والا ہے۔ کسی بزرگ یا نیک شخص سے تجھے کچھ بد ملنے والا ہے۔ جو تیری خوشیاں دہلا کر دے گا۔ اگر نیت سخی ہے تو سمجھ لے کہ یہ مبارک گھڑی ہے۔ چہر سخی جانے کا کامیاب لوٹے گا۔ بھاگے ہوئے اور گم شدہ کام سراٹھانے والا ہے۔ یہ فکر دہ اللہ سب کچھ ٹھیک کر دے گا۔ اگر پیوند اور خرید و فروخت کا ارادہ ہے تو بے شک کر لے۔ ایک وسعدہ گوارا برا کہنے سے اور کسی کا برا بھلا نہ ہے۔ خود کو روک کیوں کہ بڑا حامد اور منہ زور ہے۔ اللہ اللہ دیکھنے والا ہے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تجھے کوئی گزیر نہ پھینے تو راز دل کو آشکارا نہ کرنا پھر۔ جو برائیاں تجھ میں موجود ہیں انہیں سچی عام نہ کر۔ اللہ سے گزرا کر معافی مانگ اور خوشی و خضوع سے توبہ کرنا دے۔

۶ : اے صاحب فال! آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ز یا یا ہے۔ دلالت کرتا ہے دولت مند کی اور سعادت اور کچھ اندیشہ نہ کرنا کہ کام تمام تیرے حسب دل سرانجام ہو جائیں گے۔ تم کو خوشی پہنچے گی کہ اس کا بیان تحریر سے پہلے ہی اور دوست تیرے خوشی اور دشمن ہامک ہوں گے۔ اگر کوئی چیز کم ہوتی ہے تو پھر مل جائے گی۔ قرض تیرا ادا ہو جائے گا۔ اگر سفر کی نیت ہے تو چلا جا کچھ کو مسنت ہوگا۔ مدت کا

کرتا کہ مقصود تیرا حاصل ہو۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو چاہئے کہ اندیشوں سے توبہ کرے تاکہ بد باؤں اور دوسلوں سے بے خوف رہ سکے۔ اگر کوئی شخص پیار سے تو اسے خطر دہیت ہے۔ حسب مقصد اور اس کے حق میں صدقہ دے تاکہ اس پر پڑی مصیبت اٹھیں اور وہ خوشا پائے۔

۷ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ض آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ تجھے بے محنت مال ملے گا۔ تیرا کام سنبھال جائے گا اور مشکل قریب نہ پھٹے گی۔ کوئی تیرے گرد ایسا ہے جو تجھے بڑی دیر سے فائدہ پہنچانا چاہتا ہے تو اس کی جانب سے اپنی آنکھیں بند رکھنے کے بجائے کھلی رکھ۔ بھاگنا بوجھش لوٹنے والا ہے۔ مگر مہندی کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی سے تیرا دل بہر تحرش ہے مگر کمر سے مراد اپوری ہوگی۔ غائب تیرا کسی رنج میں جتا ہے۔ تو کھل بھڑکا کہ سلامت آجائے گا۔ اگر کوئی شخص پیار سے تو اس کی پیادری طالت چکے گی۔ جب کہ شتانہ پاسے روز صدقہ نکالے اور دریا بہ منجرات کرے۔ اگر نکاح کرنے کی حاجت ہے تو یہ دن نیک اور سعد ہیں۔ بھگم خدا تعالیٰ تجھے نیک سیرت اور پاکیزہ عورت ملے گی۔ تیری اولاد میں ایک لڑکا بڑا لائق فائق نکلے گا اور تیرا نام روشن کرے گا۔ ایک اولاد میں عین تکلیف دینے پر مصر ہے تو تجھے بچکا سے تو اسے جان اور اس کی باتوں پر عمل مت کر۔ یہ فال موجب فائدہ و استقامت ہے۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو مبر و شکر کرتے رہنا چاہئے کیوں کہ یہ فال حضرت یعقوب علیہ السلام کی ہے۔

۸ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ض آیا ہے۔ خوشی اور دولت پر دلالت کرتا ہے۔ کسی بات سے تم کو خوش حالی ہوگی اور کوئی چیز تیرے ہاتھ سے چل جائے گی۔ جو کچھ پہلے تم کو ہموکا تھا وہ اب مل جائے گا اور جو کم اندوہ تیرے دل میں ہیں وہ اب وصل جائیں گے اور انعام نیک ہوگا اور عمارت میں کامیابی نہ کرے پیار ہے تو شفا کا لقب ہوگی۔ نکاح کا ارادہ ہے تو بیوی کے ساتھ دولت اور سکھ ملے گا۔ اگر خرید و فروخت کا ارادہ ہے تو جان لے کہ تجھے کامیابی حاصل ہوگی۔ نیک نیت اور مستحکم رکھ۔ سب روٹنے والے ہیں۔

۹ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال

میں حرف ط آیا ہے۔ یہ کشائش پر دلالت کرتا ہے۔ تجھے سخت محنت و مشقت کی ضرورت ہے۔ تجھے دی نصیب ہوگا جو تو اپنی محنت سے کمائے گا۔ بے محنت کا مال بدیہی بر باد دے گا۔ نیک کاموں کی طرف توجہ دے اور نماز میں سستی نہ کرتے۔ جب تک تیرا دل مکمل نہیں ہوگا تجھے پانچویں نہیں آئے گی۔ اگر تو نماز یا قاعدہ کی سے پڑھے گا تو کام آسان ہو جائیں گے۔ دوت بہر کام میں رکاوٹ ہوگی اور پھر پانچویں تک پہنچے گا۔ اگر کوئی غائب ہے تو وہ چند روز تک لوٹ آئے گا۔ وہ بری محبت میں مبتلا ہے اسے سمجھا بھگا کر راد راست پر لا دو۔ نقصان اٹھائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ مدت کا مرد آئے گا جو اس کا دوست ہے اور اسے بری راہ سے ہٹانا چاہتا ہے اس سے نا کر رکھ۔ وہ تیری مدد کرنا چاہتا ہے۔ اگر کوئی پیار سے تو خود ہی لذت اٹھائی اور اٹھائے گا اور پھر کچھ کامیابی تعالیٰ بھلا جائے گا۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ اس فال میں سفر کرنا خوب ہے۔ گناہوں سے توبہ افضل ہے اور اب کا سال تمام سالوں سے بہتر ہوگا۔

۱۰ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ط آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے کشائش پر۔ تجھے ابھی بڑی محنت کی ضرورت ہے۔ تیری جائز خواہشیں ضرور پوری ہوں گی مگر ان کی تکمیل میں تیری سستی آئے آئے ہے۔ تو نماز میں بھی کمال کا شکار ہے۔ یاد رکھ نماز میں سستی تیرے لئے مشکل کا باعث بن رہی ہے۔ اگر تو دین و دنیا میں کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو نماز کو پابندی سے ادا کر۔ کیوں کہ نماز کی برکت سے تیرے سب کام بخوبی انجام ہوں گے۔ اگر تجھے کسی غائب کی تلاش ہے تو اس کی تلاش میں تحقیق کر۔ کیوں کہ وہ بہت دور جاکر گیا ہے۔ خود ہی محنت کے بعد ہی تجھے اس کی اطلاع یا سیر آئے گی۔ کم شدہ فخر کی خیر ایک لڑکا تیرے تنک لائے گا مگر ابھی اس میں دیر ہے۔ اگر پیار سے تو جلد ہی شفا پانچائے گا۔ حسب تو تین صدقہ دینا بہتر ہے۔ ان دنوں تم کو ایک ماست کی وہ خیر سے گزرا کر اور سوا خدا کے کسی سے ملنے نہ کرنا چاہئے تاکہ کام تیرے بہتر ہو جائیں۔

۱۱ : اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ض آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے غی و نصرت پر اور جو تیرے تیرے دل میں ہے اس کی تکمیل کا اشارہ ہے۔ ایک مرد سوسن کی طرف سے تجھے راحت پہنچے گی اور روز شنبہ کو عید میرا ہے سے تجھے



آگاہی ہو جائے گی۔ امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ اس نیت میں صدقہ اللہ دینا چاہیے تاکہ سرادق تیری تجھے حاصل ہو۔ سزا کرتا تجھے اچھا ہے، منفعت سے خالی نہ چاہے گا۔ ایک انفسار اور بزرگ کا تجھے کچھ دہم لائق ہے اس سے مت ڈر اور اگر کوئی تجھے شکوئی تو وہ جلد ہی ہاتھ آجائے گی۔ اگر کوئی دعویٰ کرنے کی نیت ہے تو اندیشہ نہ کر کہ عاقبت الامر تجھ کو یہ ملے گا۔ جو خیر و فخر و ثناءات تیرے حق میں بجز نہیں۔ ذکر باری تعالیٰ میں مشغول رہ کر دین و دنیا میں نسیا پائے۔

غ: اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ن آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے نکاح پر، نیک اور پاکیزہ عورت کے حصول پر۔ تیری حیثیت جس عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی تھی اس کے پورا ہونے کا وقت قریب ہے۔ یہ فکر ہو کر اس سے عقد کر لے کہ تیرے حق میں بہتر ہے۔ نکاح کی برکت سے تیرے سب کے ہوئے کام مکمل ہو جائیں گے اور تم کو فائدہ و حاصل ہوگا۔ تمام مشکلات آسمان و زمین کی، یہ فال حضرت داؤد علیہ السلام سے سوسپ ہے کہ جیسے وہ پالان کے ہاتھ میں نرم ہو جاتا تھا یہی اسی تیرے کاموں میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ روز چہار شنبہ کو اسرار شیرا پنے سے تم کو آگاہی ہو جائے گی، جس چیز کی تمہیں کڑی طلب تھی وہ حاصل ہو جائے گی۔ اپنا بھید کسی سے مت کہنا کہ کچھ لوگ تیری راویں روئے انگنائے کے روپے ہیں۔ اگر کوئی غائب ہے تو وہ جلد ہی آجائے گا یا اس کی خبر کسی عورت کے ہاتھ تجھ تک پہنچے گی۔ ایک شخص زور دیش، میانہ نہ ہوگا کہ گردن اور گردی رکت کا تجھے اذیت پہنچانے کے روپے ہے۔ اس سے ہوشیار رہو تاکہ وہ تیرے ساتھ اپنے مکرمیں کامیاب نہ ہو جائے۔ سزا کرنے کا قصد ہے تو باخوف نکل پڑ۔ یہ ساعت عمدہ اور مبارک ہے کہ کوشش کر کہ ہر بلہ باخبر ہاجائے اور نماز میں مشغول رہ کر تو نیت سے تجھے نیت مل سکے۔

ف: اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ن آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے بیش و عشرت اور دولت و باہر پر۔ تو جس کام میں ہاتھ ڈالے گا وہ بنکام باری تعالیٰ تیرے لئے ان ہو جائے گا اور کام سب تیرے جاری رہیں گے۔ اگر تجھے کسی کے کم ہونے کی فکر لائق ہے تو غم نہ کر جلد ہی اس کی خبر پائے گا۔ اگر کہیں دے تو جان لے کہ شفا اس کے مقدر میں ہے۔ دل نہ چھوڑا کر کہ کوئی کام گرک جائے۔ مایوسی اور پرمردگی کی عادت کو خود سے

دور رکھ۔ اگر تجھے بازاری اور غشلی کا گھٹو ہے تو اس میں تیرا اپنا قصور ہے تو محنت سے جی چراتے گا تیرے کاموں کو اللہ بھی آسان نہیں کرے گا۔ یک جہت اور یک مرد اور ثابت قدم رہنا سکے تاکہ بہتری اور فلاح کا حصول ہو سکے۔ سب تیرے واسطے بہتر ہے۔ جو شخص تیرے ساتھ بدی کرے غرض اس کے کشتی کا تار کہ اگرچہ غصیب نہیں ہو۔ میں دن تک اپنے بھید کو دل کے پردوں میں رکھتا کہ صبح فیلڈ سے تجھے آگاہی ہو سکے۔ اگر سفر پر نکلے گا ارادہ ہے تو جان لے کہ یہ گھڑی تیرے لئے مناسب نہیں، سفر لا حاصل ہوگا اور ممکن ہے کہ تو کچھ نقصان بھی اٹھائے۔ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کر کہ اسی میں تیری بہتری پوشیدہ ہے۔

ق: اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ق آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ تجھے خلق میں قبولیت و عزت و مرتبہ نصیب ہوگا۔ جو کئی تیرے ساتھ ملاقات کرے گا وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہے گا اور تیری عزت کرے گا۔ تجھے اپنا دوست جانے گا اور تیرے کام آتا رہے گا۔ بقول ابن مسعود فخر کرنے کی صاحب فال کو کبھی فوج نہیں اور ہو کئی تجھے دیکھے گا و سرور و مسون ہوگا۔ حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو خداوند حسب توفیق کرتا چاہے تاکہ دوسروں کے جن امور کو اللہ باری تعالیٰ نے تجھے سونپ رکھا ہے اس میں رکاوٹ نہ ہو۔ اسی امر میں فلاح و بہتری مضمر ہے۔

ل: اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ک آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے سنگی، تقویٰ، پرہیزگاری اور نفاست پر۔ تیرے دل میں جو نیت ہے اس سے باز رہو۔ پرہیز کرنا ہی تیرے حق میں بہتر ہے۔ دشمنی بھی کسی کے ساتھ مناسب نہیں۔ حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو خیر و فخر و عزت اور قرض کے معاملات میں حتی الامکان احتیاط برتنا چاہئے۔ قرض نہ تو کسی کو دے اور نہ ہی لے۔ خیر و فخر و عزت سے بھی ان دونوں گریز رکھے۔ کیوں کہ یہ عوامل باعث نفع ثابت نہ ہوں گے۔ صاحب فال کو ہر حال میں صبر کرنا چاہئے۔ بنکام باری تعالیٰ ہر کام اپنی منزل پر بھی مل ہوگا اور فائدہ مند ثابت ہوگا۔ جلد بازی میں نقصان کا احتمال ہے۔ اگر کوئی بیمار ہے تو اسے احتیاط ہی ضرورت ہے۔ حسب توفیق ملاقات و خیرات کرتا ہے۔ اگر کوئی غائب ہے تو دور دور نکل گیا ہے اس کی

واپسی جلد ممکن نہیں۔

ل: اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں ل آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے کہ سعد حالات اور نیوٹوں کی مراد پوری ہونے پر۔ تیرے سب کام حسب دل خواہ مکمل ہوں گے۔ مشکلات میں آسانیاں مسر ہوں گی۔ حال تیرے جلد ہی قوت یکڑیں گے۔ اگر کوئی بیمار ہے تو جلد ہی بھلا چکا ہو جائے گا۔ اگر کوئی غائب ہے تو اس کے آنے میں کوئی دیر نہیں۔ وہ کسی عورت کے ساتھ آتا ہوگا۔ خیر و فخر و عزت کے لئے یہ فال مبارک اور سعد ہے۔ حضرت جعفر صادق فرماتے ہیں کہ صاحب فال جس کام کا ارادہ کرے گا وہ اس کے لئے آسان ہو جائے گا۔

م: اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف م آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے طاعت و پیشانی پر۔ تیرے دل میں جو کچھ چھپا ہے اسے عمل میں مل لایوں کہ تجھے خیالات اٹھانے پڑے گی۔ تیری نیت پاک نہیں ہے اس سے باز رہو۔ تیرے کاموں میں بگاڑ پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ شیخ حسن بصری فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو چاہئے کہ وہ کسی کے ساتھ خصوصیت و دھوکہ نہ کرے۔ اگر تو اپنی نیت سے روز کر نہیں کرے گا تو زیاں دیکھے گا اور مہر کرے گا تو راحت پائے گا۔

ن: اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ن آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے مبارک گھڑی اور سعد ساعت پر۔ جو کچھ تیری نیت میں ہے وہ جلد ہی تیرے آئے گی والا ہے۔ تو اگر کاروبار کرے تو فائدہ پائے گا۔ اگر شادی کرے تو مبارک ثابت ہوگی۔ صاحب فال کو چاہئے کہ وہ جو دھوکوں کی مشاورت سے دور رہے۔ کیوں کہ اس میں دقت کے شفاء اور دراز کے متکشف ہونے کا اندیشہ رہے گا۔ تو صبر و تحمل سے کام کر اور جلد بازی سے اور سب سمجھنے کی کوشش میں مبتلا نہ ہو کہ تیرے حق میں بہتر نہ ہوگا۔ البتہ جلد کام تیرے وقت مقرر ہو ہی انجام پائیں گے۔ حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو نماز میں کوتاہی و سستی نہ کرنا چاہئے۔

و: اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف و آیا ہے۔ جو کہ دلالت کرتا ہے بے نیازی اور بے گھڑی پر۔ تیرے دل میں جو نیت و قصد پوشیدہ ہے اس کا برملا اظہار کر کہ تجھے

فائدہ حاصل ہو۔ امام رازنی فرماتے ہیں کہ صاحب فال ہر بلا و مشکل سے بے خوف ہوگا اور جلد ہی دلی مراد پائے گا۔ شیخ حسن بصری فرماتے ہیں کہ تجھے اللہ تعالیٰ نے دوسروں پر حاکم مقرر کیا ہے کئی لوگ تیرے ماتحت ہوں گے اور تجھ سے مدد و معاونت کے طلب گار ہوں گے۔ تو ان سے منفعت پائے گا مگر یاد رکھ کہ اللہ کی لامتناہی بڑی ہے آواز ہے اس سے ذکر و فکر کیا کر اور ان پر ایسے دم نہ کر کہ وہ اور تیرا اندیشہ تیرے حسن سلوک پر خوش رہے۔ درمیان خلق کے کم کو قبولیت اور شرف نصیب ہوگا۔

ہ: اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ہ آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے خمیہ اور تاکہ پر۔ تیرے دل میں جو کچھ پوشیدہ ہے اس کی بے شک اللہ کو سب خبر ہے تو خود اس بارے میں سوچ و چار کے ساتھ فیصلہ کر تجھے کیا کرنا ہے بے شک تیرے جائز و ناجائز کام پر پورے ہو جائیں گے مگر اللہ تجھے ہر بلہ وادعت سے آگاہ کرتا رہے گا کہ تو حق کی راہ سے بھٹک نہ جائے۔ اگر کسی کا فیصلہ تیرے پاس آئے تو اس میں منفعت نہیں، نہ کر و کسی ایک جانب لاؤ شکست کی ضرورت نہیں۔ اپنی نیت سے روز کرنا کر۔ امام جعفر رازنی فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو اپنی نیت کا ثمر مل جائے گا۔

ز: اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ز آیا ہے۔ یہ دلالت کرتا ہے ترک کرنے اور نظر انداز کر دینے پر۔ جس عمل اور فعل کے تو روپے ہے اسے چھوڑ دینا ہی تیرے حق میں بہتر ثابت ہوگا۔ اگر تو باز نہ آیا تو شرمندگی کے سوا تیرے ہاتھ جو کچھ نہیں آئے گا۔ بے شک اللہ سب جاننے والا ہے۔ اگر بیمار ہے تو اسے چاہئے کہ قصد و خیرات میں کثرت کرتا رہے اور خشوع و خضوع سے تو بے استغفار کیا کرے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ صاحب فال کی نیت اور اندیشہ میں شروع نہ ہونا چاہئے۔ ایسے کام سے پرہیز کرنا چاہئے۔

لا: اے صاحب فال! جان لے اور آگاہ ہو جا کہ تیری فال میں حرف ل آیا ہے۔ دلالت کرتا ہے خوشی اور کامیابی پر۔ تیرے دل میں جو کچھ نیت ہے وہ جلد ہی بنکام باری تعالیٰ مراد پائے گی۔ جو کچھ تو کرنا چاہتا ہے اس میں خوشی و مسرت کا حصول ہوگا۔ امام جعفر رازنی فرماتے ہیں کہ صاحب فال کو چاہئے کہ اس کی نیت سے روز کر کے کربلی مراد حاصل ہوگی۔ ☆ ☆ ☆

# اسرار کین فالنامہ

⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮
⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮	⋮

یہ فالنامہ امریکہ کی ایک قدیم انگریزی کتاب میں درج ہے۔  
افادیت عامہ کے لئے اسے اردو زبان میں ترجمہ کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔  
پروردگار عالم سے امداد کی دعا کے ساتھ یہ خلوص نیت اپنے مقصد کو ذہن  
میں رکھتے ہوئے درج شدہ ۱۶ خانوں میں سے کسی ایک خانہ پر انکھیں بند  
کر کے انگلی رکھ دیں پھر اس نتیجہ ذیل میں دی گئی تفصیلات میں دیکھیں۔

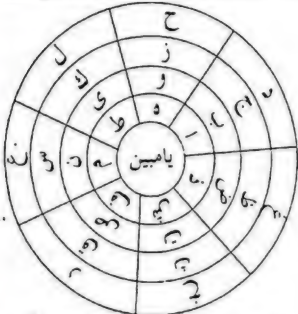
جو کچھ آپ کی خواہش ہیں مغرب پر آئیں گے۔  
اپنی تقدیر پر مہم کر۔  
فی الحال اس بارے میں ہر کوشش بیکار ہوگی۔  
ہوشیار رہیں ایک اچھا موقعہ آ رہا ہے۔  
جو آپ کو مل رہا ہے اس پر اپنی پوری توجہ کریں۔  
عبادت کے بعد خدا سے رجوع کریں۔  
اپنے دوستوں سے ہوشیار رہیں۔  
(نوٹ) ایک شخص دن میں صرف ایک بار فال نکالے۔

## نیکیاں

اپنی زندگی میں ہم جتنے دل راضی کر لیں، اتنے ہی ہماری قبر  
میں چراغ جلیں گے۔ ہماری نیکیاں ہمارے مزار روشن کرتی ہیں۔ سچی  
کی سخاوت اس کی اپنی قبر کا دیا ہے۔ ہماری اپنی صفات ہی ہمارے  
صرف کو خوشبودار بناتی ہیں۔ زندگی کے کام آنے والے چراغ زندگی  
میں ہی جلانے جاتے ہیں کوئی نیک ریاچان نہیں جانتی۔

آپ کی مراد آپ کے ایک دوست کے بغیر پوری نہیں ہو سکتی۔  
فال اچھی نہیں ہے۔  
اس خواہش کو ترک کر دو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔  
آپ کی مراد جلد پوری ہوگی۔  
آپ بھرپور کامیابی حاصل کریں گے۔

# فالنامہ حروف تہجیہ



قواعد جز سے یہ فالنامہ تعلق رکھتا ہے، اسٹاڈن اور بلنڈ پاپ حضرت  
نام خیر و شر اسی سے معلوم کیا کرتے ہیں لیکن معمولی استعداد والا بھی اگر  
شرائط ذیل کام لگا تو اپنے مدعا سے ضرور قریب ہوگا اور کار و شوار میں  
مددگار ثابت ہوگا۔

شرائط یہ ہیں۔

(۱) بغیر اہم اور شدید ضرورت کے نہ دیکھے۔

(۲) جسم بایں اور کان پاک ہو۔

(۳) با وضو صدق دل سے دو گنا نہ داخل اول پڑھے، ہر حرکت میں  
تین بار سل ہو لہ پڑھے۔ بعد میں بامبین یا غلیم یا قاضی سات  
سات بار مسم اللہ کے پڑھے اور آٹھ بند کر کے دائرہ میں کی طرف پراپنی  
کھلی انگلی رکھے۔

(۴) دو پہر سے پہلے ۱۲ بجے سمت مشرق میں، دو پہر کے بعد  
مغرب تک سمت مغرب اپنا منہ کر لے۔

(۵) رات کے وقت، وقت زوال، آمدنی زلزلے کے دن  
یا وقت کوئی حادثہ یا علامت کرو دھانے آجائے تو دوسرے وقت پر مسمی  
کر دے۔

(۶) کچھ خیرات و صدقات اسی وقت یا بعد میں فقراء و مساکین کو ضرور  
دے۔

(۷) جو اسے شریفہ ہر حرف کے سامنے لکھے ہیں ان کو اپنے نام  
کے اعداد میں شامل کر کے پڑھا کرے یقیناً کامیابی ہوگی، دوسرے عدم  
امدادی نہ کرے، وہ ہم دھک و گم ہستی عین بھنی ہے، کفر نام ہے شک و شبہ  
کو تو بہ کرے۔

(الف) اسے صاحب فال تیرا وقار و مرتبہ بلند ہے، دل فنی، ہمت  
بلند رکھ، مایوس نہ ہو کہ تیرے مجھے کام سب درست ہوں گے، دوسروں  
کے سہارے اور تو دل پر بھر رس نہ کرنا بتاؤ کام اپنے ہاتھ میں رکھو ۲۴ یوم کی  
مشکل اور بات ہے، پھر نصیب کھل جائے گا، باللہ، یا امداسے شریفہ کاہر  
روز صبح شام ذکر شروع کر دے، سستی دلا دے سے بچاؤ۔

(ب) اسے صاحب فال تیرا خیال بڑا ہے، کوئی کام شروع کرنا  
چاہتا ہے لیکن تیرا ساقی تھکے سے چھوٹ گیا ہے قسمت بہت اچھی ہے خدا  
تیری مدد کرے گا، دو ماہ کی سختی کچھ باقی ہے مال ذوال واداد، غربت  
و آرام صبح نصیب ہوگا، یا بائو (۲۱۳) یا بیدیع (۳۶) یا نابیط (۷۲)  
ہر روز شام پڑھ کے تو دیکھتے جاست اور جوت سے دن پاک رکھا کر۔

(ج) اسے صاحب فال تو اپنیوں سے دور ہو چکا ہے، ساتھیوں سے  
بچھڑ چکا ہے کا خراب ہو چکے ہیں لیکن استقلال رکھتے ہیں باوجود سے وقت  
موافق آ رہا ہے ہر مراد پوری ہوگی، پہلے کوئی دوست ٹھگے یا سناجسامع  
(۱۱۳) یا جلیلی (۷۳) یا خبوا (۱۳) یا خبوا (۲۰۶) ہر روز صبح و شام





# انوکھا فالنامہ

اب سے تقریباً ۳۰ سال پہلے کی بات ہے کہ شفیق صاحب طیب روحانی رسالہ ایٹ کرتے تھے اس میں ایک فالنامہ درج ہوا تھا جس کو بہت سچ مانا گیا تھا۔ اتفاق سے چند پیرایہ اوراق میرے سامنے ہیں۔ وہ فالنامہ درج کرتے ہوں۔

۱۱۳	۱۷۲	۲۳۲	۳۷۹
۱۵۱	۲۱۵	۳۲۳	۴۲۱
۲۴۱	۳۱۸	۴۱۵	۱۰۸
۳۵۹	۱۷۳	۳۳۳	۲۲۳
۴۸۱	۳۵۲	۴۱۲	۳۷۱
۲۱۹	۳۳۳	۴۱۳	۵۷
۳۷۵	۳۵۲	۳۷۶	۱۱۷
۱۶۶	۱۷۳	۹۹	۳۲۵
۲۰۲	۱۷۸	۳۱۵	۲۱۳

بادشاہی آنکھیں بند کر کے اس نقش پر انگلی رکھو۔ جس عدد پر انگلی پڑے وہ طالعہ کا نمبر لکھ دو اب اپنے نام کے عدد اس میں شامل کرو۔ اگر صبح سے ۱۲ بجے دن تک کا وقت ہے تو ۱۲ بجے سے شام تک کا وقت ہے تو ۱۲ بجے شام سے صبح تک کا وقت ہے تو ۱۱ بجے اور ۱۰ بجے کا وقت ہے تو ۹ بجے پر تقسیم کرو۔

بتایا کہ جہاں یہ ہے کہ اگر تقسیم سے کچھ نہ بچے تو تہہ پٹی ہوگی خانگی جھگڑے ایسی یونہی رہیں گے۔ عورت سے کوئی نفع نہ پچھے۔ یہ مہینہ اچھا گزرے گا۔

اگر ۸ باقی رہے اب اچھا وقت قریب ہے۔ سب کام درست ہو جائیں گے ایک دوست سے مدد ملے گی۔

اگر سات باقی رہیں تو سفر سے فائدہ کم ہوگا تاہم سفر کا اچھا ہے۔ کسی دوست نے نقصان پہنچایا ہے۔ بیماری میں پرہیز کرو۔ اگر ۶ باقی رہے تو تم نے دوسروں کے کہنے سے نقصان پایا۔ ورنہ اب تک کامیاب ہو جاتے۔ تاہم اب وقت اچھا آ رہا ہے۔ اگر ۵ باقی رہیں تو امتیاز کی ضرورت ہے۔ کسی پر اعتبار نہ کرو۔ یہ دوست نفاق میں ہیں۔ اگر ۴ باقی رہے تو بیماری سخت ہے مگر خاص خطرہ نہیں ہے دیر میں آرام ہوگا۔ علاج اور پرہیز کرو۔ اگر تین باقی رہے تو اس خیال کو ترک کرو اس میں نقصان ہے اور ذلت کا خطرہ ہے۔ اگر ۲ باقی رہے تو کامیابی ہوگی مگر تہہ پٹی نشاء سے کم تہہ پٹی ایک مخالف ہے اس کی مخالفت کا اثر پڑ رہا ہے۔ اپنے راز پوشیدہ رکھو اور تدبیر سے کام لو۔ اگر ایک باقی رہے تو کامیابی میں دیر نہیں ہے دوسرا خود تہہ پٹی اشتقاق ہے اچھا وقت قریب آ گیا ہے۔

## عورت کے باہر نکلنے کا ضابطہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

”عورتوں کے لئے (گھر سے) باہر نکلنے میں کوئی حصہ نہیں مگر بحالت مجبوری و اضطراری (اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ) عورتوں کے لئے راستوں میں (چلنے کا) کوئی حق نہیں سوائے کناروں کے یعنی بحالت مجبوری بھی نکلیں تو راستے کے چم میں نہ چلیں تا کہ مردوں سے اختلاط نہ ہو (طہرائی)

## فالنامہ علم الاعداد

ذیل کے نقشے پر صدق دل سے اپنے مطلب کو ذہن میں رکھتے ہوئے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی رکھیں۔ جس خانے پر انگلی رکھی جائے۔ اس میں جو اعداد درج ہوں ان اعداد میں اپنے نام کے اعداد جمع کروں۔

اگر فال کو ملے کا وقت صبح ۶ بجے سے ۱۲ بجے کا ہے تو اس میں ۲۷ کا اضافہ کر دیں۔ اگر ۱۲ بجے سے شام ۶ بجے تک کا وقت ہے تو ۲۳ کا اضافہ کریں اور اگر غروب سے صبح ۶ بجے تک کا وقت ہے تو ۱۰ کا اضافہ کر کے کل مجموعے کو نوے تقسیم کریں۔ تقسیم کے بعد جو عدد باقی رہے اس کی تفصیل مندرجہ ذیل نقشے میں ملاحظہ کریں۔

جس نقشے میں انگلی رکھنی ہے وہ یہ ہے۔

۱۰۸	۱۵۱	۲۱۵	۳۲۳	۴۲۱	۱۱۳	۱۷۲	۲۳۲	۳۷۹
۲۱۲	۳۷۱	۳۵۹	۱۷۳	۳۳۳	۲۲۳	۴۱۱	۳۱۸	۲۱۵
۳۵۲	۳۷۶	۱۱۷	۲۱۹	۳۳۳	۲۱۲	۵۷	۴۸۸	۲۵۲
۳۲۵	۱۷۸	۲۱۵	۲۱۳	۱۶۶	۱۷۳	۹۹	۳۲۵	۳۷۵

فالنامہ علم الاعداد کا نقشہ اگلا صفحہ پر ملاحظہ کریں۔



## فالنامہ علم الاعداد کی تفصیلات کا نقشہ

۱	اگر ایک بچے تو آپ کا کام بہت جلد ہونے والا ہے۔ مگر فی الحال وقت اچھا نہیں ہے اور موجودہ پریشانی بہت جلد ختم ہونے والی ہے۔ انشاء اللہ تقریباً آپ کی خواہش پوری ہو جائے گی۔ فی الحال صبر کرو۔
۲	اگر ۲ بچیں تو آپ کا کام بہت ہو جائے گا لیکن آپ کی مشاغل کے مطابق نہیں ہوگا۔ ایک شخص برا آپ کے کام میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ اس کی رکاوٹ کا کچھ اثر پڑے گا۔ اپنے راز کو لوگوں سے چھپائے رکھیں اور مخصوص معاملات میں کمی پھر دہرائیں۔
۳	اگر ۳ بچیں تو آپ کو مقصد میں کامیابی نہیں ملے گی۔ اس خیال کو ترک کر دو۔ اگر اس خیال کو دل سے نہیں نکالو گے تو رسوائی کا اندیشہ ہے۔
۴	اگر ۴ بچیں تو مرض بہت سخت ہے مگر زندگی بچ جائے گی۔ ابھی شکاکت کا دور چلے گا۔ صبر و ضبط کی ضرورت ہے۔
۵	اگر ۵ بچیں تو ہوشیاری سے کام لیں اور ہر کم ہمتی پر بھروسہ نہ کریں۔ ایک شخص جس پر آپ بھروسہ کرتے ہیں خاص طور سے آئینہ کا سامنے بات ہوگا۔ کسی سازش سے آپ کو کامیابی ملے گی۔
۶	اگر ۶ بچیں تو آپ نے دوسروں کی خاطر دکھ اٹھایا ہے۔ اگر آپ اپنی عقل سے چلتے تو یہ حالات نہ ہوتے۔ انشاء اللہ تقریباً اچھا وقت آنے والا ہے۔
۷	اگر ۷ بچیں تو سفر میں کم فائدہ ہوگا۔ لیکن سفر نہ کرنا اچھا نہیں ہے۔ آپ کے دوست آپ کو دشمنوں سے زیادہ نقصان پہنچا سکتے ہیں، بنیادی میں پر بھروسہ نہ کرو۔ بہت جلد اچھا وقت آنے والا ہے۔
۸	اگر ۸ بچیں تو وقت اچھا آگیا ہے۔ آپ کے دلی مقاصد پورے ہو جائیں گے۔ خوشیاں ملیں گی۔ تعلقات بحال ہوں گے ایک دوست سے آپ کو مدد ملے گی۔
۹	اگر ۹ بچیں تو آپ کی تبدیلی ہوگی۔ ناگہی جھٹکے بدستور باقی رہیں گے۔ افسران سے فائدہ ہوگا۔ آنے والا وقت اچھا ہے۔ اپنوں کی سازشوں پر نگاہ رکھیں۔

## فال نامہ رمل

یہ اللہ بعد نماز عشاء چالیس روز تک بارہ مرتبہ پڑھ کر اس نقش کو لکھ کر چالیس مرتبہ ہر روز آنے میں گولیاں بنا کر روز یا میں بھاؤ۔ نقش ہر روز نہ ڈال سکتے تو ایک ہفتے کے بعد کر کے ڈالنا ہے۔  
انشاء اللہ تعالیٰ اس مدت میں کوئی مشکل باقی نہ رہے گی۔  
خداے تعالیٰ اپنا کرہ فرمائے جو نقش حکیم معظم حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۸	۳	۳
۱	۵	۹
۶	۷	۲

### شکل دوم قبض الدراخل

اسے صاحب فال جو تہذیب کرنا ہے نہایت مبارک ہے کام تیرا بخوبی سرانجام پائے گا۔ سفر تیرے لئے یورپ کی طرف اچھا ہوگا اور حیوانات کی تجارت سے فائدہ ہوگا۔ ڈیڑ ماہ میں تجارت کا سیلاب ہوگی مگر تجھ کو جانے کا کام فقط پانچ سو فیصد کی دعوت دے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس دن ۔۔۔ اسم پاک یا غفر بنو گوشتین ہزار ایک سو چھیتر مرتبہ روزانہ اول و آخر سورہ بقرہ پڑھ کر پڑھتے اور یہ نقش پچاس مرتبہ روزانہ لکھ کر آنے میں گولیاں بنا کر روز یا میں ڈال۔  
وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۲	۱۳	۱
۲۱۲	۲۱۲	۲۱۲	۱۲
۲۱۲	۲۱۲	۲۱۲	۱۲
۳	۲۱۲	۹	۶
۲۱۲	۲۱۲	۲۱۲	۲۱۲
۱۰	۵	۱۳	۱۵
۲۱۲	۲۱۲	۲۱۲	۲۱۲
محقق یا غفر بنو			

مندرجہ ذیل فال نامہ رمل علم سے متعلق ہے جو اکثر بزرگان دین کے عمل میں رہا ہے اور اس کے لئے اکثر بائبلین نے اپنی بائبلوں میں اس کے صحیح ہونے کی نہایت معتبر افادہ میں تصدیق کی ہے۔  
طریقہ : تین کے وقت باطارت یا مقتدا کچھ تین تین مرتبہ سورہ الحمد شریف پڑھاؤ کل روزانہ شریف اور الحمد شریف پڑھ کر اپنے مقصد کو دل میں لے کر آئینوں بند کر کے آفت شبادت نقش ذیل پر رکھیں جس خانے پر آفت ہو اس کی عبارت فال کا جواب ہوگی۔

اگر آفت شبادت کسی گوشے پر آئے اور شہر ہو کسی خانے میں اس کا جواب حاصل کیا جائے تو ایسی حالت میں دوسری مرتبہ پھر نقل کر لیا جائے تاکہ شہر نہ رہے جب آفت واضح طور پر کسی خانے پر آجائے تب اسی خامت کو تلاش کر کے جواب حاصل کیا جائے۔  
نقش معظم یہ ہے۔

۸	۱۱	۳	۱
۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۱۳	۱۵

### خانہ اول لیماں

اسے صاحب فال یہ فال تیری نہایت مبارک ہے۔ سفر کرنے سے دولت مرتبہ و عزت پائے اور جو تیری مراد ہے سو اللہ تعالیٰ جلد برائے گا۔ فرزند یا شخص غائب سے ملاقات ہو۔ سردار یا رئیس جو پورہ کچاں رہتے ہیں ان سے مفاد ہو تجھے چاہئے کہ کام مبارک

## خانہ سوم قبض الخارج

اسے صاحب فال یہ فال نہایت محسوس ہے جو ارادہ رکھتا ہے اچھا نہیں ہے آج کل دشمنوں سے بچنا چاہئے۔ سترنگی اچھا ثابت نہ ہوگا۔ کسی مصیبت میں گرفتار ہونے کا اندیشہ ہے۔ اگر ہو سکے تو مشکل کو کچھ خیرات کیا کر اور درود شریف کثرت سے پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ اللہ رحمت کو دور کرے۔

## چہارم خانہ جماعت :

اسے صاحب فال یہ اوسط درجہ کی ہے بعض کاموں میں اچھی اور بعض میں بری ہے۔ اس لئے ہر کام بوشیاری سے کر۔ جو کام بقتل سے نکل گیا ہے۔ اس کی کوشش فصول ہے۔ البتہ بیمار کو جان کا خوف ہے۔ اگر سڑک نہ تو اچھا نہ ہوگا۔ قیدی عرصہ دراز تک معتقد رہے گا۔ ایک ماہ کا عرصہ سخت ہے۔ جو کچھ اسے کس امت میں اسے سنا سناں روزانہ ایک سو پچیس مرتبہ پڑھا کر اور اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ بھی پڑھا اور اس نقش کو روزانہ لکھ کر آٹے میں لپیٹ کر دریا میں ڈال۔

نقش یہ ہے۔

۴۸۶

۸	۱۱	۸۹	۱
۸۸	۷	۷	۱۲
۳	۹۱	۹	۶
۱۰	۱۵	۳	۹۰
بخق یا خنات			

## خانہ پنجم

اسے صاحب فال یہ مبارک فال ہے جو تیری مراد ہے وہ حاصل ہوگی اور بہت اچھی خبر سنے گا، مکان یا محلہ چنے لگی۔ مشوق اور زہد سے ملاقات ہوگی۔ اسم یا ذوق ہر روز تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) مرتبہ پڑھا کر اور یہ مندرجہ ذیل نقش پتھر یا (۲۰) ہر روز لکھ کر اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال۔ بعد چالیس یوم کے کنب سے مدد ہوگی۔

۴۸۶

۱۰	۲	۸
۳	۷	۹
۶	۱۱	۳
بخق یا ذوق		

## خانہ ششم عقد

اسے صاحب فال یہ فال اچھی نہیں غالباً تیری بیماری کا خطرہ ہے صدمہ دینا بہتر ہے۔ تیرا چور بھاگا یا چوری کیا ہو تو حاضر ہو۔ ستر سے مسافر ہوئے آئے۔ مگر یہ علاقہ آئے اور حائی کے بعد عرصہ میں تیری مراد حاصل ہوگی چاہے کہ بوقت شب پانی یا چاہے کہ کنارے غسل کرے۔ اچھے کپڑے پہنے، عطر لگائے اور اسم شریف یا وہاب ہزار مرتبہ معدود درود شریف سو سو مرتبہ اول و آخر پڑھ کر یا صبح کو بعد نماز فجر چور یا مرتبہ اس نقش کو زعفران اور چوب انار کے قلم سے لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال۔ بعد چالیس دن کے دیکھ کر اللہ پاک اپنی قدرت سے کیا دکھاتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۴۸۶

۷	۱	۷
۶	۵	۳
۶	۸	۴
بخق یا وہاب		

## خانہ ہفتم انکیر

اسے صاحب فال اگر تیری نیت بیمار کے اچھا ہونے کی ہے تو اچھا مشکل سے ہوگا اور قیدی عرصہ دراز تک گرفتار رہے گا۔ البتہ نکاح کرنا اچھا ہے۔ گم شدہ چیز دستیاب ہوگی، رواتوں کو بازار یا کوپے میں تنہا نہ پھرنا چاہئے۔ نقصان کا خوف ہے۔ خصوصاً ستر شنبہ چہار شنبہ کو احتیاط ضروری ہے۔ غائب شدہ ہے تو زندہ مگر سخت پریشان ہے۔ تھک چاہے کہ اسم یا غریب ۳۱۲۵ مرتبہ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ چالیس روز برابر پڑھا اور اس نقش کو ستر ہزار روز لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال۔ سب کام انشاء اللہ تعالیٰ بحسن و جاکم سے نقش معظم یہ ہے۔

۴۸۶

۳۲	۳۵	۲۰
۳۷	۳۹	۳۱
۳۸	۴۳	۳۶
بخق یا غریب		

## خانہ ہشتم حرمہ

اسے صاحب فال یہ فال بہت محسوس ہے۔ دشمن سے بھگڑنے کا خوف ہے ان دنوں احتیاط لازم ہے۔ غائب شخص سلامتی سے ملے کچھ مال کا نقصان ہوگا۔ پندرہ دن سخت ہیں۔ اگر اسم شریف یا ستر ۳۱۲۵ مرتبہ اور درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ روزانہ دریا میں لکھ کر پڑھے تو خوب ہے۔ اگر دریا ناسطے سے دھو چاہے کہ تھک چکے ہیں کسی چیز میں پانی رکھ کر اس پانی کو دریا تصور کر کے یہ اسم شریف تلاوت کرے اور ہر ہزار کے بعد اپنے دونوں ہاتھ اس پانی میں ڈبو کر من پڑھ لیا کرے۔ یہ نقش افسار مرتبہ روزانہ لکھ کر دریا میں ڈال دیا کرے۔

۴۸۶

۹	۲	۷
۴	۶	۸
۵	۱۰	۳
بخق یا خفی		

## خانہ نہم بیاض

اسے صاحب فال یہ فال نیک ہے جس مقام سے تجھے امید ہے کامیاب ہو۔ ہر ایک مشکل آسان ہو۔ شخص غائب جلد ہی واپس آئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دن دس میں مراد پوری ہوگی۔ البتہ کسی شے کی خرید و فروخت نقصان دہ ہے۔ تیرے لئے اچھا ہو کہ اسم یا غریب ہر روز ۳۱۲۵ مرتبہ تلاوت کرے۔ اس طرح کہ مکان تنہا یا مسجد میں بیٹھ کر اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ اور یہ نقش لکھ کر آٹے میں لپیٹ کر دریا میں ڈال دیا کرے۔ بہت ہی نفع ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۴۸۶

۵۵	۴۸	۵۳
۵۰	۵۲	۵۴
۵۱	۵۶	۴۹
بخق یا قیوم		

## خانہ دہم نعرۃ الخارج

اسے صاحب فال یہ فال نہایت مبارک ہے۔ کوئی بزرگ نئے گا۔ نکاح کرنا خوب ہے، اگر نیت نہایت حامد کے ہے تو اس کے فرزند نرینہ پیدا ہو۔ بیمار کو سخت ہو، مسافر سلامتی سے آئے تمام مقصد حاصل ہوں، حاکموں سے فائدہ ہو، شرکت تجارت ہو تو منفعت ہو، اگر کوئی مشکل درپیش ہو تو اسم یا ستر ۳۱۲۵ مرتبہ اور درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ اور یہ نقش ایک سو پچیس لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

۴۸۶

۵۷	۵۰	۵۷
۵۲	۵۳	۵۶
۵۳	۵۸	۵۱
بخق یا سلطان		

## خانہ یازدہم نعرۃ الاصل

اسے صاحب فال یہ فال بہت مبارک ہے خرید و فروخت اور سفر نیک۔ کل مقصد تیرے پورے ہوں گے۔ دوستوں کے پاس سے خوشی کی خبر آئے اور کسی قدیم دوست سے ملاقات ہو۔ تمام نیکیں آسان ہوں۔ اگر کوئی ضرورت درپیش ہو تو اسم شریف یا ستر ۳۱۲۵ مرتبہ اور درود شریف اول و آخر گیارہ گیارہ بار پڑھا کرے اور یہ نقش ایک سو اسی مرتبہ لکھ کر دریا میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

۴۸۶

۸	۱۱	۱۲۱	۱
۱۲۰	۲	۷	۱۲
۳	۱۲۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۲۲



## خانہ دوازدہم علیہ الخارج

اس صاحب فال یہ فال بخش ہے مگر بعض امور میں معدے مثلاً فرخت کرنا چار پائے کا دروغ کرنا دشمن کا۔ اگر واسطے قیدی کے نیت ہے تو اس کی رہائی بدشاری ہوگی۔ دشمنوں سے خوف و خطر ہے۔ واسطے حل مشکل و رہائی قیدی کے اسم شریف یا فتح ۳۱۲۵ مرتبہ بار بوقت صبح صادق کے یا نماز تہجد کے بعد مکان یا مسجد میں پڑھے درود شریف اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ ضرور پڑھے۔ چالیس دن میں یہ نقش چار سو اسی بار لکھ کر آئے میں گولیاں بنا کر دیار میں ڈالے۔

۷۸۶

۱۶۶	۱۵۹	۱۶۳
۱۶۱	۱۶۳	۱۶۵
۱۶۲	۱۶۷	۱۶۰
بخش یا فلاح		

## خانہ سیزدہم نفی

اس صاحب فال یہ فال بخش کام کے لئے اچھی ہے بعض کے لئے یہ دن ٹھس ہے۔ بیمار و قیدی نجات پائے۔ سخت یاب و دور مسافر سفر میں تکلیف پائے۔ گھر پر سلامتی و آسائش ہو۔ مقدمہ میں کامیابی ہو برائے حل مشکلات اسم شریف یا سلام بار بار پڑھ کر درود شریف گیارہ گیارہ بار اول و آخر حاصل مراد پڑھتا رہے اس نقش کو ۱۲۱ مرتبہ لکھ کر آئے میں گولیاں بنا کر دیار میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۱	۱۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۱۰
۶	۹	۱۱۳	۳
۱۱۲	۳	۵	۱۰
بخش یا سلام			

## خانہ چہارم علیہ الدارسل

اس صاحب فال یہ نجات مبارک فال ہے۔ حصول مال و جاہ و اتقان کے اور دروغ نیت نجات پائے۔ نکاح کرنا مبارک ہے شخص

## لوح نصرت (ایک عظیم نعمت)

معاشرتی پریشانیوں اور انتظام کے موجودہ نازک ترین دور میں ہر شخص مصائب اور مسائل کا شکار ہے، آمدنی کم اور اخراجات زیادہ، یہ گھر گھر کی کہانی ہے، طرح طرح کی بیماریاں نے بھی انسانوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ ایسے حالات میں ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے روزگار میں اضافہ ہو اور اس کے کاروبار میں ترقی ہو۔

ہاشمی روحانی مرکز نے خاص طور پر خاص اوقات میں ایک خاص لوح تیار کی ہے جو تمام مسائل اور مصائب سے انتظام اللہ نجات دلائے گی۔ جس شخص کے پاس یہ لوح ہوگی وہ نصرت خداوندی اور رحمت خداوندی کو اپنے دامن میں سینے میں کا سیاب ہو جائے گا۔ "لوح نصرت" ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ خاص طور پر خاص اوقات میں پائی کے کے پڑھائی جاتی ہے اور مالی مسائل حل کرنے میں تیر بہرب ثابت ہوتی ہے اس کی افادیت کی بنا پر اس کا یہ کچھ بھی وصول کیا جاسکتا ہے لیکن عوام کو فائدہ پہنچانے کے لئے اس کا یہ صرف گیارہ سو روپے رکھا گیا ہے۔ خواہش مند حضرات گیارہ سو روپے کا کسٹمی آرڈر کریں یا پھر ڈرافٹ بنوا کر بھجوائیں۔

مٹی آرڈر وائر کرنے کا پتہ

فیجر ہاشمی روحانی مرکز غلطہ ابوالعالی دیوبند، بونہ

ڈرافٹ اس نام سے بنوائیں

"ہاشمی روحانی مرکز"

اور ڈرافٹ اوپر والے پتے پر بھجوائیں، ڈرافٹ رجسٹری ڈاک سے بھجوائیں اور لکھ دیں کہ یہ رقم "لوح نصرت" کے لئے روانہ کی جارہی ہے۔ واضح رہے کہ "لوح نصرت" محدود ہیں۔ اپنا آرڈر جیسے میں تاخیر نہ کریں۔ ورنہ آرڈر کی تکمیل ممکن نہیں ہوگی۔

(فیجر)

کے لئے اسم شریف یا زخمن ۳۱۲۵ مرتبہ درود شریف سو سو مرتبہ ایک پبلک پریس میں مراد حاصل، درود دوسرا اٹھانوے ۹۸ نقش لکھ کر آئے میں گولیاں بنا کر دیار میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۲۷۸	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۲۷۷
۶	۹	۲۸۰	۳
۲۷۹	۳	۵	۱۰
بخش یا زخمن			



## ہر مشکل کے لئے

جو کوئی یہ چاہے کہ اس کی مشکل آسان ہو جائے تو وہ نماز فجر کے بعد چھ بار سورہ کوثر پڑھے۔ نماز ظہر کے بعد سات بار، نماز عصر کے بعد آٹھ بار، نماز مغرب کے بعد نو بار اور نماز عشاء کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مشکل حل ہو جائے گی۔ اگر کوئی اس طرح سورہ کوثر پڑھنے کا معمول بنالے تو بفضل باری تعالیٰ اس کی ہاوس میں بھی مشکل حاکم نہ ہوگی۔

\*\*\*\*\*

## اچھے سلوک کے لئے

جو کوئی ایسی جگہ یا ایسے شہر میں کسی کام کی فرس ہو گیا ہو جہاں اس کی کوئی واقفیت نہ ہو، وہاں پر انجان لوگوں سے اس کا واسطہ نہ ہو اسے چاہئے کہ وہ نماز ظہر کے بعد اٹھ مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی اس سے ملے گا اچھا سلوک کرے گا اور عزت و احترام سے پیش آئے گا۔



غائب سے خوشی کی خبرت اور جس کام کا اندیشہ ہے وہ پڑھائی حاصل ہو۔ جگہ کو چھ تکلیف ہو۔ گھر بچا متیرہ ہو۔

حصول مراد کے لئے یہ اسم یا فلاح ۳۱۲۱ بار پڑھتے اور تین روز میں ۳۱۲۱ نقش لکھ کر دیار میں ڈالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد از جلد مراد حاصل ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۳۲۱	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۳۲۰
۶	۹	۳۲۳	۳
۳۲۲	۳	۵	۱۰

## خانہ پانزدہم اجتماع

اس صاحب فال بخش اور کو نیک اور بعض خوشی سے انجام ہو حصول مراد کو وقت ہو۔ غریب و غارت و کار میں نفع ہو، نکاح کرنا بھی خوب ہے۔ مسافر فرود آئے۔ مریش کو یہ پتہ ہے۔ ہوا نام کی طرف سے امید حصول مال کی ہے بعد عرض ایک ماہ مراد حاصل ہے اور واسطے حل مشکلات و حصول مراد کے لئے اسم مبارک یا فلاح ۳۱۲۵ بار پڑھ کر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے اور یہ نقش پیچس لکھ کر آئے میں گولیاں بنا کر دیار میں ڈالے۔ اگر اسے اعتقاد کامل رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کام پوری ہوگی۔

۷۸۶

۱	۳۵	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۳۴
۶	۹	۳۷	۳
۳۶	۳	۵	۱۰
بخش یا فلاح			

## خانہ شانزدہم

اس صاحب فال یہ نجات مبارک فال ہے۔ کام کے واسطے خصوصاً دولت حاصل ہو۔ انجام کام کا نیک ہو واسطے حصول حل مشکل

# الہامی فالنامہ

یہ ایک الہامی فالنامہ ہے جس کا جواب مندرجہ ذیل ہے۔ یہ فال نامہ جو شرط ہے۔ ہر شخص اور ہر ملک و صاف ہو کر پائے اتفاق کے ساتھ ہر شخص  
بند کر کے اس جدول پر لکھی جائے۔ جس حرف پر لکھی جائے اس کو پندرہ بار پھر چار حرف چھوڑتے جائیں۔ پانچواں حرف لکھتے جائے۔ جب جدول ختم ہو جائے  
اور جو دو تین حرف باقی رہ جائیں ان کو جدول کے اول حرف میں مار کر اسی طرح پانچواں حرف لکھتے جائے۔ یہاں تک کہ اس حرف پر آجاء جس پر لکھی رہی  
تھی مگر یہ واضح رہے کہ ان حرف کو پہلے حرف پر ختم کر دے۔ اب ان تمام حرف کو گھر سے ترتیب دو آئیے عبارت بتائی۔ جس سے صاف تمہارے  
سال کا جواب لیا جائے گا جو نہایت صحیح ہوگا۔ آزمائش شرط ہے۔

س	ی	ا	ا	ن	ح	پ	ک	د
ح	س	ا	س	ا	ا	س	ا	ا
و	ل	س	ل	ل	ن	م	ا	م
ی	پ	ل	پ	خ	س	ک	م	ک
س	ے	ی	ی	ا	و	و	ن	ح
ا	ا	ن	ا	ی	ک	س	ف	ل
ت	ط	ع	ت	م	ا	ے	ح	م
ل	ک	ا	ع	د	ی	خ	م	پ
س	ح	ل	و	و	ا	ز	ک	ل
خ	ی	ر	ی	ی	ح	ا	ی	ح
ی	و	ن	ے	و	م	ح	م	خ
و	م	ے	ا	ا	ر	ف	س	م
ت	ی	ف	ت	و	پ	ح	ر	ر
س	ن	م	ق	س	ز	ح	ف	ی
ح	ی	ی	ن	ح	و	ن	ح	و
گ	ح	ح	ی	م	ا	ے	ن	ا

## اذان بت کدہ

طریقہ مضمون

ابوالخیاں  
فرخی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں  
نچے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

بھی ہمارے ملک میں بیٹے ہیں جو شیر ہر جیسے شاعروں کی شاعری کے  
بارے میں بہت غلط فہمی نظر آتی ہے۔ جب کہ ساری دنیا جانتی ہے کہ شیر  
ہر جس شاعر نے میں ہوتے ہیں وہ مشاعرہ آل انڈیا جیتا ہے اور اس  
مشاعرے کو بیڑے تک اہمیت دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن جمعہ کی صبح مجھ  
اس تک شمس کہنے لگا کہ یاد شیر ہر جب پڑتے ہیں تو مجھ کی صورت  
دیکھ کر کراہیت ہوتی ہے۔ انگ پڑنے کا انداز اتنا ہی غلط ہے۔ جس کا جج  
جو گویا اس وقت سڑک پر گئی اینٹ مو جو نہیں کی روڑ میں اس کے ضرور  
ماریا۔ اس کے بعد میں نے غور کیا تو مجھے اتنا ضرر محسوس ہوا  
کہ شیر ہر کے پڑنے کا انداز غلط نہ کی لیکن اس کو دیکھ کر نہ جانے کیوں  
کراہیت محسوس ہوتی ہے اور شریف لوگوں کو کتنا بخوار و آگاہی آ جاتی ہے۔  
ایک بہت سی محرم قسم کے انسان جو قتل و خرد کے اعتبار سے پٹنے کے  
نیم شریف لوگوں سے ایک ڈیڑا بھی حاصل کر چکے ہیں اور جنہیں  
شاعروں کو سمجھنے کی خاصی مہارت قدرت کی طرف سے عطا ہوئی ہے۔ وہ  
بھی ایک مرتبہ شاعر ہر ہے جسے شیر ہر نے اپنی زبان صرف ایک سی  
شعرا اچھا کیا۔

اُجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہے  
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

میں نے ان سے عرض کیا تو تمہاری زیادتی ہے کہ تم نے صرف  
ایک ہی شعر کو اچھا کیا۔ جب کہ ان کے سیکڑوں اشعار ایسے ہیں کہ جو کسی  
کے کبھی میں نہیں آتے پھر بھی لوگ نہیں ادا دیتے ہیں۔

وہ بولے۔ ہر خود ہر مشاعروں میں جو دوا دوا ہوتی ہے اس کا کوئی

۲۲ دسمبر ۲۰۰۵ء کے روزنامہ راشٹر یہ سہارا میں ایک مراسلہ شائع ہوا  
جو لکھا ہے ملک زادہ جاوید نے جوڑے ہیں نکل کر می ٹی وی میں۔ خدا ہی  
جانے ملک زادہ دیکھنے میں اور محسوس کرنے میں کیسے ہیں لیکن انہوں نے  
کی بات یہ ہے کہ وہ بہت زیادہ دراندیش نہیں لگتے۔ اگر وہ دراندیش  
ہوتے اور حکمت ملی اور سیاست لیڈران سے ان کا دور پرے کا بھی اگر  
واسطہ ہوتا تو وہ ایک شاعر کا مقصد بیان اور مقصد حیات سمجھتے ہیں۔ نہ  
کرتے اور انہیں تنقید کا نشانہ نہ بناتے۔ شیر ہر جیسے کسی اپنا ایک حلقہ  
ہمیت ہے۔ جس طرح اس دور کے سب سے زیادہ قتل زدہ انسان مسٹر  
تو گریا کا ایک حلقہ ہے اور جس طرح وہ مسٹر ڈی جینس و نیا بھر کے شریف  
لوگ مسٹر شام کو ہیں اور گالیاں دیتے ہیں ان کا بھی ایک حلقہ ہے اسی  
طرح ہمارے شیر ہر صاحب جو زندگی میں آج پڑے شاعر نہ بن سکے  
ان کا بھی ایک حلقہ ہے اور ان کی بھی تعریف و تہنات چہرہ اور سمجھو  
کے نیچے نہایت پابندی کے ساتھ ہوتی ہے اور ان کی بے گنی شاعری کو پسند  
کرنے والے ان کی تعریف خواہ خواہ کا نہ ہی طرح دکھانے لگتے ہیں اور  
ہمیں تمہیں کیا۔ اس دنیا میں ہزاروں انسان ایسے ہیں جو قاتلوں کو پسند  
کرتے ہیں، ہزاروں ایسے ہیں جو بیروں کو خزان عقیدت پیش کرتے ہیں  
ہزاروں ایسے ہیں جو بدکاروں کی تعریف و ثنا میں رطب اللسان رہتے  
ہیں اور ہزاروں ایسے بھی ہیں جو ان گھوڑوں کو دل کی گہرائی سے پسند کرتے  
ہیں جن کے سروں پر سنگ نہیں ہوتے اور اتفاق سے ان کے پچھلے حصے  
میں دم کی ٹپک نہیں ہوتی۔ آپ یقین کریں ایسے کاروں کو پسند کرنے والوں  
کی تعداد بھی ہمارے ملک میں اچھی خاصی ہے۔ اور اس طرح کے بے خوف



استارہ میں۔ وہ وہاں دو لوگ اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کے لئے بھی کرتے ہیں اگر۔ اور وہ لوگ کس کے لئے؟ تو دنیا کے لئے۔ کس کے لئے؟ اور وہاں سے نابلد ہیں اس لئے اپنی حماقت و جہالت پر پردہ ڈالنے کے لئے بھی لوگ داد دیتے ہیں اور مکر کر کے ان کو ثابت کرتے ہیں کہ وہ لفظ مکر کا مطلب سمجھتے ہیں۔ کیا سمجھتے؟

میں نے کہا۔ فی الحال تو میں کچھ نہیں سمجھا رہا ہوں مگر پلٹ کر آپ کی بات پر غور کروں گا۔ میری مشکل یہ ہے کہ جو بات میرے دل میں سمجھ نہیں آتی وہ اس کے خلاف خود کو بخود خود کا بھی دشمن بن جاتی ہے۔

ہاں۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ روزنامہ راشٹر سے سہارا میں ملک زادہ جواد صاحب کا مراسلہ شائع ہوا ہے۔ جس کی ابتدا اس شعر سے لگتی ہے۔

کتھی آسانی سے مشہور کیا ہے خود کو  
میں نے اپنے سے بڑے شخص کو گالی دی ہے

پلے ملک زادہ صاحب بات تو آپ کی سولہ آیت درست لیکن اس میں عیار ہے بشیر بدرا کا قصور کیا ہے۔ انہوں نے نہ جانے کتنے پلا تیل لئے۔ نہ جانے کتنے مشاعروں میں وہ دنمناے لیکن انہیں انفرادیت کی دوشیزہ و نصیب نہ ہوئی۔ خود کو ہیرے کے شاستری مگر میں لٹوار اور اپنے گھر والوں کی آبرو داؤ پر لگا کر بھی وہ مقبول نہ ہو سکے۔ وہ مسلمانوں میں مقبول ہوا نہیں جانتے تھے، مسلمانوں کی تعداد بھی کتنی ہے اور سچے کچے مسلمان تو کتنے ہیں جن میں اس امر کی کو قبولیت مل بھی جائے تو پھر بھی مگر کی سرفی وال برابر ہی رہتی ہے۔ وہ خود کو مقبول کرنا چاہتے تھے ان فرقہ پرستوں کی نظروں میں جو اگرچہ ہندوستان میں ہندو یا مسلمان کے برابر ہیں لیکن جن کی گھر سے گرجے بشیر بدرا جیسے لوگ دن و رات سناڑ ہو جاتے ہیں اور رات کے اندر میں میں منصوبہ بندی بھی کر کر رہتے ہیں ان کی آنکھ کا تار اپنے کے لئے انہوں نے ہیرے کے شاستری مگر میں خود کو براہ راست لٹوارا دار اپنے اہل خانہ کی ماموس بھی براہ کرا دی تاکہ یہ ان کی نظروں میں کہیں طرح محبوب ہو جائیں کیونکہ جب ان پر سب کچھ کر لینی تو انہوں نے اس وقت مسلمانوں ہی کے بارے میں اپنی زبان کو کھلی اور ان ہی کو تہذیب کا نشانہ بنایا۔ اور ان فرقہ پرستوں کی تعریف کی جنہوں نے ان کے پیسے ہر ہمتی کا تیل لگا کر گھنٹوں بالٹی کھنی۔ ہائے نفوس اتنی ساری قربانی دینے کے باوجود وہ فرقہ پرستوں کی آنکھ کا تار نہ بن سکے اور فرقہ پرستوں نے یہ بھی کہہ کر نظر انداز کر دیا کہ جو شخص اپنی قوم کو نہ ہوا و ہمارا کیا

ہوگا اس کے بعد ان کی شاعری کا رخ کچھ ایسا رہا کہ جس میں مسلمان ہی نشانہ بنے تھے اور فرقہ پرستوں کی وہ کھینچ کھینچا تھے۔ دراصل ان کو ان فرقہ پرستوں سے بہت امید تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ وہ بھی اسی طرح مشہور ہو جائیں جس طرح اس دنیا میں ہر وہ انسان مشہور ہو جاتا ہے جو مشہور ہونے کیلئے اپنا سب کچھ اپنا ایمان اپنا اپنی عقل و غریب سب کچھ داؤ پر لگا دے۔ دیکھا جائے بشیر بدرا کی کتنی قصوریں قصور اسی قوم کا ہے کہ جس نے ان کی شاعری کو کھنچا دیا۔ پلے اگر ان کی شاعری کو کھنچ کر مار دینے کے قابل بھی تھی تو بھی تو ہم مصلحت سے کام لینا چاہتے تھے۔ اس قوم نے ابوالکلام آزاد سے لے کر کریم جیسا گئے کے براہ راست نہیں کیا اگر ہم بشیر بدرا کو گھنچ کر لیتے اور ان کو بھی کی قابل ازاد مصلحت سمجھ لیتے تو ہمارے شاعر گرام نہ ہوتا اور شہرت و قبولیت کے پتھر میں اگر وہ گرہیں نہ کر بیٹھتا جوتانہ وہ کرنے پر مجبور ہے۔

بشیر بدرا کو معلوم ہے کہ اور ان پر اسکی مشہور ہو۔ ابوالجہل بدتر بنی آج تک اس کا نام زندہ ہے، مسلمان رشیدی پر نام نہ نہ لیکن شاہ سریشوں میں در جتا ہے۔ انہوں نے سوچا کہ جب بھی میری آگلی سے نہیں نکل رہا ہے تو ذہن کو ذرا سزا میں جا کر لیں۔ اب انہوں نے ذہن کو ذرا سزا میں جا کر کتنی بھی براہ کرنے کی جو کوشش کی ہے تو ہم مگر کتنی اور افراد کو اسلئے روانہ کرنے لگی۔ یہ ملک انہوں نے شہرت حاصل کرنے کیلئے اپنے بڑوں کو گالیاں دینی شروع کر دی ہیں لیکن اس سے انہیں نقد فائدہ یہ پہنچا ہے کہ وہ قوم جو یہ سمجھ رہی ہے کتنی کہ بشیر بدرا موت سے پہلے وفات پا چکا اس قوم کو یہ پتہ چل گیا کہ بشیر بدرا بھی بقید حیات ہیں اور وہ بھی تک پاڑ پٹیلے میں مصروف ہیں۔

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔  
"ایک بار پھر بشیر بدرا کے حالیہ بیان نے مسلمانوں کے جذبات کو بھروسہ کیا ہے اس سے نقل بھی موصوف نے لکھی بار مذہب اسلام پر ذک مارے ہیں۔"

مراسلہ نگار کے ہماری عرض ہے بشیر بدرا پر تنقید کے ڈھگرے برسانے سے پہلے خود اپنی عقل کی طرف بھی دیکھیں کہ وہ آپ سے کیسے کیسے کام کر رہی ہے اور وہ آپ کو کیسے کیسے مسائل میں الجھا رہی ہے۔ بشیر بدرا ہوں پاؤں اور حقوق اپنی خلقت اور جہالت سے کون غلط ہو سکتا ہے بقل فلسفہ۔ جہل گر وہ جہالت نہ گرد۔ ہمارا اپنی جگہ سے مل سکتا ہے لیکن کسی کی فطرت اور خلقت نہیں بدل سکتی۔ گدھے کو آپ جامعہ مدینہ

باقاعدہ داخل کرادیتے اور اس کی کمر پر انگریزی اور عربی کی کتابیں لاد دیتے لیکن وہ گدھا ہی رہے گا۔ لٹوارا ابوالکلام آزاد نہیں بن سکتا۔ کسی کے کو کسی ایسی درگاہ میں داخل کر دیتے جہاں گفتگو اور بات چیت کرنے کا ذہن سکھایا جاتا ہے اور جہاں یہ بات سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہو کسی سے ملاقات کرنے کا اس کا اپنی عقل و غریب سے کس طرح جینا چاہتا ہے اس کے بعد اس کے کو کسی ایسی شخص کے سامنے لے جا کر کھڑا کر دیتے جس نے کافی شہرت اور انگریزی نو پلٹی بھی رکھی ہو۔ یہ کتابیں لٹوارا زبان میں ہو سکتا شروع کر دے گا۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ اپنی بیوری کی کا فارغ التحصیل ہو کر بھی کتاب ہی ہے اور وہ صرف جھوٹکی ہی سکتا ہے۔ اس کے سے یہ امید کرنا کہ اردو سے معنی میں گفتگو کرے کا صرف نادانی ہے۔ بشیر بدرا جس خلقت کے انسان ہیں اور ان کا ذہان جس لحاظ سے انہوں نے اس سے ہم یہ امید نہیں کر سکتے کہ وہ مسلمانوں کے لئے کوئی ایسی زبان استعمال کرے کہ جس سے پھول برستے ہوں، انہوں نے ہم کے جڑ پر آم نہیں آتے اور گنبد کے درخت پر گلاب نہیں آگئے، جہاں بشیر بدرا جہاں پیدا ہی اس لئے ہوئے ہیں کہ مسلمانوں کے جذبات کو بھروسہ کریں انہیں اپنی تکلیف پہنچائیں۔ ان سے یہ امید کرنا کس طرح درست ہے کہ وہ مسلمانوں کی عزت افزائی کر سکیں۔ اور کوئی زبان ان سے نکالیں جسے وہ مسلمانوں کے لئے حوصلہ بخش دے۔ جب بھی وہ بولیں اپنی باری زبان میں بولیں گے اور ان کی مادری زبان یہاں سے اس سے بھی باختر ہیں۔ اب راز دک مارنے کی بات تو بھجوا رہے ہیں جیسے جانور غفلت کے ہوتے نہیں لیتے وہ تو ذک مارنے کی بات کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کی فطرت ہے۔ کچھ کو کتنی ہی اعلیٰ تربیت دے دیں اور سامنے کو آپ کتنی ہی مہذب و سوسائٹی میں مدینہ تک نکالیں لیکن انہیں جب بھی موقع ملے گا یہ ذک مارنے اور دھمکے سے باز نہیں آئیں گے تو پھر ہمارے مراسلہ نگار اس بات کی تمنا کیوں کرتے ہیں کہ بشیر بدرا جیسے لوگ ذک مارنے سے باز آجائیں اگر وہ بے چارے اپنی فطرت سے باز نہیں آجائیں تو خود کہتے وہ زندہ ہو سکیں گے؟

مراسلہ نگار لکھتے ہیں۔  
"بار بار تہذیب و بیان دے کر اہل اسلام کو نشانہ بنانا ان کی مذہب سے جو عقل اور پست ذہنیت کو بیا کر رہا ہے۔"

میں عرض کروں گا کہ بشیر بدرا اپنی پیدائش کے پہلے ہی دن سے دین اسلام سے نابلد ہیں ان سے ہم اس بات کی امید کیوں کریں کہ وہ دین اسلام کے قہیدے پڑھیں گے اور میں تو یہ بھی عرض کرنے سے باز نہیں

آؤں گا کہ دین اسلام ایک خوددار اور غیر متذہب ہے۔ یہ مذہب ایسے ایسے لوگوں کو خود متنبہں لگا دے۔ اس مذہب کے چاہنے والے اس دنیا میں کھر ہیں اور بشیر بدرا جیسے لوگوں کو کیوں متذہب لگائے؟ دوسری بات یہ ہے کہ آج تک کسی تقریب میں بشیر بدرا نے خود کو مسلمان نہیں بتایا ہے وہ صرف ہم سے مسلمان سمجھے جاتے ہیں ان کی عقل بھی مسلمانوں جی نہیں ہے تو پھر مسلمان ہونے والے کیوں ہیں کہ وہ ان کو مسلمان سمجھیں اور جب وہ مسلمان نہیں ہیں تو پھر ان سے یہ توقع کرنا کہ وہ اسلام کے گمن گاہیں گے کہاں کی دانش مندی ہے۔ رہی پس ذہنیت کی بات تو اور بھی بہت سے شاعر ہیں جسے کہ وہ بھی اپنی پست ذہنیت کو بیا کر رہتے ہیں ان کے خلاف ادویا کیوں نہیں کیا جاتا۔ ان کے خلاف مراسلے بازی کیوں نہیں ہوتی ان کے پتے کیوں نہیں چائے جاتے۔ ان کے خلاف شرشل کیوں نہیں ہوتا۔ اس ملک میں پست ذہنیت کو لوں کی کتنی نہیں ہے اور وہ سب جہنم و آہم سے زندگی گزار رہے ہیں۔ اگر بشیر بدرا نے کتنی اپنی پست ذہنیت کا مظاہرہ کر دیا ہوتا اس کی کوئی قیامت آگئی کہ ہر طرف صفا نام پیچہ مٹی اور ہر طرف بیان بازی کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔ جب بیان دینے والے سبھی لوگ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ بشیر بدرا صرف مرد شہری کے اعتبار سے مسلمان ہیں۔ انہوں نے زندگی میں اپنی زبان سے ایک بار بھی خود کو مسلمان نہیں بتایا ہے اور ان کے دوسرا کھریک انہیں ہے۔ ایسے لوگ اگر اسلام کے خلاف کوئی بیان دے بھی دیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ مسلمان رشیدی نے انسان ہوتے ہوئے کیا باتوں کی طرح بھوں بھوں کی تو اسلام کا کیا سمجھا گیا۔ ہاں اتنا اعزاز ضرور ہو گیا کہ انسانوں میں کچھ ایسی پیدا ہو جاتے ہیں جو جسامت کے اعتبار سے آدمی ہی لگتے ہیں لیکن جو عقل کے اعتبار سے گدھے، اول کے اعتبار سے نڈلے اور زبان کے اعتبار سے گدھے ہوتے ہیں ان کی بھوں بھوں سے سناڑ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لوگ خود ہی ذہنیت کو دیتے ہیں کہ وہ کتنی مندگی میں ہیں۔ اسلام ایسے لوگوں کو خود بھی اپنے قابل نہیں سمجھتا پھر ان کی کسی بات پر دوا دی کر کے ان کی کیا ضرورت ہے۔ ہمارے لوگوں کے ہر محلے میں ایسے بہت سے دن دے چھپے ہیں گھومنا اور سرگشت کرنا شروع کر دیتے ہیں جو ہر شریف آدمی کو دیکھ کر بھونکا اپنا فرض سمجھتے ہیں لیکن ہم نے آج تک کسی بھی انسان کو ان کے خلاف احتجاج کرنے سے نہیں دیکھا۔ پھر بشیر بدرا جیسے لوگوں کی کسی ایسی بات کا ٹولنا یا ٹھٹھانے سے ان کی اپنی فطرت کی فحاشی ہوتی ہے عقل مندی کی اور انسانیت تو نازی کی کوئی

تسم ہے؟

مراسلہ نگار فرماتے ہیں۔

”وہ مسلم پرسنل لا اور اردو رسالہ الخلیفہ کو تبدیل کرنے کی ہامی میں وکالت کر چکے ہیں۔“

اس کے کیا فرق پڑتا ہے اردو زبان کے ذریعہ بشیر بدیع بلاشبہ اپنا سیدھا کرتے ہیں اور اپنے گھر کا چلچلا جاتے ہیں اپنی بیوی بچوں کے مسائل حل کرتے ہیں۔ اردو زبان کا ہمارا لے کر وہ دن تیل اور کھجی چیزوں سے تنفس ہیں لیکن وہ اردو زبان کے پردہ پر اٹھ نہیں ہیں کہ جس طرح چاہیں اردو زبان کی درگت بنائیں۔ اردو زبان کا اپنا ایک وجود ہے اس کا اپنا ایک وقار ہے، اردو زبان بشیر بدیع شاعروں کے کسی بیان سے اپنا بائیں کھونے والی نہیں ہے۔ ایسے ایشیر بدیع نہ جانے کتنے ابھرے اور آج ان کا نام تک کوئی لینے والا نہیں ہے ان کی قبروں تک کے نشان مٹ چکے ہیں اور اردو زبان بفضل خداجوں کے توں زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گی۔ بشیر بدیع شاعروں کا خود اپنا نام اخلا بدل جائے گا وہ خود فنا ہو جائیں گے لیکن اردو زبان کا کچھ گھسنے والا نہیں ہے۔ اب رہی مسلم پرسنل لا کو بدلنے کی بات تو وہ تو بائیں ایسا ہی جیسے کوئی آج بڑے حقوے کی کوئی کوشش کرے اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کے اسے تحقوک کی بجائیں اسی کے منہ پر آکر گر کر پڑے گا، آسمان کا کیا بکڑتا ہے، بعض لوگ جو آئینوں کی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے چہرے پر اسے بہت سارے داغ رکھتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر اتنے خاصے ذہن آدمی کو بھی اٹھائی آجانی ہے۔ یہ لوگ اپنے چہرے کے سڑے ہوئے داغوں کو قلم نہیں کر سکتے اسلئے تو آئینوں کے خلاف ہی عمل غیازہ کرنے لگتے ہیں۔ ذرا سوچیں اس طرح کے شور وغل سے آئینوں کا کیا بکڑتا ہے۔ ان کی آج وہاب پر کیا فرق پڑتا ہے؟ بشیر بدیع جیسے لوگ کہ مسلم پرسنل لا میں تبدیلی کی بات کریں یا مسلم پرسنل لا کے خلاف میں اچھل کود کرتے دکھائی دیں تو اس میں مسلم پرسنل لا کا کیا بکڑتا ہے اس کی آبرور اس کی عظمت میں کیا کمی آتی ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہوتا ہے کہ غل غل غل غل چانے والے لوگ ارباب بائیں کی آکھ کا تار بن جاتے ہیں اور ارباب بائیں ایسے ایسے لوگوں کو کوہ لینے کی بات شروع کر دیتے ہیں۔ بشیر بدیع نے اگر اسی طرح کی منفعت کی خاطر کچھ ایسا مذاہب کا دیا ہے تو شریعت یا اردو کا کچھ نہیں بکڑے گا البتہ بشیر بدیع فرقہ پرست کے بھڑے مردن جیسے گمراہوں کے اردان کے چرچے اسی طرح بعض گلیوں اور کچوں میں ہونے لگتے ہیں جس طرح کے چرچے

سکندر بخت اور عبدالکریم چھاگا کے ہوا کرتے تھے اگر ایسا بھی ہے تب بھی ہمیں خوش ہونا چاہیے کہ ہمارا شاعر دونوں طرف سے لوٹ مار کر رہا ہے وہ اردو کے نام پر اردو والوں سے پخت لے رہا ہے اور مسلم پرسنل لا کے نام پر وہ اہل ہندو سے اپنا ہمتہ وصول کر رہا ہے۔ وہ بشیر بدیع نام رکھ کر اہل اسلام کے سامنے جھولی پھیلائے کھڑا ہے اور مسلم پرسنل لا کی تہذیب کی بات کر کے وہ اپنا تختہ نام فہرست غریب بنائیں سے وصول کر رہا ہے۔ اسی کو کہتے ہیں حکمت عملی اور اس کا نام الفت کی مجبوریوں کی حساب سے دہلی پالیسی بھی ہے لیکن چونکہ ہمارا بنانا ہے اس لئے دہلی پالیسی کو نظر انداز کر کے صرف حکمت عملی کی بات ہمیں کرنی چاہئے اور ہمیں ہر حال میں اپنے شاعر کی عزت کرنی چاہئے۔ کچھ بھی کہیں جب وہ میر کے شاعر بن گئیں لے تھے۔ ہر طرف اس لئے کہ ان کا نام بشیر بدیع تھا۔ اگر وہ اپنا نام بدلنے کے مطابق شری و دستور رکھ لیتے تو کسی کی مخالفت بھی انہیں اور ان کے بیوی بچوں کو کچھ نہ تھا۔ انہوں نے اندر کی دیواروں پر خواہرام اور کرشن کی تصویر لگا رکھی ہوں لیکن جب ان کے گھر کے دروازے پر ”ہذا بیعتی فضل زینتی“ لکھا ہوا ہے تو ہمیں انہیں عزت دینی چاہئے اور ان کی اس طرح کی حرکتیں اس لئے بڑا شرم کر لینا چاہئے کہ ہمارے نام کے مسلم بھائی کی جب گرم ہو رہی ہے اور بدنامی کے راستوں سے اس کو کن چاہی شہرت حاصل ہو رہی ہے۔

مراسلہ نگار نے بشیر بدیع کا یہ جملہ بھی نقل کیا ہے۔

”میں پیغمبروں سے لے کر شیطان تک بھی مشہور شخصیات کی نقل کر سکتا ہوں۔“

پیغمبروں کی نقل کا کوئی تو پیغمبروں نے خلیفہ کیا ہے اور یہ ان کے کسی کی بات نہیں ہے وہ پیغمبروں کی نقل بائیں طور پر تو کیا کرتے ان سے تو ظاہری طور پر بھی پیغمبروں کی نقل نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ ظاہری طور پر نقل کرتے تو کم سے کم ان کے چہرے پر ایک عدد ڈال دینا ضرور ہو۔ دنیا جانتی ہے کہ کوئی بھی پیغمبر اس دنیا میں ایسا ہو نہیں سکتا، ہوا جس کے چہرے پر ڈال دینا نہ ہو۔ البتہ جہاں تک شیطان کی نقل کرنے والی بات ہے تو اس میں انہوں نے سونی صدمہ بولا ہے۔ وہ شیطان کی نقل کرنے میں یکے نے زمانہ بھی اگر خود کو نہیں تو کسی متعلیٰ منہ کو ان کی مخالفت کا قن نہیں ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہاں بشیر بدیع صاحب نے کس قسم سے کام لیا ہے۔ وہ شیطان کی نقل کیا کریں گے شیطان تو خدا ان کی نقل کر کے اپنا بھرم بنائے ہوئے ہے۔ جی ہاں بشیر بدیع اس معاملے میں ان کی شہرہ و آفاق آدیسوں میں شامل ہیں

جن کے بارے میں اس طرح کے ناچانے نے کیا تھا۔

ہم کو آتی ہے فنی حضرت انسان پر فعل بد تو خود کرے لعنت کرے شیطان پر

بشیر بدیع کا دعویٰ کہ وہ شیطان کی نقل کرتے ہیں شیطان کا قد گھٹانے کے برابر ہے۔ بات اگر شیطان کو گراں گزرتی تو نہ جانے بشیر بدیع کے خلاف کونساں بنگلہ شروع ہوجائے گا کیونکہ کوئی بھی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے چیلے اس سے آگے بڑھنے کی بات کریں لیکن شیطان غالباً پرانیس لاکھ گنا شیطان جوگر بشیر بدیع جیسے انسانوں سے کچھ ہیں ان کا وہ خود بھی ”عزف ہے اور وہ خود بھی ایسے لوگوں کی قدر کرتا ہے جو مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو کر اسلام کے خلاف سازشیں کرتے ہیں اور فرقہ پرستوں کو خوش رکھنے کے لئے اپنے پڑے انا کر کا چل کر پھرتے ہیں۔

مراسلہ نگار نے ایک حقیقت سے اور بھی پردہ ہٹا دیا ہے۔ وہ کہ۔  
”وہ ایک ایسی سیاسی پارٹی کے رکن ہیں جس نے نجات کے مسلمانوں پر آزادی کے بجائے ہی نشانہ سادھا دیا ہے۔“  
کاش مراسلہ نگار نے ہوش سے کام لیا ہوتا تو ایک شاعر کی اصلی زندگی یہ وہ پردہ ہٹانے کی حرکت نہ کرتے۔ ایک مراسلہ نگار نے مشہور زمانہ طلسماں و دنیا یونیون کا یہ شعر بھی سننا۔

پردے میں رہنے دو پردہ نہ ہٹاؤ  
پردہ جو ہٹ گیا تو مجھ کھل جائے گا

اور اب انہوں نے مجھ کھل دی ہے دیا ہے یا دوسری زبان میں یوں کہنے کے جب انہوں نے بیچ چور ہے کہ بھانے کا کھڑو دیا ہے تو بھرا بکے اور سننے کو باقی ہی کیا رہ گیا ہے۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ بشیر بدیع شاعر کم اور سیاسی زیادہ ہیں اور فرقہ پرستوں میں بذریعہ شاعری نہیں بلکہ بذریعہ سیاست اپنا مقام بنائے ہوئے ہیں اور ایسی پارٹی کے ممبر بھی ہیں جس کا مقصد حیات میں مسلمانوں کو اور ان کے مذہب کی مخالفت کرنا ہے تو پھر بشیر بدیع کو یہ قدر ہی سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ بشیر بدیع کی صحبت ہی غلط ہے اور ان کا دشمنی دشمنانہ جب ان لوگوں کے ساتھ ہے جو مسلمانوں کو گالی دینا چاہتے مذہب کا ایک حصہ تھمتے ہیں اور جن کے اپنے مذہب کے ساتھ بھی پالیسی یہ ہے کہ منہ پر رام بنائیں میں چھری تو پھر بشیر بدیع کی سدرے سے دھتکے ہیں بشیر بدیع کوئی کول کا پھول نہیں ہیں جو کچھ کچھ میں ہی صاف شفاف دہتا ہے یہ تو ایک انسان ہیں اور انسان بھی ایسے کہ جس کی تربیت قطعاً غیر اسلامی

ہے جو انسان غریبوں میں پیدا ہوا ہو اور غریبوں کی ہی میں پروان چڑھا ہوا اس سے اپنا نیت کی توقع کرنا ہی فضول ہے۔ بشیر بدیع جب کی فرقہ پرست پارٹی کے رکن ہیں تو ان کے زبان سے اسلام کیلئے نہیں نہیں بھڑکتے اور پھول بھڑکتے ہیں کیسے اگر اندر پھول ہوں گے تو تب ہی تو پھول باہر آئیں گے۔ جس انسان کے جسم میں کانٹے بھرے ہوئے ہیں وہ جب بھی کرتے کرے گا کانٹے ہی منہ سے برآمد ہوں گے۔ بشیر بدیع لوگ دراصل اپنے نام کی وجہ سے زیادہ بدنام ہیں۔ اگر یہ اپنا نام بدل کر سونج کلا یا بیتارام جیسا کوئی نام رکھ لیں تو پھر سارا مسئلہ ہی حل ہوجائے۔ کیونکہ بشیر بدیع خود کو فرقہ پرستوں سے الگ نہیں کر سکتے خواہ وہ دین اسلام سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے الگ ہو جائے پسند کریں گے کیونکہ دین اسلام امر نے کے بعد جنت کا وعدہ کرتا ہے یعنی انسان کے اعمال اگر اچھے ہوتے تو مرنے کے بعد اس کو جنت ملے گی، خود انہوں عطا ہوں گے، شراب پیو نہ سیرا کرے گی اور پھر کیلئے بات و مردان کے بنے ہوئے گل عطا ہوں گے اور فرقہ پرست پارٹیاں اپنے ممبروں کو بائیں میں ممبروں کو جو اسلام پیسے مذہب سے چھینا چھین کر ان کی کیا میں پیسے ہوں اسی زندگی میں بائیں نقد ساز و سامان عطا کرتی ہے۔ خود ہی اور انان ہر طرح کے لپاس بھی بشیر بدیع لوگوں کو بخشے جاتے ہیں شراب پیو نہ کی غرض اسی سہی، بشیر بدیع جیسے لوگوں کو کچھ شام پلائی جاتی ہے اس کے علاوہ بھی نہ جانے کیا کیا انہیں نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے بشیر بدیع جیسے لوگ اس کو دور اندیشی سمجھنے کی آج کی سوچی ہوئی روٹی کل کے پرائے سے ابھی ہے آج کی کالے رنگ کی ابرہہ راکھ کی اس حور سے لاکھوڑے بھرے جس کا صرف وعدہ ہے اور وعدہ کا کیا بھروسہ؟ اور اگر بھروسہ کر بھی لیں تو ان کے اعمال اس لائق نہیں ہیں کہ جنت کی حوریں عطا ہوں۔ دین اسلام کے دعوے تو جب ہی پورے ہوں گے جب مسلمان کی نیت بھی صحیح ہوگی فکر بھی صحیح عمل بھی صحیح ہوگا اور ان میں بھی ٹھیک ہو۔ جب کہ فرقہ پرستوں سے بہر صورت ملتا ہے۔ بلکہ یہاں ان لوگوں کو زیادہ ملتا ہے جن کی نیت بھی خراب ہو جن کے اعمال ہی سڑے ہوئے ہوں جن کی زبان بھی غلط ہو اور جن کی سوچ فکر بھی جاوڑوں کی سوچ فکر جیسی ہو تو چنانچہ آپ دیکھ لیں تو گڑا جیسے لوگوں کی جائیداد خوب بن رہی ہیں، لوگ انہیں دول پر اٹھائے پھر رہے ہیں ایسے لوگوں کو کچھ کر ہی بشیر بدیع جیسے لوگوں کو لا جاتا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ لاکھ کی کتنی ہی بلایا ہے۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ بشیر بدیع جیسے لوگوں کے خلاف مرا لے کئے وقت ان ہے جاوڑوں کی



## کل امر مرہون بواقا تھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

### ۲۰۰۶ء کے بہترین اوقات عملیات

دو افراد میں جدلی، اتفاق، عداوت، طلاق، بیارکہ، ناخیرہ، محس، افعال کے جائز و ناجائز اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد سیاروں کا محس ستاروں کا محس۔

#### ترغیب (ع)

یہ نظر محس اعتراف ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر ہی میں نمبر ایک متبادل کم ہے۔ تمام محس افعال کے جائز ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے بخشی کا احتیال ہوتا ہے۔

#### قرآن (ق)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، محس ستاروں کا محس قرآن ہوتا ہے۔

سعد کو اکب: قمر عطارد زہرہ اور مشتری ہیں۔

محس کو اکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹیشنرز نام کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا نقادانہ وقت مع تقویر کے مقامی وقت نکالا جا سکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے سن اتفاق ہیں۔ آخری نظرات کا عرصہ دیکھئے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے اور ایک گھنٹہ بعد چاندیہ علم نجوم کے مطابق جنتری ہذا میں اہم کو اکب محس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، عمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دینے چاہئے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرور نمک نشین حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہو کر رات کے ۱۲ بجے تک اور فجر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۲۴ بجے تک گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے (دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو گنا گنا گیا ہے۔

نوٹ: قمرات، مائین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی محس ہوں گے۔

حضور نور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرہون بواقا تھا۔ تمام امور اسے اوقات کے مرہون ہیں۔ مرقومہ پاک کے بعد کی چن، چرائی کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام اوقات صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متاثر ہونے کے اوقات کو مناسب افعال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہذا بعد از بسیر تحقیق و تدقیق ۲۰۰۶ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کو اکب کا استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہو سکیں۔

#### نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم نجوم کے انچھو اوقات میں انہیں کوئی نظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

#### مثبت (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوقتی، فاصلہ ۱۰۰ درجہ کی نظر سے بغض و عداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد و رتی وغیرہ سعد افعال کے جائز تو جلد ہی کامیابی لاتے ہیں۔

#### تسکین (س)

یہ نظر سعد اعتراف ہوتی ہے۔ نیم دوقتی اور فاصلہ ۲۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے مثبت ہے کہ مریخ پر ہے۔ سعد بنیادی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

#### مقابلہ

یہ نظر محس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے۔ فاصلہ ۱۸ درجہ جنگ و جدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر مراد ستاروں کی منسوبیت میں پائی جاتی ہے۔

صورت بنا کر شعر پڑھتا ہے جو اس انداز سے پڑھنے کا مگر بھی جانتا ہے جو انداز انہوں سے مستعار لیا جاتا ہے۔ جو شعر صرف یہ پابندی وقت کے ساتھ اپنی ذرا محس کرنا ہے اور ان فرق پرستوں کی خوشنودی کے لئے ایک سال میں ایک ہزار مرتبہ دین اسلام کا نفاذ آتا ہے جو اپنی زندگی بھی نہ نماز کا قابل رہا نہ کسی اور عبادت کا جو اپنی دینی زبان میں شیطان کی نقل کرنے کا دعویدار ہے علم اس کی عقلی پوزیشن کو کیا اور کیوں ظاہر کریں۔ جو شخص خود کو مسلمان کہتا ہو خود وہ مسلمان نہ ہوا اس کے بارے میں تو علم کو کچھ کہنے کا حق ہے لیکن جو شخص خود کو مسلمان ہی نہ کہتا ہو اس کے بارے میں فتوے اور مسئلہ اچھالنے سے کیا فائدہ ہے۔ یہ دنیا قرار ہی مجرم کے بارے میں ہو گا اور شہادتوں کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔ بشیر بدر کی اصل خوبی یہی ہے کہ وہ قرار ہی مجرم ہیں اور قرار ہی مجرم ہے کہ وہ مردوں کو بہت کی رشتوں سے پہنچاتا ہے۔ اگر ہم اس خوبی پر نظر رکھیں تو بشیر بدر جیسے کچھ بھی دیکھتے ہیں کسی شخص کرنے میں مدد محسوس ہوں گے۔

ہماری مراسلہ نگار سے اتفاق ہے کہ مسلمان رشتی ہوں یا بشیر بدر یا کوئی اور یہ سب لوگوں کی نظروں میں آنے کے لئے قابلہ زبان کھاتے ہیں اور وہ کرار اور کرتے ہیں جو سرس کے خلاف دینی جو کرار کرتے ہیں۔ ان کی مجبوریوں کو سمجھیں اور ان پر رحم کھائیں، ایسے لوگ مرے ہی مختلف قسم کی گھنٹائیوں سے دوچار ہوتے ہیں۔ کم سے کم انہیں اس دنیا کی حد تک تو اچھلنے دیجئے۔

خدا ہی جانے یہ فریج ہے یا ناخیرہ لیکن غیر معتبر ذرائع سے ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ بشیر بدر کی کچھ حرکتوں سے متاثر ہو کر کچھ بندوں نے ایک عالمی اجلاس ہندوؤں کا طلب کیا ہے اور اس میں سلسلہ پر فور سے گاہ کے شاعر لوگ ہماری حیثیت غریبی کیوں قسم کر رہے ہیں۔ نقل کا غیر معیاری قسم اچھل کر وہ ہمارے دوستوں کو ہراساں کرنا جو ہمارا آبائی ورثہ ہے، اس ورثہ کو جب کوئی ہم سے جھینے کی کوشش کرتا ہے تو ہمیں اس کی انسانیت پر شہ ہوتا ہے۔ ہمیں ایسے لوگوں کے خلاف احتجاج کرنا چاہئے اور ان کے خلاف ان کی زندگی میں کوئی مرثیہ لکھنا چاہئے۔ ممکن ہے کہ غیر غلط ہو لیکن یہ فریج ہے کہ بشیر بدر شاعروں میں اپنا اثر جو پہلے سے بے اثر تھا بالکل ہی کھو بیٹھتا ہے۔ (باز زندہ محبت باقی)

مجبوری بھی سمجھیں ان کی شاعری ایسی نہیں ہے جس کی بدولت یہ شاہ سرخوں میں رو سکیں۔ ان کے افعال بھی ایسے نہیں ہیں جن کی وجہ سے انہیں جو سر اور شراب بطور عطا ہو سکے۔ اس لئے یہ خود کو مشہور و مقبول کرنے کے لئے دین اسلام کی توہین کر بیٹھے ہیں اس گناہ کے ارتکاب سے یہ شاہ مریدوں میں بھی آجاتے ہیں اور انہیں کچھ جو سر بھی عطا ہو جاتی ہیں اور کچھ غلامی بھی۔ اور وہ شراب پئے کہتے ہیں انگریز کی بیٹی وہ تو ان کو منکوں میں بھر بیٹھتی ہے اور ہر جگہ تو یہ ہے کہ دین اسلام کا ایسے لوگوں کی حرکتوں یا قزموں سے ٹکھائی کیا ہے۔ ہاں کو دیکھ کر کہے جھوکتے ہیں اس میں ہانسی کا کیا محسوس جاتا ہے ہاں دیکھنے والوں کے یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ کتا کہتے ہیں اور اس کی اصلیت کیا ہے کتا انہیں بھوکے کا تو اپنے وجود سے لوگوں کو کیسے خوار کرے گا اسی طرح کچھ شاعر کچھ لڑے، کچھ خلیا کو اس قسم کے صدمہ زدہ لوگ دو وقت دو قباہے و جدی خلاف دینی کرنے کے لئے انسان ہو کر بھی کتے کی تقلید کرنے کی غرض سے بھوکتے رہتے ہیں۔

کیونکہ ان کی مادری زبان ہی کچھ ایسی ہے کہ جب وہ بولتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ بھوک رہے ہوں اور چونکہ ہمارے بشیر بدر کا بیٹا مراد ایسے ہی لوگوں کے ساتھ ہے تو ان کی زبان بھی گندی ہو گئی ہے۔ یہ بھی اب جب بولتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بھوک رہے ہوں۔ اب یہ تو ایک زبان کی مجبوری ہے اس میں بشیر بدر کا کیا قصور؟ جیسا کہ ہوگا ایسی ہی زبان ہوگی اور جب زبان گندی ہو جائے گی تو انسان کوٹ چٹون پہنے یا شیر اور زبان کوٹنے سے اس کی پال کل جانے کی کوئی مدد دینی زبان کے سامنے تو بھی مجبور اور بے بس ہے۔ ایسے واقعات پر مراسلہ نگاروں کو بشیر بدر جیسے لوگوں کو غیر مختلف نظر کو نظر انداز کر دینا چاہئے۔ کیا ہم کہیں کو نظر انداز نہیں کرتے؟ کیا ہم باطلوں اور بیانیوں کو نظر انداز کر کے زندگی نہیں گزارتے تو پھر بشیر بدر جیسے لوگوں کے خلاف لکھنے لکھانے کو کیوں ضروری سمجھتے ہیں۔ جب کہ کوئی مبدی لوگ نہیں ہوتے صرف معمولی درجے کے شاعر ہوتے ہیں اور یہ شاعر رنگی کوپے میں محسوسات الارض کی طرح پیادہ ہوتے ہیں اور خود کو گھاس کی طرح اُگتے رہتے ہیں۔

مراسلہ نگار نے اپنے مراسلے میں علماء سے بات کی اکیل کی ہے کہ علماء اس موضوع سے متعلق شرعی نقطہ نظر کی وضاحت کریں اور بشیر بدر کی عقلی پوزیشن کو واضح کریں۔

عجب بات ہے بھلا علماء کس طرح بشیر بدر کی عقلی پوزیشن واضح کر سکیں گے۔ ایک شاعر جو لوگوں کو متاثر کرنے کے لئے عجیب عجیب طرح



# فہرست نظرات برائے عاملین

## قرآن

تاریخ	سیارہ	وقت	دن رات
۱ جنوری	قمریہ	۵:۳۵	شام
۲ جنوری	شمس	۲۸:۵	صبح
۳ جنوری	قمریہ	۱:۹	رات
۴ جنوری	قمریہ	۳:۵۰	رات
۵ جنوری	قمریہ	۱:۱۱	دن
۶ جنوری	قمریہ	۵:۲۵	صبح
۷ جنوری	قمریہ	۰۰:۲۱	صبح
۸ جنوری	قمریہ	۳:۲۹	صبح
۹ جنوری	قمریہ	۲۵:۱۱	دن

## تہذیب

تاریخ	سیارہ	وقت	دن رات
۱ جنوری	شمس	۵:۱۱	رات
۲ جنوری	قمریہ	۳۰:۱۲	دوپہر
۳ جنوری	قمریہ	۳۵:۱۰	صبح
۴ جنوری	قمریہ	۱:۵	شام
۵ جنوری	قمریہ	۳۵:۹	رات
۶ جنوری	قمریہ	۲۸:۴	دوپہر
۷ جنوری	قمریہ	۳۳:۸	رات
۸ جنوری	قمریہ	۱:۱۰	رات
۹ جنوری	قمریہ	۳۵:۳	شام
۱۰ جنوری	قمریہ	۳۳:۱۲	دوپہر
۱۱ جنوری	قمریہ	۳۵:۱۰	صبح
۱۲ جنوری	قمریہ	۱:۵	شام
۱۳ جنوری	قمریہ	۳۵:۹	رات
۱۴ جنوری	قمریہ	۲۸:۴	دوپہر
۱۵ جنوری	قمریہ	۳۳:۸	رات
۱۶ جنوری	قمریہ	۱:۱۰	رات
۱۷ جنوری	قمریہ	۳۵:۳	شام
۱۸ جنوری	قمریہ	۳۳:۱۲	دوپہر
۱۹ جنوری	قمریہ	۳۵:۱۰	صبح
۲۰ جنوری	قمریہ	۱:۵	شام

## تہذیب

تاریخ	سیارہ	وقت	دن رات
۱ جنوری	قمریہ	۱۳:۵	شام
۲ جنوری	قمریہ	۳۵:۱	صبح

تاریخ	سیارہ	وقت	دن رات
۱ جنوری	قمریہ	۳۰:۵	شام
۲ جنوری	قمریہ	۳۵:۱۱	رات
۳ جنوری	قمریہ	۲۴:۹	رات
۴ جنوری	قمریہ	۳۰:۱۰	صبح
۵ جنوری	قمریہ	۳۳:۵	صبح
۶ جنوری	قمریہ	۲۶:۲	رات
۷ جنوری	قمریہ	۱۳:۲	رات
۸ جنوری	قمریہ	۵:۲۶	شام
۹ جنوری	قمریہ	۳:۱۱	دن
۱۰ جنوری	قمریہ	۲۱:۹	رات
۱۱ جنوری	قمریہ	۲۵:۱۱	رات
۱۲ جنوری	قمریہ	۲۴:۳	رات
۱۳ جنوری	قمریہ	۳۵:۱	دوپہر
۱۴ جنوری	قمریہ	۳۳:۱	دوپہر
۱۵ جنوری	قمریہ	۱:۵	دوپہر
۱۶ جنوری	قمریہ	۳۱:۸	رات
۱۷ جنوری	قمریہ	۵:۹	رات
۱۸ جنوری	قمریہ	۲:۱	دوپہر
۱۹ جنوری	قمریہ	۲:۳	دوپہر
۲۰ جنوری	قمریہ	۱:۵	رات

## تہذیب

تاریخ	سیارہ	وقت	دن رات
۱ جنوری	قمریہ	۳:۱۲	دن
۲ جنوری	قمریہ	۳۵:۳	شام
۳ جنوری	قمریہ	۳۵:۵	شام
۴ جنوری	قمریہ	۳:۵	شام
۵ جنوری	قمریہ	۳۳:۸	رات
۶ جنوری	قمریہ	۳۱:۲	دوپہر
۷ جنوری	قمریہ	۳۸:۹	صبح
۸ جنوری	قمریہ	۳۶:۱۱	رات

## مقابلہ

تاریخ	سیارہ	وقت	دن رات
۱ جنوری	قمریہ	۳۳:۹	صبح
۲ جنوری	قمریہ	۵:۳:۲	رات
۳ جنوری	قمریہ	۵:۳:۲	دوپہر
۴ جنوری	قمریہ	۲۱:۳	رات
۵ جنوری	قمریہ	۱۹:۵	صبح
۶ جنوری	قمریہ	۳۶:۵	شام
۷ جنوری	قمریہ	۵:۱۱	دوپہر
۸ جنوری	قمریہ	۵:۱۱	صبح
۹ جنوری	قمریہ	۱۹:۵	صبح
۱۰ جنوری	قمریہ	۰۰:۱	رات
۱۱ جنوری	قمریہ	۲:۶	شام
۱۲ جنوری	قمریہ	۵:۵	صبح
۱۳ جنوری	قمریہ	۱۳:۹	رات
۱۴ جنوری	قمریہ	۳۳:۱	دوپہر

☆☆☆☆

# فہرست نظرات، برائے عاملین ۲۰۰۶ء

جنوری	سیارہ	وقت	نظر
۱ جنوری	قمریہ	۵:۳۵	شام
۲ جنوری	شمس	۲۸:۵	صبح
۳ جنوری	قمریہ	۱:۹	رات
۴ جنوری	قمریہ	۳:۵۰	رات
۵ جنوری	قمریہ	۱:۱۱	دن
۶ جنوری	قمریہ	۵:۲۵	صبح
۷ جنوری	قمریہ	۰۰:۲۱	صبح
۸ جنوری	قمریہ	۳:۲۹	صبح
۹ جنوری	قمریہ	۲۵:۱۱	دن
۱۰ جنوری	قمریہ	۵:۱۱	صبح
۱۱ جنوری	قمریہ	۳۸:۹	صبح
۱۲ جنوری	قمریہ	۲۶:۲۳	صبح
۱۳ جنوری	قمریہ	۱۳:۲	صبح
۱۴ جنوری	قمریہ	۳۳:۲۰	صبح
۱۵ جنوری	قمریہ	۹:۵	صبح
۱۶ جنوری	قمریہ	۳۳:۲۲	صبح
۱۷ جنوری	قمریہ	۵۳:۲۱	صبح
۱۸ جنوری	قمریہ	۱۸:۵	صبح
۱۹ جنوری	قمریہ	۲۵:۱۵	صبح
۲۰ جنوری	قمریہ	۵:۱۹	صبح
۲۱ جنوری	قمریہ	۳:۱۱	صبح
۲۲ جنوری	قمریہ	۳۰:۲	صبح
۲۳ جنوری	قمریہ	۳۰:۲	صبح
۲۴ جنوری	قمریہ	۳۰:۲	صبح
۲۵ جنوری	قمریہ	۳۰:۲	صبح
۲۶ جنوری	قمریہ	۳۰:۲	صبح
۲۷ جنوری	قمریہ	۳۰:۲	صبح
۲۸ جنوری	قمریہ	۳۰:۲	صبح
۲۹ جنوری	قمریہ	۳۰:۲	صبح
۳۰ جنوری	قمریہ	۳۰:۲	صبح



## شرف شمس کا اور قیمتی عمل

### قرآن قمر و شتری

بتاریخ ۲۰ فروری ۱۱۰۰ ہجری یک منٹ دن۔

یہ وقت تیسری خلافت اور عقل و ذہانت، کامیابی امتحان میں افسانے کے لئے خاص ہے۔ مندرجہ ذیل دو نقش اس وقت تیار کریں۔ ایک نقش کسی پھل دار درخت پر لٹکا دیں اور ایک نقش اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ دونوں کو برے کپڑے میں پیک کر لیں۔ درمیان کے خانے میں اپنا مقصد لکھیں۔ مثلاً میرا کس شجر، برائے قوت حافظہ، برائے کامیابی امتحان وغیرہ۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۸۳۳	۳۹۳۸	۳۱۵۸۳
۱۹۷۳۰	۲۳۸۸	۱۵۷۹۲
۲۶۱۳۶	۸۹۹۲	

### قرآن قمر و ہرہ

بتاریخ ۲۵ فروری ۱۱۰۰ ہجری ۵ منٹ صبح

یہ وقت مہاں بیوی کی محبت کے لئے اور دونوں کو جوڑنے کے لئے ہے۔ حد قیمتی ہے۔ اس وقت دو نقش تیار کریں ایک کسی پھل دار درخت پر لٹکا دیں اور ایک نقش طالب اپنے سید سے بازو پر باندھ لے۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔

۷۸۶

یاودود	یاوحاب	یا عزیز
یا عزیز	یاودود	یاوحاب
یاوحاب	یا عزیز	یاودود

### تسلیس زہرہ و شتری

بتاریخ ۲۸ جنوری ۱۱۰۰ ہجری ۳ منٹ صبح

یہ وقت دفع غصب حصران و اشران اور تسخیر خلائق کے لئے

قیمتی ہے۔ درمیان کے خانے میں اپنا مقصد لکھیں۔ نقش کو سید سے بازو پر ہرے کپڑے میں پیک کر کے باندھ لیں۔

۷۸۶

۷	۶۶	۲۱
۲۵		۵۹
۵۲	۲۸	۳

### تسلیس قمر و شتری

بتاریخ ۲۳ مارچ ۱۱۰۰ ہجری ۳ منٹ صبح

یہ نقش خاص طور پر ان لوگوں کے لئے مفید ہے جن کا ستارہ شتری ہو اور ان کے لئے حالات اچھے نہ ہوں، ہر کام میں رکاوٹ پیش آتی ہو، چھوڑنا چاہتے ہوں، ان کے علاوہ اگر کوئی اور خاص قصد ہو جس میں کامیابی ملتی ہو تو ان کے لئے یہ عمل انشاء اللہ کارگر ثابت ہوگا۔

یہ نقش اپنے عمل کا یہ ہے کہ اپنا نام اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد تکس اور ان میں ۱۱۲ کا اضافہ کریں۔ اس عمل میں نیا نقش، دوات استعمال کریں اور گلاب و زعفران سے نقش پر کریں۔ پھر نقش پورا کر کے ۱۸۲ مرتبہ یا سب سے پڑھیں اور نقش پر دم کریں اور اس نقش کو اپنے سید سے بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

### نقش عظیم

اس نقش کو توجہ آفتاب کے وقت تیار کریں۔ اگر چاندنی کی لوج ہے تو کندھ کریں تو افضل ہے۔ روزہ سفید کا گندہ پر گلاب و زعفران سے لکھیں۔ لکھنے سے پہلے بازو دھو کر لیں۔ دو نقائص پڑھیں اور دوسرے درود شریف پڑھ کر نقش لکھیں اور نقش لکھتے وقت اپنا رخ جانب مشرق کر لیں۔ اس نقش کے بے شمار فائدے ہیں۔

● جس شخص کے پاس یہ نقش ہوگا وہ تمام آفات و مصائب اور آفات سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔

● مشکلات کسی بھی درجہ میں ہوں گی اس نقش کی برکت سے انشاء اللہ رفع ہو جائیں گی۔

● جادو سے حفاظت رہے گی۔

● اگر جادو کی لپٹ میں آ گیا ہوگا تو اس سے نجات مل جائے گی۔

● اگر کوئی جسمانی مرض ہوگا تو انشاء اللہ رفع ہو جائے گا۔

● لوگوں میں مقبولیت ملے گی۔

● مخالفین پر عصب قائم ہوگا۔

● حاسدین اور بدخواہوں کی زبان بندی ہوگی۔

● کاروبار میں اضافہ ہوگا۔

● ستے روزگار کے دروازے کھلیں گے۔

● گھر میں خیر و برکت ہوگی۔

● خوشی و دیر ہوں گی۔

● قرضوں سے نجات ملے گی۔

● اگر آپ قرض دوسروں پر ہوگا تو اس نقش کی برکت سے انشاء اللہ وصول ہو جائے گی۔

● غریب اس نقش سے بزاروں فائدہ اٹھائیں گے۔

● جس کی توقع بھی نہیں ہوگی۔ چند ماہ کے لئے صرف عموماً کھدے گئے ہیں۔

● یہ نقش ہر گز خاص عیب سے بچنے کے بغیر خاص ماہنامہ طلسماتی دنیا کے کارکن کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔

● نقش عظیم یہ ہے۔

۷۸۶

حضرت جبرائیل علیہ السلام	۳۱۷۱۳	۳۱۷۱۸	۳۱۷۱۵	۳۱۷۱۴
۳۱۷۱۶	۳۱۷۱۷	۳۱۷۱۲	۳۱۷۱۱	۳۱۷۱۰
۳۱۷۱۹	۳۱۷۱۶	۳۱۷۱۳	۳۱۷۱۲	۳۱۷۱۱
۳۱۷۱۰	۳۱۷۰۹	۳۱۷۰۸	۳۱۷۰۷	۳۱۷۰۶

حضرت عزرائیل علیہ السلام

اس نقش کو استعمال کرنے سے پہلے سورہ بقرہ کی تلاوت کریں۔

### تسلیس زہرہ و مرغ

رات ۹ بجے ۳۵ منٹ پر ۲۳ جنوری کو زہرہ و مرغ کی تسلیت

ہوگی۔

زہرہ عورت ہے اور سرخ مردانہ عمل ان میں ہی کے لئے ہے جن میں ناجانی ہو یا ایک ساتھ رہتے ہوں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نام طالب معد والدہ اور نام مطلوب معد والدہ کے اعداد کا تیس، محبت کے ۳۵۰، عدد سر پھر آیت زین النہاس کے عدد ۹۱۵۸ میں اور ذیل کی چال میں دئے گئے طریقہ سے نقش پر کریں میں اسی طرح عمل تیار کریں جس طرح لکھا گیا ہے۔

رقائق نقش۔

۳	۷	۱۰	۱۳
۱۳	۹	۸	۳
۵	۳	۱۵	۱۲
۱۱	۱۶	۱	۶

(۱) مطلوب کے نام معد والدہ کے اعداد کو خانہ اول میں درجیں اور ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۲ میں لکھیں پھر اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۳ میں لکھیں پھر ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۴ میں لکھیں۔

(۲) نام طالب معد والدہ کے اعداد کو خانہ ۵ میں لکھیں ان میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۶ میں، پھر اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۷ میں پھر اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۸ میں لکھیں۔

(۳) خانہ ۹ میں محبت کے اعداد ۵۰۰ لکھیں اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۱۰ میں لکھیں پھر اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۱۱ میں لکھیں، پھر اس میں ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۱۲ میں لکھیں۔

(۴) خانہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ کے اعداد کو جمع کر کے ۹۱۵۸ سے تفریق کریں اور حاصل عدد کو خانہ ۱۳ میں لکھیں پھر ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۱۵ میں لکھیں پھر ۲۲ کا اضافہ کر کے خانہ ۱۶ میں لکھیں، نقش پر ہو جائے گا۔ اب پڑتال کے لئے اس کے کسی بھی چار خانوں کو جمع کریں گے تو میران ۹۱۵۸ ہی ہوگی۔ اگر ایسا نہ ہوا تو نقش سلا ہوگا۔

اب اسے مثال کے ذریعے سمجھا دیتا ہوں۔

مثلاً طالب محمد احمد بن فیروزہ ۳۵۳

مطلوب نامہ بنت رنوں ۲۶۶

مقدم محبت ۳۵۰

نقش یہ ہوگا۔

اس کے نیچے یہ عزیمت لکھیں۔

الھلوم اجمع بیسی (نام طالب معد والدہ) و بین (نام مطلوب معد والدہ) یا جامع المغفین بقول پاک زمین للناس حب الشیوٹ من النساء والبنین والقناطر المقطرة من الذهب والفضة والخيل المسومة والانعام والحرث ذالک متاع الحیوة الدنیا واللہ عدہ حسن العالی۔

سورہ آل عمران کی ۱۳ ویں آیت ہے۔ زیرِ ذکر کی ضرورت نہیں۔ دو نقش بنائیں ایک کو طالب اپنے گلے میں ڈالے اور دوسرے نقش کو حرارت دے جیسے جیسے وقت گزرے گا مطلوب ملے اور حاضر ہونے کے لئے بے قرار رہے گا اور یہ حقیقت ہے کہ مطلوب حاضر ہوگا۔

تسلیں زہرہ و مشتری

۱۳ فروری ۶ بجے ۵۳ منٹ پر زہرہ و مشتری کی تسلیں ہوگی یہ نظر سعدا غنہ ہوتی ہے اور طلب محبوب و مطلوب اور تفسیر مستورات میں طاقت و اثر رکھتی ہے۔ زہرہ برہنہ اسد میں ہے اور مشتری کی برہنہ جوزا میں ہے یہاں زہرہ طاقت ور ہے ایک تو زہرہ اپنے برہنہ میں فرخ میں مقیم دوسرے زہرہ کے برہنہ اور مشتری سے مشتری سعد فلول سے اسے دیکھ رہا ہے اگر کسی شخص کی خصوص جگہ شادی نکاح ہوتی یا محبوب بے رخی سے چلے آتا ہے یا ناچاتی ہو جیسی ہے یا محبوب کے والدین کی تفسیر مطلوب ہے یا کوئی دوست ناراض ہے تو یہ عمل دے گا عورت کی تفسیر جو مطلوب میں خب کا لفظ استعمال کریں اور دوسری تفسیر ہوتو مسخر کا لفظ استعمال کریں۔ اس عمل کو فطر سے تقریباً تین مہینے بعد کریں یعنی صبح ۸ بج کر ۳۰ منٹ پر کریں یہ دونوں ستارے سعد ہیں اور جانی ہیں اس لئے احتیاط سے عمل کریں۔

زہرہ کا بخور عطرد حنا سے مشتری کا بخور صندل سرخ ہے۔ صندل کو بوتل عمل کوکوں پر ڈال کر خوشبو روشن کریں۔ وقت مقررہ پر غسل کریں صاف کپڑے پہنیں اور مطرب خوب نکلیں کہ ہر دو خوشبو سے کمرہ

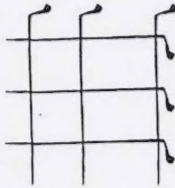
مہک جائے۔ ٹیچرہ جگہ پر سفید چادر بچھا کر مندر بنیہ ذیل چالیس نقش زعفران سے کای یا سرکنڈے سے قلم سے لکھیں۔

۱۵۲	۱۵۹	۱۵۳
۱۵۷	۱۵۵	۱۵۳
۱۵۶	۱۵۱	۱۵۸

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۲	۹	۳
۷	۵	۳
۶	۱	۸

اس رفتار کے مطابق نقش پر کریں اس رفتار کو اگر مد نظر نہ رکھا گیا تو نقش بے کار ہوگا۔ کاندہ کے ایک طرف تو نقش ہوگا دوسری طرف یہ شکل ہر نقش کی پشت پر ہوگی۔



محمد شبیر قادری

جب چالیس نقش پورے ہو جائیں تو ان کو ایک طرف رکھ دیں اور اب آٹھ لکھیاں نقش لکھیں مگر اس نقش میں ایک اضافہ ہوگا وہ یہ کہ خانہ نمبر ۵ میں مطلب بھی لکھنا ہوگا اس لئے اس نقش کا درمیانی خانہ بڑا بنائیں مثلاً تفسیر کے لئے اُجب فلاں بن فلاں (طالب) علیٰ خب فلاں بن فلاں (طالب) اسے صندل سرخ کی جھونی دے کر عطر میں معطر کر کے موم جامہ کر کے یا تعویذ میں بند کر کے کپڑے میں لٹکا دیا جائے چالیس دنوں میں مراد پوری ہوگی۔ چالیس نقش کو آنے میں لپیٹ کر ایسے بانی میں ڈال دیں جس میں چھ لکھیاں ہوں یہ کام جب چاہیں کریں لیکن زیادہ دیر نہ کریں۔



## مولانا حسن الحاشمی

### کاسفر مدراس

مارچ ۲۰۰۶ء میں ماہنامہ طلسماتی دنیا

کے مدیر اعلیٰ اور ہاشمی روحانی مرکز کے بانی اور

سرپرست مولانا حسن الحاشمی

مدراس تشریف لے جا رہے ہیں۔

یہ سفر روحانی خدمات، دین کی تبلیغ اور طلباء

روحانیت کی تعلیم و تربیت کے لئے کیا جا رہا ہے۔

مدراس میں مولانا حسن الحاشمی

کا قیام ۱۲ مارچ سے ۱۰ اپریل تک رہے گا اس

دوران عوام وہ ہندو ہوں یا مسلمان مولانا کی روحانی

خدمات کا سلسلہ بلا تفریق مذہب و ملت جاری رہیگا

مولانا کی خدمات حاصل کرنے کے لئے یہ

پتہ نوٹ رکھیں

”عذرا محل“

نمبر ۱۰۰ اجان جہان فانی روڈ، رائے پیت مدراس

تفصیلات جاننے کے لئے اس موبائل پر رابطہ

کریں۔ موبائل 09840026184

منیج

ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند



## شرف شمسن

آفتاب دورہ فلک طے کرتا ہوا جب برج حمل کے ۱۹ درجہ پر پہنچتا ہے تو اسے شرف کا درجہ حاصل ہوتا ہے تو فلکی اثرات کے لحاظ سے یہ ایک بڑا تاثیر اور بلند ترین مقام ہوتا ہے جس کی تاثیر مخصوص الفاظ و اسماء کے ذریعہ مخصوص شکل میں اہل جہنم منتقل کر دیتے ہیں۔ وہ شکل جو اہل شرف کے وقت انجبرے گی جس کے پاس ہوگی اس کو سرفرازی دے گی اور بلند مرتبہ پہنچنے کے لئے اسباب تیار کرے گی۔ اس کا رگہ عالم اسباب میں قدرت کا ایک سبب ہوگی۔ اس کے فوائد یہ ہیں۔

(۱) اگر کوئی شخص کسی عہدے پر قائم ہے مگر مسلسل کئی سالوں سے اس کو ترقی نہیں ملتی تو ترقی پا جائے گا۔  
(۲) ملازمت میں کسی کو جائزہ تمام مقام ملانے والی ترقی پائے گا۔

(۳) اگر حصول ملازمت میں یا اضران اس کی طرف توجہ نہیں دیتے تو وہ ملازمت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔

(۴) اگر کسی جگہ اس کا حق مارا گیا ہے تو وہ اپنے حق کو حاصل کرے گا۔

(۵) اگر کوئی حقیر اور بے اعتبار شخص ہے کہ نہ معاشرہ میں کوئی مقام ہے اور نہ دوستوں اور اعراء میں عزت ہے تو وہ محرم ہو جائے گا۔  
(۶) اگر کوئی اکابر زمانے میں ہے اور حکومت میں اسے کوئی مقام نہیں تو وہ مقام عزت اور مرتبہ حاصل کرنے کا تمام بزرگ و اشراف اور اعیان زمانہ اس کے متوجہ فرماں بردار ہوں گے۔ اس کے حکم سے تجاویز کریں گے اور نئی ہمتی اور شکرانہ اعزاز میں اس سے پیش نہ آئیں گے۔

(۷) طلب و چاہہ شہمت کے طالبوں کو نصیب کی باری ہوگی۔  
(۸) اگر کوئی چاہے کہ جس مرتبہ پر ہے وہ تبدیل نہ ہو یا عفت و جہال اس کا قائم رہے تو وہ بھی آرزو پوری ہوگی غرض یہ ہے کہ جس مقام کو آپ میں شہنائی کا مرتبہ رکھتا ہے اور تمام کو آپ اس کے گردش کرتے رہیں۔ پس اہل قسم کی روحانیت حسب مراتب برقص کو ملے گی۔ جس کے پاس اہل شرف کا ظلم یا لوٹ

ہوگی۔ یہ لوح ایک لغت غیر متزبد ہے۔ موجودہ تہذیب بے رحم، بے عزت اور اندیشہ بان مال و دولت کے دور میں برقص کے پاس ہوتی چاہئے۔ اہل چاہے گا تو وہ نہ صرف مامون و محفوظ رہے گا بلکہ مراتب درجات ترقی حاصل کرے گا۔ عزت پا جائے گا۔

### دوران عمل

زعفران، مندرل سرخ اور خود کا بخور جلائیں۔ اپنے کپڑوں پر عطر لگا لیں۔ جب ساعت شروع ہو تو لوح کندہ کریں۔ کاغذ ہو تو اس پر زعفران سے لکھ لیں۔ صاحب حیثیت لوگ سونے کی بنائیں۔ شمس کی دھات سونے یا چاندی کی بنائیں اور اس پر سونے کا طبع کر دلائیں۔ اگر کوئی شخص چاندی کی تختی بھی نہ ہو سکے تو سنبر کا کاغذ لیں۔ اس کی پشت پر زعفران سے لکھ لیں۔ کاغذ اور دھات کی لوح میں تاثیرات تو یکساں ہوں گی۔ مگر فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ کجیات سرخ الٹا ہو جاتی ہے۔ کاغذ کی لوح آہستہ آہستہ کام کرتی ہیں البتہ کندہ کرنے والے کو چاہئے کہ خودی یا خوشبو توک دار چیز سے دبا کر لکھ لیں۔ اگر کسی کندہ کرنے والے کے پاس چائیں تو باخوبو اور وقت مقررہ کا خیال رکھے۔

میں کرشمہ کی برسوں سے ایک اسم کو کام میں لاتا ہوں۔ یہ اللہ الالہہ الرفیع جلالہ ہے اس لئے ازبیین میں دوسرا اسم ہے اس سے مراتب حاصل ہوتے ہیں اور میرے برسوں کے تجربات میں سے ہے۔ اس کے حدود ۹۴ ہیں اور اس کا مربع ذوالکتابت میں نے خود ترتیب دیا ہے اور اسی سے ہر سال کا کام لیتا ہوں۔ اسے بھی سمجھا دوں۔

شمس آہستہ ہے اس لئے اس مربع کی رفتار بھی آہستہ ہوگی۔ رفتار نقش کی دلی جاتی ہے۔ اس کے مطابق نقش کو پرکھا ہوگا۔ نقش (۱) میں جو بلی خانوں میں اعداد تھے۔ ان اعداد کے مطابق اسماء لے کر نقش (۲) کو ترتیب دیا ہے۔ یعنی بجائے اعداد کے اسم الہی چاہیں گے۔ اب یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے کہ آپ نقش (۱) تیار کریں یا نمبر (۲) تیار کریں۔ دونوں کی تاثیرات ایک ہی ہوں گی۔

رفار

۷۸۶

۸	۱۱	۱۳	۱
۱۳	۳	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۳	۱۵

(۱) نقش ذوالکتابت

۷۸۶

یالہ	الالہہ	الرفیع	جلالہ
۳۹۲	۶۸	۳۸	۳۶۶
۶۷	۳۸۹	۳۶۹	۳۹
۳۶۸	۵۰	۶۶	۳۹۰

(۲) نقش ذوالکتابت مع اسم الہی

۷۸۶

یالہ	الالہہ	الرفیع	جلالہ
طالب نصیر	حکیم	ماجد	شاہد قیوم
محیط	نادر صمد	رحیم صانع	واحد حسی
قدیر قدیم	اول احد	اللہ	رفیق

البتہ اسماء الہی اعتبار سے لکھے گئے ہیں اور کوئی فرق نہیں۔  
نقش کے اطلاق بقولہ الحق ولہ الملک سے تیار کریں۔ ویرلوچ ۷۸۶ اور اسم متوکل اسمائے شمس برسا صبرنا صارنا صورنا لکھیں۔ نیچے و کھنی بباللہ شہیندا متعتمد زسؤل اللہ اور لوح کی پشت پر لکھیں۔ اَللّٰهُمَّ مَخْرَجَ جَمِیعِ خَلْقٍ کَمَا مَخْرَجَ سُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلَامَ دُوْلُوْجُوْ سَمْبَر سے کاغذ پر لکھیں گے۔ پشت نقش پر سنبہری جابج لکھ لکھیں گے۔ اس لئے وہ نقش کے نیچے ہی دعا لکھ دیں۔

جب یہ لوح تیار ہو جائے تو سمرقانی لکھنے کے لئے پلٹ کر کسی محفوظ جگہ پر چھوڑیں اور آنے والے اتوار کا انتظار کریں۔ اس اتوار

کی صبح کو کسی ایسی جگہ چلے جائیں جہاں سے طلوع شمس کا نظارہ ہو سکے۔ جب تک قرص آفتاب نظر نہ آئے سورہ شمس پارہ ۳۰ کو پڑھتے رہیں جب قرص نظر آجائے تلاوت بند کریں اور دعا کریں۔ اے اللہ العالمین اس سورج کی طرح مجھے بھی بلندی و عظمت و شہرت دے اور اپنے اس اسم عظیم کی برکت سے جس کی لون میرے پاس ہے۔ خلقت میں عزت و توقیر دے، دولت دے مجھے منع فیض رسائی بنا۔

اس کے بعد گھر آ کر ربیعی سرخ کپڑے میں سی لیں۔ پھر موم جامہ کریں۔ تعویذ بند کر لیں اور سرخ دھاک ڈال کر لکھیں میں دلیس یا بازو پر باندھیں یا جب میں رئیس۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہی عرصہ میں اثرات ملاحظہ میں آئیں گے۔

آپ نے کام مکمل کر لے اور عزت جہت میں کرنی۔ خدا کا شکر ادا کریں کہ اس نے موقع حاصل کرنے کی توفیق دی اور شیطان کی تندرستی سے محفوظ رکھا۔

پندرہ عرصہ صبر کریں اور لوح کو خودی کا کام کرنے دیں۔ اگر کوئی ایسا شخص ہے کہ صبر کرنے سے کوئی موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا تو اس کو چاہئے کہ اس اسم کو ہر روز فجر کی نماز کے بعد ایک شیخ پڑھا کرے اور اگر ہر روز پندرہ ہزار بار پڑھ کر چالیس دن پورے کرے تو تمام خلقت مطیع ہو اور حامل غنی ہو۔ اگر کوئی شخص اس اسم کی دعوت دینا چاہے تو نصاب اس کا ایک ہزار بار یا روز کو، چار ہزار یا پانچ سو بار عشر میں ہزار، دوسو پچاس بار، ہڈ سات ہزار یا پانچ ہزار دوسو بار ہے۔ دعوت صغیر میں نقل درود مدد موافق بقولہ ابد اور ختم کے ہے۔ دوران دعوت بخور جلائے۔ خوشبو کا استعمال رکھے۔ انشاء اللہ نفوس قدسیہ سے مواصلت پیدا ہوگی۔ درجات و مقامات عالم مطلق اور معارف حقینی حاصل ہوں اور تمام جہاں کی سیر کریں۔ دوران عمل فتویٰات سے پرہیز کرے اور ہر شکل میں متوجہ نہ ہوتا کہ حضور کی دعوت سے باخبر رہے۔ بہر حال یہ منہیں تو وہ دے کرے ہے جس میں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق ریافت دی ہو۔ ہر شخص کے بس کا کام نہیں۔



# TILISMATI DUNIYA

(URDU MONTHLY)

ABULMALI, DEOBAND-247554 (U.P.)

R.N.I.66796/92, RNP/SHN/139/2006-08

## طِلسْمَاتِی دُنیا دیو بند

### ماہنامہ شریک حیات دیو بند

شریک حیات

خودن کی اُھسیات سے پروئے ہنساتے گا اور ہنساتے گا  
ہنت حوائی فطرت کیا ہے

شریک حیات

پڑھکر آپ جان جائیں گے کہ کس  
شریک حیات کیسی ہوتی ہے

گھر گھر کیلئے ..... گھر گھر کیلئے

شریک حیات

ہات کر کے کاغذ صفائیں کے فوٹو پر گھر گھر  
پوری دست لادیں پوری ہنسی کاغذ ہونی ہے

شریک حیات

پڑھکر آپ جان جائیں گے کہ کس  
شریک حیات کیسی ہوتی ہے



شریک حیات

ہتاسے گا کہ مشرقی اور مغربی عورت میں کیا فرق ہے  
عورتیں فریب کیوں دیتی ہیں

شریک حیات

پڑھکر آپ کو یہ جانکاری ملے گی کہ شادی سے پہلے اور شادی کے بعد  
ایک لڑکی کو زندگی کس طرح گزارنی چاہیے

شریک حیات میں

ہر ماہ پڑھنے تازہ ترین غزلیں، افسانے، آپ بیتیوں

ہر ماہ ازدواجی زندگی سے متعلق اپنے سوالوں کے جوابات اور اپنی زندگی کی دوسری الجھنوں کا حل پڑھیں

ادب، اُھسیات، ازدواجیت، ہنرمندی، دستکاری، علم، اعداد، علم نجوم، علم قیادہ اور دوسرے پراسرار علوم کا مطالعہ کرنے کیلئے شریک حیات دیکھیں

شریک حیات اپنی نوعیت کا منفرد اور عجیب و غریب رسالہ ہے

نی کاپی = RS.10/-

سالانہ زرقاوان = RS.120/-

ہمارا پتہ ماہنامہ شریک حیات محلہ ابوالعالی دیو بند یو۔ پی۔ فون نمبر 01336-224455

DAKISH KAMRU